یہ بھی لطف شہ لولاک سمجھتا ہوں حمیدؔ
ورنہ میں اور نوا سنج گلستانِ حرم

گلبانگِ حرم

زائرِ حرم

حمید صدیقی لکھنوی

ناشر: ایچ۔ ایم سعید کمپنی، ادب منزل پاکستان چوک کراچی

یہ بھی لطف شہ لولاک سمجھتا ہوں حمیدؔ
ورنہ میں اور نواسنج گلستانِ حرم

گلبانگِ حرم

ذخیرہ محمد اقبال مجددی

زائر حرم
/
حمید صدیقی لکھنوی

ناشران ایچ۔ ایم سعید کمپنی، ادب منزل پاکستان چوک کراچی

Marfat.com

135918

تعداد طبع ۵۰۰

تاریخ اشاعت دسمبر ۱۹۶۳ء

قیمت چار روپے ۵۰ پیسے

مطبوعہ ایجوکیشنل پریس
پاکستان چوک - کراچی

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	زائرِ حرم (حاجی محمد عبدالغنی صاحب)		۱۹	جانبِ حرم	۵۲
۲	پیش لفظ (مولانا عبدالماجد دریابادی)	۱۵	۲۰	تجلّی گاہ	۵۴
۳	تقریظ (علامہ سید سلیمان ندوی)	۱۶	۲۱	لبیک لبیک	۵۵
۴	تقریظ (پروفیسر رشید احمد صدیقی)	۱۷	۲۲	انوارِ بیت اللہ	۵۷
۵	تقریظ (حضرت مجید آبادی)	۲۰	۲۳	نشاطِ دید	۵۸
۶	تقریظ (حضرت جگر مراد آبادی)	۲۱	۲۴	عالمِ بیخودی	۵۹
۷	تقریظ (مولانا مناظر احسن گیلانی)	۲۴	۲۵	جوشِ تمنا	۶۰
۸	اربابِ صحافت کے تبصرے	۲۷	۲۶	وفورِ شوق	۶۱
۹	الیہ یصعد الکلم الطیب	۳۰	۲۷	خلدِ آرزو	۶۲
۱۰	ایک با عظمت داد (مولانا صبغۃ اللہ شہید انصاری)	۳۱	۲۸	فیضانِ عشق	۶۳
۱۱	تقدیم و دعا (عبدالرحمٰن عثمانی مفتی)	۳۷	۲۹	بحضورِ ساقیِ کوثر	۶۴
۱۲	قطعۂ تاریخ (حضرت شفیق جونپوری)	۳۹	۳۰	مقامِ تجلّی	۶۵
۱۳	حرفِ گفتنی (حمید صدیقی)	۴۰	۳۱	قربِ مقصود	۶۶
۱۴	نذرِ حمید۔	۴۵	۳۲	منزلِ طیبہ	۶۷
۵	عالمِ حضوری	۴۷	۳۳	بہار در بہار	۶۸
۱۶	نعرا جافظ	۴۹	۳۴	منظرِ جمیل	۷۰
۱۷	معراجِ شوق	۵۰	۳۵	ذوق و شوق	۷۱
۱۸	حال و قال	۵۱	۳۶	چہ شام ملا آرا چہ صبح بہارے	۷۳

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۷	عیدگاہِ عاشقاں	۷۶
۳۸	دیارِ قدس	۷۷
۳۹	فردوسِ نظر	۷۸
۴۰	تجلّی زار	۷۹
۴۱	جلوہ گاہِ رسالت	۸۱
۴۲	نظارۂ مدینۃ الرسولؐ	۸۲
۴۳	سلام بدرگاہ خیر الانامؐ	۸۳
۴۴	راحتِ قلبِ بیقرار سلام	۸۵
۴۵	حسنِ نظر	۸۶
۴۶	حاصلِ عمر	۸۷
۴۷	خلد نظارہ	۸۸
۴۸	اللہ اکبر اللہ اکبر	۹۰
۴۹	ورفعنالک ذکرک	۹۱
۵۰	جلوۂ ناز	۹۲
۵۱	سرکارِ دوعالم	۹۳
۵۲	حسنِ تجلّی	۹۴
۵۳	شاہراہِ حقیقت۔	۹۵
۵۴	حضوریِ حریمِ رسالت	۹۶
۵۵	حریمِ جمال	۹۸
۵۶	مدینہ کی گلیاں	۹۹
۵۷	وداعی نظر	۱۰۰
۵۸	شوقِ حضوری	۱۰۱
۵۹	اوّل اوّل	۱۰۳
۶۰	سوزِ ہجر	۱۰۴
۶۱	ناز بر نیاز	۱۰۵
۶۲	کیفِ غم	۱۰۶
۶۳	سرور و نور	۱۰۷
۶۴	لذّتِ فراق	۱۰۹
۶۵	اشکِ ناچکیدہ	۱۱۰
۶۶	تمنائے مدینہ	۱۱۱
۶۷	مقصودِ حیات	۱۱۲
۶۸	مدینہ کی باتیں	۱۱۳
۶۹	قسم در قسم	۱۱۴
۷۰	یادِ مدینہ	۱۱۶
۷۱	تجلیاتِ حرم	۱۱۸
۷۲	لیلۃ المعراج	۱۱۹
۷۳	قُم قُم یا حبیبی کم تنام	۱۲۰
۷۴	اعجازِ محبت	۱۲۲

Marfat.com

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۷۵	تازہ بتازہ نو بہ نو	۱۲۳	۹۴	جنتِ ارضی	۱۴۵
۷۶	نورانی باتیں	۱۲۵	۹۵	تصویرِ حیات	۱۴۶
۷۷	یاد ہے	۱۲۶	۹۶	انشاء اللہ انشاء اللہ	۱۴۷
۷۸	صبحِ حرم	۱۲۸	۹۷	شمیمِ جانفزا	۱۴۸
۷۹	شوقِ دید	۱۲۹	۹۸	حسنِ تصور	۱۴۹
۸۰	اشکِ حسرت	۱۳۰	۹۹	خیابان خیابان گلستان گلستان	۱۵۰
۸۱	پیامِ حمید	۱۳۱	۱۰۰	ذوقِ طلب	۱۵۲
۸۲	عازمِ حرمین سے	۱۳۲	۱۰۱	زمزمۂ حرم	۱۵۳
۸۳	منتہائے آرزو	۱۳۳	۱۰۲	نغمۂ زندگی	۱۵۵
۸۴	امیدوارِ التفات	۱۳۴	۱۰۳	مژدۂ دیدار	۱۵۷
۸۵	بے تابیِ دل	۱۳۵	۱۰۴	غریبوں کو یاد صبا یاد رکھنا	۱۵۸
۸۶	حریمِ قدس	۱۳۶	۱۰۵	طبیبِ درد والم کو سلام کہہ دینا	۱۵۹
۸۷	دعائے حمید	۱۳۸	۱۰۶	اے حبیبِ خدا سلام علیک	۱۶۰
۸۸	جلوۂ بیت الحرام	۱۳۹	۱۰۷	الوداع والفراق	۱۶۱
۸۹	نزہت ونور	۱۴۰	۱۰۸	جلوہ زارِ تمنا	۱۶۳
۹۰	طیبہ کے مسافر سے	۱۴۱	۱۰۹	حسرتِ دید	۱۶۵
۹۱	ضبطِ غم	۱۴۲	۱۱۰	ہجومِ تمنا	۱۶۷
۹۲	مجبوری	۱۴۳	۱۱۱	عالمِ انوار	۱۶۸
۹۳	ذوقِ جستجو	۱۴۴	۱۱۲	دلِ بیمار	۱۷۰

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۱۳	صلِ علیٰ	۱۷۱	۱۳۸	سلام علیک	۲۱۰
۱۱۴	نویدِ مسرت	۱۷۳	۱۳۹	نسیما جانب بطحا گذر کن	۲۱۱
۱۱۵	مدینہ والوں کی عید	۱۷۵	۱۴۰	پیام ارادت	۲۱۲
۱۱۶	نغمۂ عاشقانہ	۱۷۶	۱۴۱	تو قربِ کسے داری	۲۱۳
۱۱۷	دیار حبیب	۱۷۷	۱۴۲	اھلاً وسہلاً	۲۱۴
۱۱۸	باین نغمگی ہم قصیدہ قصیدہ	۱۷۸	۱۴۳	زائرانِ حرم کی آمد	۲۱۵
۱۱۹	صلی اللہ علیہ وسلم	۱۷۹	۱۴۴	غلامانِ شاہِ اُمم آرہے ہیں	۲۱۷
۱۲۰	نورٌ علیٰ نور	۱۸۰	۱۴۵	وہ آئے دیکھئے اللہ کا گھر دیکھنے والے	۲۱۸
۱۲۱	حاصلِ محبت	۱۸۲	۱۴۶	تمنائے اہلِ نظر بن کے آئے	۲۱۹
۱۲۲	خلدِ نظر	۱۸۳	۱۴۷	مدینے کے مسافر	۲۲۰
۱۲۳	برقِ تجلی	۱۸۵	۱۴۸	وہ آئے ہیں نورٌ علیٰ نور ہوکر	۱۲۲
۱۲۴	حسنِ تمنا	۱۸۶	۱۴۹	چلو دیکھیں سکھی طیبہ نگری	۲۲۳
۱۲۵	آؤ مدینہ چلیں	۱۸۹	۱۵۰	مہمانِ محترم	۲۲۴
۱۲۶	مدینہ میں ابر بہاری کے دن ہیں	۱۹۰	۱۵۱	آستانۂ عالیہ مجددیہ سرہند شریف	۲۲۶
۱۲۷	یادِ ایّام	۱۹۱	۱۵۲	آستانہ حضرت شاہ فضل الرحمٰن صاحب رح	۲۲۸
۱۲۸	بیمارئ عشق	۱۹۳	۱۵۳	مدرسۂ صولتیہ	۲۲۹
۱۲۹	حسنِ طلب	۱۹۴	۱۵۴	لالۂ صحرا	۲۳۰
۱۳۰	یادِ حرم	۱۹۶	۱۵۵	پرِ پرواز	۲۳۱
۱۳۱	مرحبا مرحبا تعال تعال	۱۹۷	۱۵۶	غزلیات	۲۳۳ تا ۲۸۱
۱۳۲	نوائے صبحگاہی	۲۰۰	۱۵۷	کافر دلم را نا ید قرارے	۲۸۲
۱۳۳	بیاد کوئے حبیب	۲۰۱	۱۵۸	محرمِ دل	۲۸۳
۱۳۴	ہم غریبوں کا بھی		۱۵۹	گلگشت چمن	۲۸۴
	سلطان غریباں کو سلام	۲۰۳	۱۶۰	سہرے	[illegible]
۱۳۵	فغانِ درد	۲۰۶	۱۶۱	تحفۂ عروس	۲۹۱
۱۳۶	نذرِ عقیدت	۲۰۸	۱۶۲	گلہائے تمنا	۲۹۳
۱۳۷	لبِ تشنہ بآب اندر	۲۰۹	۱۶۳	دعائے عروس	[illegible]

زائرِ حرم

آسمان کے ستاروں کے نام اور ان کے اثرات تو ہیئت داں یا منجم ہی جانیں، ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ انھیں میں کوئی ستارہ ایسا ضرور ہے کہ اگر اس تنگنائے عالم میں کسی پر چمک جائے تو اسکی بلند اختری کا ٹھکانا نہیں رہتا۔

اس قسم کے واقعات میں ایک "دوست بیتی"، رشک انگیز حد تک دلکش اور سبق آموز ہے اور جب تک ایسا ہی اتفاق پھر پیش نہ آئے یہی کہا جائیگا کہ یہ نجمِ سعادت انسان کی عمر میں شاید ایک ہی مرتبہ چمکتا ہے

یہ واقعہ اور اس کے تدریجی مراحل بہت ہی دلچسپ ہیں اور نتیجہ خیز۔

جمعہ کا مبارک دن تھا، میں نماز کے لئے اپنے دوست حمید صاحب کے ساتھ مسجد جا رہا تھا، حاجی محمد مصطفٰے خان صاحب کی روانگی حجاز کی اطلاع اُسی دن ملی تھی، راستے میں مجھے اب تک تعجب تھا کہ اس الہامی تحریک کے یہ الفاظ میرے منہ سے کیونکر نکلے تھے کہ:- "حمید صاحب بڑا نادر موقع ہے، خان صاحب کے ساتھ آپ بھی عزمِ بیت اللہ کیوں نہیں کرتے"۔

ان الفاظ کا سننا تھا کہ میرے دوست کا چہرہ مضطرب آرزو و بیتاب تمنا [illegible] بن گیا، جان کی ساری ہستی سمٹ کر آ گئی، اور انھوں نے حیرت سے میری طرف

[illegible] صفدر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ۔

Marfat.com

دیکھا جیسے بچہ پہلی مرتبہ کسی بازیگر کا کوئی شعبدہ دیکھے اور حیران رہ جائے میں نے محسوس ہو رہا تھا کہ از راہ احترام سے یا اس خوف سے کہ وہ اس سفر اور اس فریضہ کے مستطیع نہیں ہیں، اُن کا کلیجہ کانپ رہا ہے اور صنوف اشتیاق سے کہ کاش حریم رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت کا شرف نصیب ہو جائے ان کا دل بھر آیا اُن کی یہ کیفیت، بے تاب و بے خلجان خاموشی میری بات کا صحیح جواب تھی، لیکن یہ کسے خبر تھی کہ ان الفاظ پر فرشتے آمین کہہ چکے ہیں اور ان کی روح لبیک، قدرت کا فیصلہ نویس قلم یہ نعمت عظیم یہ عطائے بیکران ان کی تقدیر میں لکھ چکا ہے

کئی دن تک یہی سلسلہ جاری رہا کہ صبح سے گفتگو شروع ہو کر شام تک جاری رہتی مختصر کہ جب میرا اصرار اور ان کا اضطراب بڑھتا ہی چلا گیا تو لسان الغیب سے تفاول کی ٹھہری سر ورق پہ جو شعر نکلا وہ ایک بشارت کبریٰ تھی، گویا دیوان حافظ میں پوشیدہ سہ

بہ ہیچ در نہ روم بعد ازیں زحضرت دوست
چو کعبہ یافتم آیم زبت پرستی باز

آفتاب امید کی یہ ہلکی سی کرن تھی، جس نے تذبذب، بے بضاعتی، ہتی مائگی کے ابر کو کچھ دھندلا دھندلا چمکا دیا، خود میری یہ حالت تھی کہ میں برابر یہ کہے چلا گیا کہ یہ سعادت ازلی آپ کے مقدر میں ہے اور توفیق الٰہی ضرور نصیب ہو گی، میرے بار بار یہی کہنے سے ان کی روح اور قلب کی ساری کیفیتیں ان کے بشرے سے نمایاں ہو جاتیں اور وہ ایک فخریہ عجز و افتادگی سے اپنی گردن جھکا لیتے، شاید خدا کو ان کی یہی بات پسند آگئی۔

الغرض اس کوشش میں میں اور میرا اصرار پیہم، اکبر اور ان کی خاموشی احمد اور ان کی پریشان گوئی، اعظم اور ان کی سیمابیت، یہ سب ایک طرف تھے

Marfat.com

حمید صاحب مع اپنی محترمہ و اندیشہ پسند طبیعت کے دوسری طرف خان صاحب کی روانگی کا وقت قریب سے قریب تر ہو رہا تھا آتی ہی اس بندۂ خدا کی زبان اظہار مدعا میں خشک ہوتی جا رہی تھی، لیکن اس نرم طبع اور خوددار شخص کے جھجکنے سے ہوتا ہی کیا، کیونکہ خدا کے کام "مردے از غیب بروں آید و کارے بکند" کے اصول سے انجام پایا کرتے ہیں، یقیناً مجھ سے پہلے میرے عزیز اور محبت بھائی سید فضل حسین صاحب نے اس بخت و پنر کی اطلاع خان صاحب کو دیدی ہوگی، کیونکہ جوں ہی موقع پاکر میں نے حمید صاحب کی اس آرزو کو ان کے سامنے پیش کیا تو انھوں نے اپنی آمادگی کا اس فراخ حوصلگی و کشادہ دلی سے اظہار فرمایا، گویا وہ پہلے سے اسکے لئے تیار بیٹھے، اب کیا تھا، اس کوہ گراں کا ہٹنا تھا ہٹنا تھا کہ ہمارے دوست کے دل میں امید و بیم کی تاریکی انوار یقین سے بدل گئی اور اس خوشخبری سے ان کی آنکھوں میں وہ آنسو ڈبڈبا آئے کہ جو بے پایاں مسرت کے جزو لاینفک ہیں۔

اگرچہ اس خودغرضی کے زمانے اور مطلب پرستی کے دور میں کون کس کا ہوتا ہے مگر نہیں دنیا میں کوئی کسی کا ہوتا ضرور ہے، کیونکہ خان صاحب کی اقبال مندی کی پناہ میں آجانے کے بعد ان کے ارادے کی یہ ساری ابتدائی دشواریاں جامۂ کہن کی طرح تار تار ہوگئیں اور خودبخود پیدا ہو جانے والی آسانیاں ان کے شاندار مستقبل کا پتہ دینے لگیں۔ احساسات کے وفور و شوق و اضطراب کی کثرت نے ہر تلخی کو شیرینی میں تبدیل کر دیا اور ارباب سعادت نے ان کے عزم و ارادے کی تکمیل کرادی۔

اب باقی تھی بزرگوں کی اجازت، ذاتی معاملات کی یکسوئی، اسباب سفر کی بہم رسانی اور اس تھوڑے سے وقت میں سید فضل حسین صاحب کی شگفتہ

کوششوں سے پروانۂ اظہاری کا حصول، مگر یہ سب مرحلے اِس طرح طے ہو گئے کہ دیکھنے اور سننے والوں کو بجز حیرت و تعجب کے کوئی زحمت نہ اٹھانی پڑی۔

یکم مارچ کو "بستہ دوست"، حمید اس عمر میں جبکہ نگاہیں زیادہ تیز، دماغ زیادہ حاضر اور دل زیادہ حساس ہوتا ہے اِس سفرِ نیاز کے لیے روانۂ حجاز ہو گئے اور شبانہ روز کی سوزش و شورش کے ساتھ یہ بُعدِ عظیم طے کر کے احاطۂ قرب میں فائز المرام۔

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

ارضِ مقدس میں انھوں نے جو کچھ دیکھا اسکو تو ان کا دل ہی خوب جانتا ہوگا لیکن جو کچھ پایا وہ محبت نظر آنکھ کے سامنے ہے، وحدت کدۂ ابراہیمی کی زیارت (جسے دیکھ کر جوشِ احترام سے چیخنے کو دل چاہتا ہے) طوفِ حرم، سعیِ صفا و مروہ، قیامِ منےٰ میدانِ عرفات، اور تمام مناسکِ حج کی ادائیگی کے بعد محبت وارتباط کا یہ نادر مجموعہ نافِ عالم کو خیرباد کہتا ہوا قلبِ کائنات کی جانب والہانہ شوریدگی و مدہوشی کے ساتھ "فرق فرسا" ہوا۔ کاش! اِس راہ میں حمید سرمست کا یہ بینوا دوست بھی ان کے ہمراہ ہوتا، اور سوز و گداز کی سرشاریوں سے مملو دل والے حمید کو اس خطّۂ پاک کی طرف جسے دیکھ کر فرطِ مسرت سے رونے کو جی چاہتا ہے اور جس کی معطّر صباحت، معنبر ملاحت، صبح و شام کا تموّج فرما اصلی دلربائی و رعنائی عقل و ادراک تو ایک طرف ہے قلب کی گہرائی سے کھینچ رہی ہے، بڑھتے ہوئے دیکھتا، کسی نے خوب کہا ہے ؎

خاکِ طیبہ از دو عالم خوشتر است — اے خنک شہرے کہ آنجا [illegible]

مگر میں کہتا ہوں کہ کہنے والے نے پھر بھی کم کہا، کرۂ زمین کا تنہا یہی فخر ہے کہ اسبق الموجودات اکمل المخلوقات شہنشاہ کونین وسلیتنا فی الدارین کا جسدِ اطہر و مطہر اسکے قلب کے اندر امانت ہے، امانت خداوند ذی الجمال -

خوشا نصیب ان کے کہ عنایاتِ الٰہی والطاف لامتناہی کے طفیل وہ اس عمر میں دنیا کی مزخرفات سے اپنا دل بچاکر مدینۂ منورہ کی حاضری و زیارت سے بہرہ مند ہو آئے اور حضرتِ دوست کی نوازش کارانہ توجہ کی بدولت وہاں پہنچ گئے کہ جس کی تمنا میں بہتوں کے بال سفید ہو گئے اور پھر بھی محروم رہ گئے - خان صاحب کا احسان وکرم ایثار ولطف ان کی پرخلوص محبت اور دلکش معیت حمید صاحب کی سہولتوں کا کفیل ہو گئی، اور حضرت دوست کی ہمتِ عالی نے ان کو ہند کی مسموم جاگسل فضا سے نکال کر وادیِ بطحا وطیبہ کی نسیمِ جان وایمان پرور میں پہنچا دیا ؎

اجرش دہد خدا اے کہ کرد است یاوری
باآں کساں کہ ناصر ویاور نداشتند

تین ماہ سے زائد سفر وقیام حجاز کے بعد خیالات وجذبات کا یہ ہم آہنگ تھا جب بخیر وطن پہنچا اور حمید صاحب کو میں نے ریل سے اترتے دیکھا تو ان کی آنکھیں اور دل دونوں لبریز تھے، اس فرق کے ساتھ کہ لب آسا ہنستا ہوا جانے والا حمید اب چشمِ اشک بار آتا ہوا آیا، اب یا تو انھوں نے کوئی چوٹ دل پر کھائی تھی اور یا ان کے روح میں کوئی مست کیفیت تھی کہ جس کا خمار ان کی آنکھوں میں اب تک نمایاں تھا چہرہ حرمین کی برکتوں کی فراوانی سے روشن، اس موقع پر حضرت نکہت شاہجہانپوری نے بجستہ کہا کہ اپنی ایک رباعی میں حمید صاحب کی جن کیفیات اور

واردات قلبی سے متاثر ہوکر اپنے حسنِ خیال کا اظہار کیا ہے وہ ان کے جذبۂ محبت اور اضطرابِ شوق کی آئینہ دار ہے، خوب فرمایا ہے ؎

اے آنکہ مشرف شدی از سیرِ حجاز | رفتی بہ حریمِ کعبہ سرگرم نیاز
با سرِ حقیقت آشنا آمدۂ | صد کعبۂ عشق را شدی برگ ساز

بعد کی فرصتوں میں جب میں نے حمید صاحب کے جذبات دیکھے تو یہ ثابت ہوگیا کہ وہ خدا پرستی کی نیکیاں اپنے ساتھ لائے ہیں اور جب اُن کا نعتیہ کلام سنا تو یقین ہوگیا کہ وہ اپنا دل مدینۂ منورہ کی آرزوؤں میں تبدیل کر آئے ہیں، اور ان کی روح میں ایک خوش آیند لے پیدا ہوگئی ہے جس کو قائم رکھنے کی اگر انھوں نے کوشش جاری رکھی اور روح تمناؤں، دماغ کی تخیل، اور دل کی حسرتوں کو اس نقطۂ اصل سے آوارہ نہ ہونے دیا، تو ان کی صفتِ قلبی و ضمیرِ عاشقی کا پڑھایا ہوا یہ سبق ان کی زندگی کو مرتب کردیگا اور مزین، اور جب انھوں نے اپنے آپ کو ایسا بنالیا ہے تو رحمتِ الٰہی ان کے ساتھ اور مشکوٰۃِ نبوت سے پائی ہوئی ضیا اُن کی مشعلِ راہ

آجکل کے حیرت انگیز ذرائع سفر کے سامنے نہ تو بعید سے بعید مسافت کوئی چیز ہے اور نہ دنیا کی کوئی شے اِمکان کے دائرہ سے خارج تو کیا یہ ممکن نہیں کہ اشتیاق و اضطراب پھر ان کو سرورِ عالم (علیہ الصلوٰۃ والسّلام) کے پاکیزہ شہر میں کہ جہاں امام مالکؒ نے انتہائی ادب سے جوتہ ہی نہ پہنا، حضرت جامیؒ نے سر کے بل بھی حرمِ منوّر میں داخل ہونے کی جرأت نہ کی، جہاں کی آستان بوسی کو تاجدارانِ عالم اپنی نجات سمجھتے ہیں، جہاں ماہ تاب اپنے نور کو فرش بوسی کے شرف سے جب تک مشرف نہیں کرلیتا اُس میں خنکی و لطافت پیدا ہی نہیں ہوتی، جہاں آفتاب کے

Marfat.com

...متاعِ زریں جس وقت تک گنبدِ خضرا کو دور سے بوسہ نہیں دے لیتی دنیا
...سا اُجالا ہی نہیں ہوتا، اور جہاں جبرئیل امین، ملائکہ مقربین کے پروں کے
...ساتھ اب بھی ہر صبح سلام کو حاضر ہوتے ہیں، ہمارا یہ جوان صالح ہڑ دیارِ حبیبِ اکرم
(صلی اللہ علیہ وسلم) پھر نہ پہنچ جائے اور کیا یہ کہنا بجا ہوگا کہ ان کا ہندوستان
...نا اُن کے حجاز جانے سے بہتر ہے، کیونکہ وہ حجاز گئے تھے ہندوستان آنے کے لئے
...اب ہندوستان آئے ہیں حجاز جانے کے لئے۔ خدا سے دعا ہے۔ ع

"کہ این آوارۂ ارضِ حرم آوارہ تر بادا"

میری دلی تمنا ہے کہ اب وہ اپنے حرارت بھرے سینہ کے محفوظ الفاظ
...ص صوتی و توازن و ترنم، تخیل کی بلندی و طرفگی اور اس لطیف حِس کو اُس کی
...لی لطافت کے ساتھ جو روضۂ مطہرہ کی زیارت کے باعث پیدا ہوگئی ہے صرف
...ح رسولِ انام علیہ السّلام میں صرف کریں اور اپنی اس ارضی زبان میں وہ
...ادی تخیل بھریں کہ محسنؔ کی بلندی تک پہنچنے میں اُن کو مایوسی نہ ہو، کیونکہ حمد
...نعت شاعری کا اعلیٰ علیین ہے، اور موجودہ شعر گوئی عام طور سے حماقتِ منظوم
...شاعری کا اسفل السافلین۔

جو چیز بے قرار ہوکر ڈھونڈھی اور پھر پائی جاتی ہے اُس خوشی کا کیا اِن کو انداز
...ں؟ اس لئے میری دعا ہے، اور دل سے کہ اُن کا یہ جوش، یہ التہاب، اُن کو
...سے بیگانہ کردے، اس سے دانش ربا کا خمار کبھی کم نہ ہو، اور خوش نصیب
...ہم اعمالِ صالحہ کے لئے آگے بڑھنے میں اس عہدِ نذرین کے صالحین کی تقلید
... ... بیٹھے، اور خدا کرے کہ اُن کا وہ لطف و درد سرمدی سرست

Marfat.com

جو وہاں سے اپنے دل میں لائے ہیں کبھی کم نہ ہو، حریم نبوت کے مناروں سے آنے والی اذانوں کی کانپتی ہوئی صدائیں ان کے گوشِ دل میں ہمیشہ گونجتی رہیں، اُن کی آنکھوں کی وہ تابناکی جو روضۂ اقدس کی زیارت سے پیدا ہوئی ہے کبھی ماند نہ ہو، اور حرمِ کعبہ کے مرعوب کر دینے والے حسن کے بعد حرمِ نبوت کے جمال میں فنا ہو کر وہ حیاتِ جاوداں پائیں، اور ہوائے مدینۂ منورہ کا یہ شوق اس طائرِ بے پرواز کو پھر ایک دفعہ وہیں لے اُڑے اور اپنے ساتھ مجھے بھی۔ ؎

دولتم این بس کہ بعد از محنت و رنجِ دراز
بر حریمِ آستانت می نہم روئے نیاز

اسیرِ فتراک دوست

عبدالحی

Marfat.com

پیش لفظ

(از علامۂ عصر مولینا عبد الماجد صاحب دریابادی بی-اے)

حمید صاحب لکھنوی "زائر حرم" کے نام سے مشہور ہیں یہ لقب اُن کے حق میں اسم بامسمّیٰ ہے۔ زیارت حرم ان کی رگ رگ میں بس گئی ہے۔ "قال" سے گذر کر "حال" بن چکی ہے۔

کلام ان کا اکثر شائع ہوتا رہتا ہے، کہیں کہیں ان سطور کے راقم کی بھی نظر سے گزرا ممکن نہ ہوا کہ جب کبھی نظر پڑی کلام کو بے پڑھے چھوڑ دیا ہو، کشش ہی کچھ ایسی ہے۔

بحریں عموماً رواں و شگفتہ، زبان صاف و سادہ، مضامین اغراق و غلو سے پاک، کلام جاندار اتنا کہ گویا صفحۂ کاغذ پر چھپا ہوا نہیں، زندہ و ذی رُوح شاعر کی زبان سے ترنم کے لہجہ میں ادا ہو رہا ہے، اور دل کا شوق و نیاز کھچے اُبلا پڑتا ہے!

نعت گو اردو میں بھی بہت سے ہوئے ہیں اور ہیں، کم ایسے ہیں جو ایسا مذاق سلیم رکھتے ہوں اور اتنے ادب شناس دربار نبوّت کے ہوں، یہاں نہ دوسرے انبیاء کرام سے تقابل ملے گا، نہ ان حضرات کے لئے شائبۂ توہین کہیں سے نکلے گا، نہ دنیا کے اُس سب سے بڑے معلم متقی و ہادی کے حق میں کوئی جیکلہ رکیک، یا بازاری انداز کا ملے گا، اور نہ (نعوذ باللہ) استخفاف و مسخر و ادب کا کوئی نشان کعبۃ اللہ و شعائر دین کے حق میں پایا جائے گا۔ یہ وصف عام نہیں خاص ہے، معمولی نہیں غیر معمولی ہے۔

محبت نبی و عشق رسول کے دعویداروں کے لیے خدا کرے یہ کلام نمونۂ معیار اور دلیل راہ کا کام دے۔ محبت نام بے قیدی کا نہیں اور پیمبر کے ساتھ عشق تو اصلاً مترادف ہے اُن کے پیام کے ساتھ عشق کا۔

عبد الماجد

دریاباد ـــــ بارہ بنکی

۲۷ فروری ۱۹۵۳ء

Marfat.com

تقریظ

(از حضرت العلّامہ سید سلیمان صاحب ندوی)

"گلبانگِ حرم" کے مطالعہ سے آنکھیں روشن ہوئیں، نعت کی راہ شاعری کی سخت ترین راہوں میں سے ہے اور تمام اصنافِ شاعری سے مشکل ہے بقول عرفی

ع آہستہ کہ رہ بر دم تیغ است قدم را

اس کے لئے اوّل قلب کا عشق بندی سے معمور ہونا شرط ہے پھر تعبیر و اظہار پر قدرت اور پھر فصاحت و بلاغت اور شاعری کے جملہ اصول و لوازم کی رعایت، شعراء میں سے امیر خسروؒ اور مولانا جامیؒ کو یہ دولت ملی تھی، زائر حرم مبارکباد کے قابل ہیں کہ ان کا کلام ان سب معیاروں پر پورا ہے ــــ ماشاء اللہ سوزِ دل ہے، عشق و محبت سے قلب معمور ہے۔ شاعری کے جملہ محاسن پر قدرت ہے اور جملہ لوازمِ شاعری کی بالکلیہ رعایت ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس فیض سے مسلمانوں کو مستفیض فرمائے۔ والسلام

سید سلیمان

۱۶ ستمبر ــــ سنہ ۱۹۴۷ء

(بھوپال)

Marfat.com

تقریظ

از جناب پروفیسر رشید احمد صاحب صدیقی بی اے (علیگ)

نعت کہنا آسان نہیں ہے۔ یہ نعت کی خوش نصیبی ہے نعت گویوں کو سراہنے والے بہت مل جاتے ہیں۔ یہ نعت کی بدنصیبی ہے کہ کلمہ و سلام سے عام شعراء جس عقیدت کا اظہار کرتے ہیں وہ رسمی یا مذہبی زیادہ ہوتی ہے شخصی بہت کم۔ نعت ہی نہیں دوسری اصنافِ سخن کا بھی یہی حال ہے، اس لئے ہمارے ہاں کی شاعری زیادہ تر ڈھرے کی شاعری ہو کر رہ گئی ہے۔

آج سے پہلے حمد و نعت میں کچھ نہ کچھ کہنا ہر شاعر کے لئے ضروری ہوتا تھا، ظاہر ہے اس کا نتیجہ کیا [illegible] ہو جب تک شاعر کو اس سے شخصی شغف نہ ہوگا بات نہ بنے گی کبھی بہت [illegible] بہت کم۔ نعتیہ شاعری پر وجد یا رقص کرنا بعضوں کے نزدیک عبادت اور نہ خوش اطواری یا وضعداری سمجھی جاتی تھی سماع کی محفلوں میں آپ کیسے کیسے بے سرو پا گانوں یا اشعار پر بزرگوں کو "دست افشاں و پائے کوباں" دیکھا ہوگا میں یہ نہیں کہتا کہ نغمہ یا نعت کا اثر نہیں ہوتا۔ میں تو صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ لا یعنی اشعار یا گانے پر سر دھننا کوئی سلیقہ کی بات نہیں ہے خواہ وہ اشعار یا [illegible] کے سامنے کیوں نہ پڑھے یا گائے جائیں میرا تو یہاں تک خیال ہے کہ گھٹیا شعر [illegible] کو چوپٹ کر دیتا ہے ایسے اشعار یا ایسے گانے پر بھی اگر کوئی رقص یا وجد کرے اور [illegible] تو میں کچھ نہ کہوں گا، ہاں اس کے کہ عبادت کا میں بھی قائل ہوں لیکن [illegible] آپ کریں یا اصطلاح میں ادا کر دوں!

Marfat.com

اردو نعت میں میں چند بزرگوں کا قائل ہوں، مثلاً حالی مرحوم، اصغر گونڈوی مرحوم اور حضرت اقبال مغفور کا جہاں تک شاعرانہ حسن آفرینی و حسن کاری کا تعلق ہے میں محسن کاکوروی کے کمال کا بھی معترف ہوں۔ کیسی پرکار و نو خیز [illegible] تکلف و مشاقی سے یہ گذرے ہیں کہ بے اختیار دل سے تحسین نکلتی ہے لیکن محسن کے [illegible] صناعی ہے پرکاری ہے تخیل کی رعنائی ہے [illegible] وارفتگی نہیں، سخن ہے شغف نہیں [illegible]

اصغر مرحوم کی شاعری میں روحانیت [illegible] شیفتگی [illegible] سے [illegible] نعت میں جلوہ گر ہوتی ہے غالباً ایک ہی نعت کہی ہے [illegible]

حالی مجسم انسانیت تھے [illegible] نعت [illegible] یا نثر حالی کی نعت کا جواب نہ ہوا۔ ایک سے ایک [illegible] لیکن حالی [illegible] نذر گرداں ہو سکے مستفید بھی ہوئے [illegible]

اقبال کو رسالت مآب [illegible] ہے مجھے اکثر یہ محسوس ہوا ہے کہ اقبال کا کلام [illegible] کے محور پر گردش کرتا ہے اور یہی وہ نقطہ ہے [illegible] آنے دیتی۔ [illegible]

اقبال کے بعض محققین یہ کہتے ہیں کہ اقبال پر مذہب کی [illegible] اصطلاحی ہے در اصل اقبال پر [illegible] انسان کی [illegible] اقبال کا یہ اتنا بڑا تقاضہ ہے جو صرف [illegible] نعتیہ کلام کی محرومی ہے کہ [illegible] اور سننے والوں نے [illegible]

Marfat.com

مقصد نے دل کی لغت کو تعریفوں یا شاعروں کا شیوہ نہیں، مراثیوں کا پیشہ بنا دیا ہے

حمید صاحب کے "گلبانگِ حرم" میں آپ کو کمالاتِ شاعری کے نمونے نہیں ملیں گے کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے، جیسے شاعری مقصود بھی نہیں، خوبصورت ترکیبیں، تشبیہ و استعارات کے لوازم زبان و بیان کے کرشمے بھی نظر نہ آئیں گے۔ حمید صاحب غالباً اس قسم کی باتوں کے کچھ زیادہ قائل بھی نہیں ہیں ان کے کلام اور شخصیت دونوں میں جو بات نمایاں نظر آتی ہے وہ اُن کی رسولِ اکرمؐ سے شخصی اور مخلصانہ عقیدت ... ہیں ... اُن کو ... حرم ... جس کو وہ بڑے ... اور شریفانہ ... بیان کرتے ہیں ... محبت سے زیادہ سرشت کو سنوارنے والی شاید ہی کوئی اور چیز ہوتی ہو ... شخصی محبت کا بھی ... کرتا ہوں، مثلاً کسی کو مذہب سے محبت ہو، وطن سے محبت ہو، غریبوں، یتیموں ... اس سے الفت ہو لیکن میرے نزدیک سب سے کاری محبت وہ ہوتی ہے جو کسی شخص کے واسطے سے ... عالم ... ہو جائے، شاعری میں یہی حقیقت جلوہ گر ہوتی ہے تو شاعری کی بعض ... کوتاہیوں کو بھی دل آویز بنا دیتی ہے۔

... میں ... یک رنگی اور معصومیت ملتی ہے، پڑھنے والے پر اس کا اثر پڑتا ہے اور ہم شاعر اور اس کے موضوع دونوں سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ جگر صاحب کے ہمراہ حمید صاحب ... ملاقات ہوئی، جگر صاحب کا پہلے سے قائل تھا، اب ... کی ...

رشید احمد صدیقی

یونیورسٹی علی گڈھ ۔ ۱۵ جولائی ۱۹۴۷ء

تقریظ

(از جناب مولانا احمد حسن صاحب امجد حیدرآبادی)

مدینہ کی گلیوں والے" حمید صاحب سے ابتداءً خط و کتابت کی ملاقات تھی اس کے بعد لکھنؤ کے چوک "حنا بلڈنگ" میں صورتاً بھی نیاز حاصل ہوا ان کے کلام کا پہلے ہی معترف تھا ان کی شریفانہ صورت خلوص محبت اور اخلاقِ حمیدہ اور بھی قول شارح ہو گئے ——— جس طرح دنیا کی ہر چیز کی دو قسمیں ہیں اسی طرح شاعری کی بھی دو قسمیں ہیں :-

۱ محمود ! جیسے حمید صاحب کی شاعری جو حمدِ الٰہی اور نعتِ رسالت پناہی کا مجموعہ اور سرمایۂ نجاتِ دنیا و آخرت ہے۔

۲ مذموم ! جس کی مثالیں بہت عام ہیں جن سے بعض افراد کے تحت ضلالت کی ہدایت ہوتی ہے۔

حمید صاحب کی یہ نظمیں ہر طرح محمود ہیں، کلام میں ایک خاص کیفیت اور والہانہ انداز ہے معلوم ہوتا ہے کہ شاعر کسی کی محبت میں وارفتہ اور دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر دل کے اسرار زبان پر لا رہا ہے۔

فقیر الی اللہ احمد حسن امجد
[illegible] ——— حیدرآباد دکن

Marfat.com

تقریظ

(از رئیس المتغزلین حضرت جگر مرادآبادی)

بنیادی طور پر دنیا میں نہ کوئی نیا جذبہ ہے اور نہ کوئی نیا خیال، محض شاعر کی انفرادیت و حسنِ بیان کے ساتھ ساتھ جذبہ و خیال کو بھی نئی صورت میں پیش کر دیتی ہے اگر شاعر نے تنہا اپنی جدت سے کہا ہے تو شعر میں اس کی صوری یکتائی کی طرح اس کے باطنی تاثرات کا ہونا بھی لازمی ہے بصورت دیگر محض مشق و مہارات اور قافیہ و ردیف کی مدد سے اگر دوسروں کے خیالات و جذبات کو نظم کر دیا گیا ہے وہ کتنا ہی کامیاب کیوں نہ ہو شعر کہلائے جانے کا مستحق نہ ہوگا، بلکہ اگر کچھ کہا جاسکتا ہے تو صرف ایک کامیاب نقالی۔

شاعر کے شعر و ادب میں اس کی زندگی کا پایا جانا بھی لازمی ہے اس کے علاوہ شاعر کی ذہنیت اور اس کی استعداد کو بھی پاکیزہ اور بلند ہونا چاہیئے، اس لئے کہ اگر شاعر نے اپنی انفرادیت کا حق ادا کیا ہے تو اس کے کلام میں اسی کی ذہنیت و استعداد کا پرتو ہوگا۔ اس صورت میں اگر شاعر پاکیزہ نفس ہونے کے ساتھ ساتھ وسیع معلومات بھی رکھتا ہے تو اس کے کلام میں اس کی تمام مزاجی کیفیات کی جھلک نمایاں طور پر موجود ہوگی۔

Marfat.com

حمید صاحب کو قدرت نے شاعر پیدا کیا ہے وہ استعدادِ عشق و جمال کے ساتھ شدید الاحساس انسان ہیں، صادق اور پاکیزہ اخلاق و جذبات کے مالک ہیں، ان کی ہستی سراپا خلوص و محبت اور مجسّم سوز و گداز ہے۔

موصوف سے میرے تعلقات بے حد مخلصانہ ہیں میں نے انھیں خلوت و جلوت میں دیکھا ہے ایک زمانے تک کے تجربے اور مشاہدے کے بعد میں جس نتیجہ پر پہنچا ہوں، اس کے متعلق اشارہ کر چکا ہوں اور اسی قدر کافی ہے۔

یہی تمام ان کی مزاجی خصوصیات ان کے کلام میں پائی جاتی ہیں صداقت و واقعیت اور سوز و گداز کے ساتھ ان کے کلام میں بے حد سادگی پائی جاتی ہے ایسی سادگی جس پر ہزار رنگینیاں نثار کی جا سکیں سب سے اہم بات جو مجھے محسوس ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حمید کی زندگی اور ان کے کلام میں تضاد مطلق نہیں پایا جاتا بالفاظ دیگر یوں کہیے کہ ان کی زندگی ان کی شاعری ہے اور ان کی شاعری ان کی زندگی [illegible]

جناب حمید مجازین بھی کہتے ہیں اور [illegible] گداز درد و اثر ان کے لطیفہ کلام میں پایا جاتا ہے ان کی [illegible] اور ایسا ہونا بھی چاہیے جناب حمید صحیح طور پر [illegible] انسان [illegible] کی بے جا [illegible] اور اشرف [illegible] استغراق اور [illegible] رسالت مآب [illegible] [illegible] بلکہ سات بار اس ارضِ پاک [illegible]

بجا طور سے رشک آتا ہے اور جس ارضِ پاک کو سربلند کرنے والے کی ذاتِ اقدس کو عرصۂ شہود
بیں لانے پر خود خالق و مالکِ ارض و سما فخر کرتا ہے۔

حمیدؔ صاحب کے کلام میں جو خلوص و محبت اور کیف و تاثیر موجود ہے اُس سے اس بات
کا ضرور پتہ چلتا ہے کہ وہ نہ صرف درکِ حقیقت سے بہرہ مند ہیں بلکہ اپنی ذات میں گمشدہ حقیقت
پانے تک کا امکان رکھتے ہیں ان کی رُوح حُسنِ حقیقی کی تلاش میں سرگرم کار رہتی ہے اور اُنکا دل
نشہ عشق میں سرشار! اور اب ان کی حاضری بھی حاضری ہے اور غیر حاضری بھی حاضری بن چکی ہے۔

موصوف کو دیارِ حبیبؐ سے حد درجہ عشق ہے بارگاہِ مدینۃ الرسولؐ کی یاد اور گنبدِ خضرا کا تصور
ان کی زندگی کا سہارا ہے ذکرِ حریمِ رسالتؐ ان کیلئے حلاوتِ ایمان و باعثِ حیاتِ جسم و جان ہے لیکن
ان کی فطرتِ صالحہ با محمدؐ ہوشیار کی رازدار ہے اس لئے ان کے پورے کلام میں ایک شعر بھی ایسا
نہیں مل سکے گا جس میں حدود و آداب کا پوری طرح احترام ملحوظ نہ رکھا گیا ہو۔

مجھے کامل یقین ہے کہ ناظرین حضرتِ حمیدؔ کے کلام کو سندِ قبولیت عطا فرمائینگے اور بڑی
حد تک میری رائے کی تصدیق کریں گے۔

دعا کرتا ہوں کہ خداوند عزّوجل موصوف کے افکار کو دائمی زندگی عطا فرمائے اور انھیں
بھی تا دیر زندہ و سلامت، بامراد و مسرور رکھے۔ آمین یا ربّ العالمین!

مخلص
جگرؔ عفی عنہ

تقریظ

(از حضرت العلامہ مولانا سید مناظر احسن صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ)

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

"حدیث" بات یا سخن کے ہندی وفارسی الفاظ کا عربی ترجمہ ہے انھیں کی بات صرف بات اور انھیں کا سخن صرف سخن ہے شاید اسی کا اظہار مقصود تھا کہ "حدیث" صرف انھیں کی باتوں کا نام تھا جن کی باتوں میں سارے جہان کی سچی باتیں سمائی ہوئی تھیں مگر ملفوظات علیہ علی صاحبہا الف الف سلام و تحیۃ کے ساتھ ساتھ بتدریج ان افعال و اعمال کو بھی اسی لفظ حدیث کے نیچے درج کر لیا گیا جو گویا "حدیث" کی نمائندگی کرتے ہوئے پچھلوں کے لئے رہتی دنیا تک اسوۂ جامعہ کی اساسی سند کے اعتبار سے تھا۔ ہیں پھر دائرے میں وسعت پیدا ہوئی اور حدیث کا اطلاق ان چیزوں پر بھی ہونے لگا جنھیں دیکھنے والے نے دیکھا اور دیکھنے کے بعد یہ نہ فرمایا کہ آئندہ انھیں نہ دیکھا جائے، اصطلاحاً اسی کا نام "تقریر" ہے —— پس دیکھا گیا تھا کہ:

بانت سعاد فقلبی الیوم متبول | متیم اثرھا لم یفد مکبول

کی تشبیب کے ساتھ سنانے والا قصیدہ سنا رہا ہے، اور سر اُڑھانے والا اُسے چادر اُڑھا رہا ہے "العالمین" پر "ارحم الراحمین" کی رحمت کی چادر تن کر پھیلا رہا [illegible]

کہیں تو کہہ سکتے ہیں کہ تقریر سے بھی [illegible]

ثابت ہو چکی ہے تو یہ ہی حضرت ہے جسے [illegible]

Marfat.com

حضرت "زائرِ حرم" کی جسمانی زیارت سے محروم ہوں اور روحانی ائتلاف کا شرف بھی ان دیباچوں کے پڑھنے سے پہلے حاصل نہ ہوا تھا جو اس "گلبانگِ حرم" کے ساتھ شریک ہیں، ان میں رفیق العرفات حضرت مولانا عبدالماجد دریابادی اور حبی فی الدنیا والآخرہ حضرت آجز کے قلم کی گلکاری کے ساتھ "والہانہ تعارف نامہ" ہمارے برادرِ عزیز الحاج مولوی عبدالحی خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا ہے، ان کے تعارف کے الفاظ کو یہ جاننے سے پہلے کہ یہ الفاظ کس کے ہیں، ہر ہر سطر پر دل شہادت دے رہا تھا کہ کسی جانے پہچانے کے جذبات ہیں، لکھنے والے کے نام پر آخر میں نظر پڑی اور دل کی شہادت درست تھی، اس کی تصدیق سے مسرت ہوئی۔

"زائرِ حرم" اب میرے لئے بھی جانے پہچانے ہو چکے ہیں، میں نے ان کو پہچان لیا اور انشاء اللہ وہ بھی مجھے نہ بھولیں گے ان حالات میں نہ بھولیں گے جو ان کے آگے پیش آنے والے ہیں پہلا قصیدہ جب سنایا گیا تھا تو سنانے والے کو "بردِ یمانی" سے سرفرازی بخشی گئی تھی جس سے خدا ہی جانتا ہے کتنے سلاطین اور خلفاء سربلندی حاصل کرتے رہے۔

مجھے امید ہے کہ اس راہ کے راہرو کے لئے انشاء اللہ یہ سنت قائم ہو چکی ہے۔ یہ ان کی سنت ہے جن کی سنت خدا کی سنت ہے۔

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَحْوِيلًا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا

"زائرِ حرم" کو امیدوار رہنا چاہیئے اس سنتِ قائمہ جاریہ سے خدا نے چاہا تو ان کو بھی حصہ ملے گا کیا بیسویں صدی کے "رئیس المتغزلین" کے مدحی اعترافات میں ان کو اپنے مدحی قصائد اور غزلوں کے سلسلے کی جھلک نظر نہیں آتی؟ میرے خیال میں حضرت جگر مرادآبادی کے توصیفی توثیقی کلمات نے "زائرِ حرم" کی "شعریت" پر مہر شہادت ثبت کر دی ہے۔

صاحبدل کیلئے "زائرِ حرم" کا سارا کلام ان کے دل کا ترجمان ہے پہلی نظر میں نظر نے

Marfat.com

بعض اشعار کو چن لیا مثلاً ۔ شعر

دیکھے تو چشم شاہ سے بھی طرف کو بی — کیا چیز ہے نگاہ محبت ...

خود حقیقت بھی ہے حیراں کس کی — اللہ رے حجاب نگاہ عالم

درِ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حضوری کا یہ تجربہ جو شاعر مرحوم کو ہوا تھا یہ ہیں اس تجربے سے
کوئی حاضر ہونے والا محروم رہا ہو

درِ حضور پہ دل تھا کہ اس طرح حاضر
کہ جیسے سینے میں کوئی ... تمنا

ارباب بصیرت نے زائر مرحوم کے کلام کی جس خصوصیت کا ذکر کیا ہے خود جس کا اظہار
انھوں نے اپنے اس شعر میں کیا ہے کہ ۔ ہ

... ہے بس آداب سے دل ...
ہوں دیوانگی میں تعریف کی باتیں ...

بلا شبہ اُن کے کلام کی یہ بڑی خصوصیت ہے اور ... کتنا ہی ... وارفتگی کے
دیں باگلی ہے اُن کا دامن ...

اربابِ صحافت کے تبصرے

مدیر دار العلوم

حضرت حمید صدیقی کا ایک شاعر کی حیثیت سے تعارف کرانا درحقیقت اُن کی شخصی عظمت، اُن کے قلبی احوال اور ان کے کمالات کی انفرادیت کا ایک طرح سے انکار کرنا ہے۔ حمید صاحب کا صحیح تعارف یہ ہے کہ وہ ایک سچے محبِ رسولؐ، خانوادۂ نبوت کے ایک جاں نثار عاشق، گلزارِ رسالتؐ کے ایک عندلیبِ خوشنوا، صحرائے عرب کے قیسِ عامری اور مقاماتِ مقدسہ کے ایک ایسے چاہنے والے ہیں کہ وہاں کے ہر جلوے کو وہ اپنی آنکھوں میں چھپا لینا چاہتے ہیں، وہاں کے ہر منظر پر جان دیتے ہیں اور ہر بام و در سے انھیں والہانہ عشق ہے۔ حمید صاحب کی شاعری میں زبان، ادب، خوش آہنگی، ترنم، بیساختگی و خود رفتگی اور لطافت سب کچھ ہے لیکن اس کے باوجود اُن کی شاعری مروجہ شاعری سے بالکل الگ ہے۔ حمید کا مقام عام شعراء سے بہت اونچا ہے۔ عشقِ نبیؐ کا جو سوز و گداز اور لگن، روضۂ اطہر کا جو کیف و نیاز انھیں حاصل ہے وہ محض بارگاہِ الٰہی کا ایک عطیۂ کریمانہ ہے۔ ذوقِ سخن سازی اور حسنِ خیال آرائی سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ انھیں آستانِ رسولؐ پر از دنیا کی یکسوئی، شرکت و حضوری کی سعادت اور شرفِ ہمکلامی کی اجازت حاصل ہے اور حرم میں گلِ نرگس کی طرح دیکھتے ہوئے گنبدِ خضرا کے ارد گرد چکر کاٹتے ہوئے معصوم کبوتروں سے باتیں کرتے انھوں نے "چشمۂ حرم کی تجلیاں" دیکھی ہیں۔ ... ہے۔ ... کا تقدس ان کے کلام میں چھلکتا ہے۔ ... کی بندگیاں ان کے دل و دماغ میں ایک کیف و اندمال بن کر بس ... کی شاعری کا ایک قاری ... کی تعداد میں ...

اور خدا کے نیک بندوں کی لشیاں نگاہیاں اُن کی زندگی کی ایک دولت بیدا بن کر رہ گئی ہے' اور یہ دولتیں اور نعمتیں وہ ہیں کہ بڑے بڑے بادشاہ بھی ان پر رشک کریں تو بجا ہے۔

حمید صاحب کے نعتیہ کلام کا یہ مجموعہ محبانِ رسول کے لئے ایک تحفہ ہے' ہمیں امید ہے کہ اہلِ ذوق حضرات "گلبانگِ حرم" کے مطالعہ سے خود کو محروم نہیں رکھیں گے اور زائرِ حرم کے ان تبرکات کی قدر کریں گے۔

("دارالعلوم" دیوبند)

(جمادی الثانی ۱۴۰۱ھ)

مدیر "صدق جدید" ________

زیارتِ حرم سے مشرف ہونے والے ہندی مسلمان ہر سال ان شاء اللہ ہزاروں کی تعداد میں ہوتے ہیں لیکن "زائرِ حرم" کا لقب صرف "حمید لکھنوی" کے حصے میں آیا ——— محض قسمت و نصیب سے نہیں ایک حد تک حق و استحقاق کی بنا پر بھی ———

"گلبانگِ حرم" کا میرا ایڈیشن پیشِ نظر ہے۔ ماشاء اللہ خوب پھیلا' بار بار کا چھپا ہوا ——— بعض اہلِ قلم نے کلام کو پڑھا ہے جانچا ہے' تولا ہے اور بعض نے شاعر کے حق میں [illegible] پیش کر دی ہے بعض دیباچے ان میں سے خود اس قابل ہیں کہ مزے لے لے کر پڑھے جائیں [illegible] خود قصیدہ گو کی شان میں ———

کلام کی داد اس سے قبل دی جا چکی ہے [illegible]

کمیت و کیفیت' حجم و نوعیت' ہر وزن سے [illegible]

[illegible]

حمید دیوانے ہیں مگر دیوانگی میں بھی بکارِ خویش ہشیار۔ خود لوٹتے ہیں، تڑپتے ہیں، دوسروں کو لٹاتے ہیں، تڑپاتے ہیں لیکن آنا بر حال میں یاد رکھتے ہیں کہ محبوب ہے کون؟ وہی جو آقا و سردار بھی ہے، بزرگوں کا بزرگ اور بڑوں کا بڑا —— مستی و سرشاری کے ساتھ اتنا فرقِ مراتب اور پاسِ ادب اکثر ہی کسی کے حصے میں آتا ہے اور حمید اُنھیں گنتوں میں ہیں — خود بھی تو کہہ گئے ہیں ؎

رہے پاسِ آداب اے دل ہمیشہ
ہوں دیوانگی میں تڑپنے کی باتیں

اس تازہ اڈیشن میں کوئی ۶۰ صفحے کتاب کے اس موضوع سے الگ شاعر کی غزلیات اور سہروں وغیرہ کی نذر ہو گئے ہیں یہ سارا کلام بھی رنگینی، لطافت، شادابی سے خالی نہیں، عطریت معلوم ہوتا ہے کہ شاعر کے تارِ نفس میں سرایت کئے ہوئے ہے اور نفاست و پاکیزگی، خوش سلیقگی، جیسے کلامِ حمید کا جزو بن گئی ہے ——

"صدقِ جدید" ۲۴ اگست ۱۹۶۵ء

تبصرۂ معارف

"گلبانگِ حرم" از مرحوم حضرت حمید صدیقی لکھنوی کی پرکیف نعتیہ نظموں کا ایک دلکش مجموعہ ہے جس میں بڑی روانی، شگفتگی اور ادب شناسی اس کے ساتھ کمال سرشاری و مستی سے بارگاہِ نبوت میں عقیدت و محبت سے لبریز جذبات کی نذر پیش کی گئی ہے، امید ہے کہ اہلِ ذوق کے حلقے میں یہ مجموعہ مقبول ہو گا۔

"معارف" اعظم گڑھ
جولائی ۱۹۶۷ء

[illegible] الکریم الطیب

(آل انڈیا ریڈیو لکھنؤ نے ۲۰ جنوری ۱۹۵۵ء کو گلبانگِ حرم پر جو تبصرہ نشر کیا تھا اس کے چند اجزا یہ ہیں)

حضرت حمید ان صاحبانِ احساس میں سے ہیں جو عشقِ [illegible] سے بہرہ ور ہیں بڑی بات یہ ہے کہ وہ زیارتِ حرمین شریفین سے بھی شرفیاب ہو چکے ہیں اور اس لذتِ دید نے ان کے نعتیہ کلام میں خلوص، صداقت، جوش و اضطراب کی ایک لہر دوڑا دی ہے

حضرت حمید نے نعتیہ اشعار رسمی طور پر یا وقتی جذبات کے تحت نہیں کہے ہیں بلکہ وہ خود اپنے قول کے مطابق اسی دنیا میں گم رہتے ہیں اور ردیف و قوافی کی شگفتگی، بحور کی برجستگی تو ہے ہی [illegible] اور فنی پختگی کے علاوہ ان کے اشعار میں بلا کی جاذبیت و تاثیر ہے جو ان کے سچے قلبی جذبات و خلوصِ نیت کی آئینہ دار ہے وہ ارضِ حرم میں جا کر یا دل ناخواستہ واپس آئے ہیں ان مضامین [illegible] کامیاب دید کا نعرۂ مسرت اور کہیں کسی عاشقِ مہجور کا نالۂ فراق معلوم ہوتی ہے [illegible] خوش سلیقگی ہر جگہ نمایاں ہے تخیل لطیف ہے اور اس کے استعمال میں اعتدال خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے — عرفی شیرازی بڑے پتے کی بات کہہ گیا تھا ؎

عرفی شتاب این رہِ نعت است نہ صحرا است — آہستہ کہ رہ بر دمِ تیغ است قدم را

حمید صاحب نے اس نکتے کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھا ہے [illegible] سرِ مو تجاوز نہیں کیا ہے [illegible] ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہم ان کے ساتھ [illegible]

Marfat.com

ایک باعظمت داد

(از حضرت الحاج مولوی محمد بسنت اللہ صاحب شیقؔ انصاری (فرنگی محلی)

۱۳۶۹ھ کی ۱۰ ذی الحجہ تھی اور اقطارِ عالم سے عازمینِ حرمین کو لانے والے سب ہی جہاز جدہ [illegible] چکے تھے کہ شام کو سعودی ریڈیو نے حج پہنچ جانے والے خوش نصیبوں کی تخمینی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے [illegible] اُن الحرام بندگانِ حریم قدس میں چند ممتاز لوگوں کے ناموں کا بھی اعلان کیا۔ ان قابلِ فخر گروہ خوش اعلان حضرات [illegible] مختلف ممالک سے آنے والے علمائے مشاہیر، زعماء اور اربابِ وجاہت کے نام تھے میری حیرت [illegible] انتہا نہ رہی جب اُنہی ناموں میں ایک خوش بخت کا بھی نام سُنا جو نہ تو عالم تھا نہ رئیس [illegible] نہ کسی وجاہت بنیادی کا مالک بلکہ ایک غریب فقیر تھا جس کا نام زائرِ حرم جناب حمید صدیقی لکھنوی بتایا گیا تھا۔

اللہ اللہ! ایک فقیر خاک نشین بھی اس قدر مستحق ذکر، اس قدر سزاوارِ اعلان اور اتنا ممتاز کہ اللہ [illegible] کے گمناموں میں ان کا بھی نام، اور پھر اس انداز سے جیسے وہ حرم میں بھی اسی [illegible] شناس ہو [illegible] امجد طرح مجسم کے اسعد اللہ بابِ ذوق کی انجمنوں میں وہ [illegible] غریب کی انجمن میں بھی گمنام نہیں جہاں وہ نعت و منقبت رسول کا ذوق [illegible] رکھتی ہے۔

مجھ [illegible] کا لقب ادھر کریں [illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم، یعنی [illegible] احمد [illegible] مکر [illegible] تجلی جسم و ملائکہ اور

Marfat.com

الحمد رب العالمین ہوا جب کہ شاعرانہ فکروں کی آخری حد وہ ہے جس کا ذکر توریت و انجیل زبور اور دیگر صحف آسمانی کا نشہ پارہ ہو اگر وہ خود ممدوح ہو جائے اگر اس کا ذکر خود بلند ہو جائے اگر وہ خود سزاوار داد و آفریں ہو جائے اور اگر اس کے چرچے دنیاوی محفلوں اور روزناموں میں ہونے لگیں تو یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے کیا اس دنیا میں ان لوگوں کی کمی ہے جو گھروں پر لکھتے لکھتے اعاظم عالم پر لیکچر کرتے کرتے اور قابل ذکر نہیں تو ملتفات نہیں مقالے قلمبند کرتے کرتے خود بڑے عظیم اور قابل ذکر ہستی نہیں ہو گئے ہیں۔

حدیثوں میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت میں پیش کئے ہوئے مدوحین کی ایک خصوصیت یہ بھی ملتی ہے کہ عرش عظیم لبوں سے نکلنے والا [illegible] شجر و حجر اور آبادی [illegible] گزرتے ہوئے اعلان کرتا جاتا ہے کہ میں فلاں بن فلاں کا ذکر [illegible] اس اعلان کو سننے [illegible] اس کے بعد اس فلاں بن فلاں کیلئے دعائے مغفرت [illegible] کرتا ہے [illegible] ذکر و دعائے رسول پر نظر ڈالتے ہیں کہ ایک سوختہ جان [illegible] ماحول کے مطابق ذکر رسول کرے تو کیا بحر و بر اور شجر و حجر کی [illegible]

بیشک ایک گنہگار یا کلیم طور کی طرح بھی [illegible] کے ذکر [illegible] قابل التفات نہیں [illegible] جس طرح [illegible] اور جس کو سب سے زیادہ جاننے والا [illegible]

Marfat.com

دن دن اور اس سے زیادہ راتوں میں بھی ان کے ساتھ "عِیْشَةً رَّاضِیَة" بسر کرنے والی بھی صحیح مدح خلیقی ستائش اور کما حقہ نعت کب کر سکی ہیں آپ سمجھ رہے ہیں کہ میرا اشارہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ حضرت سیدنا علی مرتضیٰؓ اور ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہؓ (اللہ ان سب سے راضی ہو) کی طرف ہے۔

مگر اپنے ادراک ظرف و استطاعت کے مطابق نعت گویانِ رسولؐ اور مداحینِ ممدوحِ رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم صلہ اجر پاتے ہیں قرآن مجید فرماتا ہے "ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمٰن ودا" ایمان و عملِ صالح کا ایک دنیاوی ثمرہ "وُد" اور محبوبیت و شہرت و ذکرِ خوب بھی ہے۔ تو اگر ذکرِ رسولؐ عین ایمان ہے اور اگر ستائش خاتم النبیینؐ بے شبہ ...زبانِ صاحبِ عرش ہے اور حضورؐ کی خدمت میں درود و سلام پیش کرنا "یصلون علی النبی" ...عصر جہانِ ضمیر سے اتنی مناسبت پیدا کر دیتا ہے جو بلند مرتبہ خریدارانِ یوسفؑ سے ایک سوت کی انٹی لانے والی بڑھیا کو تھی تو بہ باعث رذاکر و مداحِ رسولؐ کی غیر فانی شہرت قابلِ رشک ...لت اور بلندی ذکر کا قیاس کرو۔

ہمارے سعید صاحب کی اس قابلِ رشک بلندی پر اس لئے کہ میں ان کا دوست ہوں اور اس لئے کہ ...تا قیامت ان کا اس لئے ممنون رہوں گا کہ انہوں نے میرے لئے وہاں دعائیں کی ہیں جہاں کی کی ...نی دعاؤں کے لئے ہر وقت بابِ اجابت کھلا رہتا ہے مجھے بڑی خوشی بھی ہوئی اور رشک ...آیا۔

اس کے بعد ان کا ساتھ رہا اور خوش نصیبی سے عطا یہ و طیبہ کے عزم پر ہم دونوں کو ایک ساتھ ...ذ بلند پروازیاں حاصل ہوئیں پھر سفروں میں نمازوں میں مواجہ اقدس میں آستانِ رسولِ ...دونوں عاشق دوست کے گھر میں جا جو دیارِ قدس کے لئے ان کا "گائیڈ" باد شرط

اور میرے سالار ہی نہیں، صاحب اصطفائے اعظم (اِن اللّٰہ یصطفیٰ من الملائکۃ رسلاً و من الناس) کا آستان بوس دیرینہ ہے جس کے متعلق اس کے پہچاننے والے دوست اس بار اُسے مدینہ منورہ میں پاکے کہہ رہے تھے: "تلک عشرۃ کاملۃ"۔

یہ رفاقت "الحمد للہ" اس دن بھی تھی جب میں اور یہ زائرِ حرم "اور اگر زیادہ لطیف کہوں تو یہ شاعرِ حرم" جناب حاجی محمد اصطفا خاں صاحب کے مکان، دولت کدہ نہ کہوں گا، مدینہ میں کیا دنیا بھر میں ہم غریبوں کے لئے تو دولت کدہ ایک ہی ہے یعنی وہی جہاں دنیا جہاں کا "ان دا تا" اور دارالانعام و ماسم آج بھی کھلی ہوئی فیض بخشیاں فرما رہا ہے) پر حاضر تھے مستزاد یہ ہے معلوم ہوا کہ محافلِ میلاد شریف کا انعقاد اب مدینہ منورہ میں قانوناً جائز نہیں ہے اور اس قسم کی تقریبات منعقد کے لئے بھی حکومت کی اجازت ضروری ہے مگر اس شیفتۂ رسولؐ اس شیدائے ذکرِ نبیؐ کی طرف سے محفل میلاد شریف کا اہتمام تھا، اور مرتے دم تک میں حاجی اصطفا خاں صاحب کے اس احسان کو نہ بھولوں گا کہ ان کی بدولت مجھے اس سرزمین میں ذکر و مدحِ رسولؐ کا شرف حاصل ہوا جہاں میری خوش نصیب وادیوں نے ان ہی کوچہ و بازار میں دَف بجا بجا کر دارین کے سب سے بڑے محبوب مہمان کا استقبال کرتے ہوئے اس کی غیر فانی منقبت و ستائش کی تھی۔

میرے ذکرِ رسولؐ سے مشرف ہونے کے بعد اس "شاعرِ حرم" نے حسبِ معمول سلام پڑھا۔ حضرت الحاج مولانا محمد عبدالغفور شاہ صاحب نقشبندی مہاجر مدنی کے اصلاحی بیان [illegible] بھی تھا، اردو دانوں اور محفل کے سخن سنجوں نے اس کی کما حقہ داد و ستائش ابھی ختم نہیں کی تھی کہ ایک بزرگ (اور مدینہ میں کون ہے جو بزرگ اور مستحقِ احترام نہیں ہے) نے مجھ سے [illegible] فرمایا کہ حمید صاحب کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں تم سامعین کرام کو میری بات [illegible] ترجمہ بھی بتاتے جاؤ، یہ فرما کے انہوں نے جو کچھ کہا [illegible]

Marfat.com

(وہ عالیشان عمارت جسے حاجی محمد مصطفیٰ خاں صاحب نے زائرینِ حرم کے لئے وقف کر دیا ہے) میں سُنایا، میں اس کا ترجمہ کرتا گیا۔

میرے لئے عربی سے اردو میں ترجمہ کرنی نئی چیز تو نہ تھی مگر ترجمہ کا نام سنتے ہی مجھ پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو گئی یہ کیفیت میرے اوپر اس سبب تھی کہ وہ سرزمین جس میں حضرت عبداللہ بن رواحہؓ و حضرت حسان بن ثابتؓ سے لے کے ہر زبان اور ہر انداز سے صرف ایک محبوب کی تعریف کی گئی ہے۔ اسی سرزمین میں، اسی کے حرم کے سامنے اُسی کے مواجہ اقدس سے صرف چند گز کی دوری پر اُس گلی سے بالکل قریب (جس میں ناقۂ اقدس کے وُرود پر انصار مردوزن نے نظم و نثر میں بے مثال نذرِ عقیدت پیش کی تھی) ہمارے مخدوم مولانا عبدالرحمٰن عثمان صاحب مدنی (مدرس مدرسہ علوم شرعیہ) ایک عجیب صاحب رسولؐ اور شاعرِ حرم کی شان میں قصیدہ خوانی کرکے گویا فرما رہے ہیں: ؎

تیرے شہیدِ عشق کا گر جان جائیے		قربان ہونے والے کے قربان جائیے

میرے خیال میں مدینہ والے کے صدیقی مذاق کے لئے زیادہ شرف و امتیاز کی یہ آخری حد تھی (مدینہ میں وہ حمید قابلِ ستائش) ہو رہے تھے اور پھر اعیانِ مدینہ میں سے ایک بزرگ محترم عالم کی زبان سے اختتامِ محفل پر سب سے پہلے میں نے ہی حمید صاحب سے عرض کیا کہ اس نظم پر "گلبانگِ حرم" میں اسے بھی شائع ہو جانا چاہئے کہ ہمارے ملک کے نوجوانوں کو نعت گوئی کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو سکے اور انھیں معلوم ہو کہ ان کے پاس ایسے موتی بھی ہیں جن کو عدن والے دستِ قبول سے لیتے ہیں ان کے پاس ایسے لعل بھی ہیں جو یمن والوں کے نزدیک سرمایۂ یمن و سعادت ہیں اور کنعان میں یوسفی حسن کی قدر ہوتی ہے۔ میں ممنون ہوں کہ انھوں نے میرے مشورہ کو قبول فرماتے ہوئے ان اشعار کو اپنے مجموعۂ ولی کی تازہ اشاعت کا ایک نمایاں جزو بنایا اور اس لئے بھی مشکور ہوں کہ ان عربی اشعار کے ساتھ حضرت العلامہ مولانا سید مناظر احسن صاحب گیلانی کی چند مزید سطریں اور ترجمہ کی

شکل میں بھی ہماری نظروں کے سامنے آگئیں اور مجھے مولانا گیلانی کی تحریر سے اتنا ہی عشق ہے جتنا ان کی گفتار و تقریر سے۔

ناظرین ان اشعار کو غور سے پڑھیں اور شعر ان کے ترجمہ پر سر دھنیں، اور اس کیف میں میرے سہیم بنیں جو اس مبارک محفل میں مجھے حاصل ہوا تھا فاضل مدّاح حمید نے ایک جگہ بلاغت و مطالب حمید کی ستائش کرتے ہوئے لبید کا بھی ذکر کیا ہے اگر لبید کا ذکر اتفاقی نہیں ہے تو لبید کی ایک خصوصیت و امتیاز میں آپ کو یاد دلائے دیتا ہوں عرب کے شعرائے جاہلیت میں صرف اس لبید کو یہ شرف حاصل ہوا تھا کہ اس کے مصرع "الا کل شیئ ماخلا اللہ باطل" کی خود افصح العرب والعجم صلی اللہ علیہ وسلم نے داد دی تھی تو کہیں ایسا تو نہیں کہ حمید صاحب کو جامی و سعدی، شہیدی و محسن رحمہم اللہ کی طرح خود دربار ممدوح سے داد ملنے والی ہے آئیے ان اشعار کو پڑھ پڑھ کر ہم مدنی شاعر کی ہمزبانی کرکے حمید صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہیں ؎

جزاك الله بالفردوس اخرى وفی دنیاك بالعيش الرغيل

ملے اس مدح کے بدلے میں تم کو وہاں جنت یہاں عیش و مسرت

اور پھر مدنی فاضل کی طرح اپنے شاعر حرم سے بڑے ناز و فخر کے ساتھ کہیں ؎

يعد لحبه رؤياك سعدا ويحسب يوم الرؤية يوم عيد

کرشمہ ہے یہ نعت مصطفیٰ کا اور اس الفت کی ہے واللہ برکت

تمہاری دید ہے اپنے لئے عید زیارت ہے تمہاری اک سعادت

کلام شاعر حرم کا شیدائی۔

نیر رشید انصاری المدنی

(۱۶ فروری ۱۹۵۱ء)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقدم دعاء للشیخ عبد الحمید بقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نما انی طاب فی باب المجید — بمنزل اصطفا عبد الحمید
نظم سنائی مدینہ میں باب مجیدی کے آگے — اصطفاخاں کے مکان میں عبدالحمید نے

فجاء بما سبا الالباب منا — ومیّل کل عطف بل وجید
ایسی نظم سنائی کہ لوگوں کے لئے وہ ہوشربا ثابت ہوئی — اور عزبا ب وعواطف کو اس نے ابھار دیا

قصائد غارت الشعراء منها — معانیها تعز علی لبید
ایسی نظم تھی کہ شعراء اسے سنکر شرمندہ ہو گئے — اور دانشمندوں کیلئے تو ایک قیمتی سرمایہ تھی

لقد مها لطیبة خیر عقد — یفوق قلائد الدرا لنفید
عبدالحمید نے طیبہ (مدینہ) کیلئے ایک بہترین ہار پیش کیا — ایسا ہار جو مرتبہ کی لاسے کہیں بڑھا چڑھا ہوا ہے

کیف وحبه من حب طه — یصاغ یقاس بالعقد الفرید
اور ایسا کیوں نہ ہوتا جب اس کی محبت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے پیدا ہوئی اور ایسے ڈھلی درّ یکتا کا مالا ہے

مادح من علی علیاه اثنی — اله العرش فی الذکر المجید
مداح تو اس کی مدح کر رہا ہے جسکی سربلندی کی — تعریف عرش والے معبود نے کلام مجید میں کی ہے

فی التوراة والانجیل قدما — باہی ما علیها من مزید
تورات انجیل میں بھی پہلے ہی سے اسکی تعریف نازل کی — ایسی تعریف جس پر مزید اضافہ نہیں ہو سکتا

رت باحسن ابیات شعر — فکانت کانها بیت القصید
ہے گو یہی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں شعر کے جو بیت پیش کئے تب قصیدہ کی بیت ہی پہ بیٹھتا کہ وہ بجا ہے

وکنت و انت با لتقدیر احریٰ
تمہارے لئے یہی مقدر ہوچکا تھا، اور تم حقدار ہو کہ

فیك سلالة الصدّیق ازکیٰ
اے خانوادہ صدیق کے چشم و چراغ اپنے دوست

یعد لحبه رؤیاك سعداً
تمہاری محبت کی وجہ سے تمہاری دید ہی خوش بختی ہے

فعش تحیی القلوب بخیل برّاً
تم زندہ رہو، دلوں کو زندہ کرتے رہو اور جو کنوئیں

فمدحك لابن عبد الله روح
ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت بندوں کیلئے

و نبراسٌ الی الجنات یهدی
جنت کے باغوں کی راہنمائی کے لیے وہ چراغ ہیں

جزاك الله بالفردوس اُخریٰ
حق تعالیٰ آخرت میں اس کا صلہ فردوس تمہیں عطا کرے

وصلی الله ربی کل حین
اپنی رحمتیں ہر لحظہ میرا رب اپنے اس برگزیدہ پر

وآلٍ والصحابة ما تغنی
اور انکی آل و اصحاب پر رحمتیں نازل ہوتی رہیں جب تک

والمدینة المنورة فی ۲۵ ذو الحجة

تلقب شاعر الهند المجید
ہندوستان کے محترم شاعر بن جائے

تهانٍ من اخی حبٍ اکید
جو غیر متزلزل محبت تم سے رکھتا ہے مبارکباد قبول کرو

و یحسب یوم القاك یوم عید
اور تم سے ملاقات کا دن میرے لئے عید کا دن ہے

معطلة الی قصر مشید
بیکار ہو چکے ہیں انہیں صاف کر کے قصر بناتے رہو

و ریحانٌ لارواح العبید
روح و ریحان جانوں کی آسودگی و مسرت کا سامان ہے

و یدنی ذروة الامل البعید
اور دور دراز کی امیدوں کو قریب لے آتی ہے

و فی دنیاك بالعیش الرغید
اور تروتازہ و شاداب سر سبز زندگی دنیا میں عطا فرمائے

علی المختار ذی الخلق الحمید
نازل فرماتا ہے جو اخلاق حمیدہ سے آراستہ

حمام الایك [illegible]
[illegible]

[illegible]

Marfat.com

قطعۂ تاریخ طبع گلبانگِ حرم

از الحاج حضرت شفیق جونپوری

حسن کلامک یا حمید الحمد للہ العظیم — زاد شوق الرّوضۃ فیہا النبی المحترم

اہلِ عرفاں وجد کرتے ہیں ترے اشعار پر — دھوم ہے تم السّلم سے تا بگلزارِ ارم

نعتیہ اشعار تیرے ہر طرف مقبول ہیں — تجھ کو کہتا ہے زمانہ بلبلِ باغِ حرم

کر دل سینوں میں تیرا لحنِ دلکش مرحبا — کر چکا روشن چراغ الفتِ خیر الامم

تیرے ذوقِ نعت گوئی کا نیا انداز ہے — معترف ہیں جملہ اربابِ سخن اہلِ قلم

تیرے ہر اک شعر میں سوز ہے وہ کیف ہے — یاد آتا ہے مدینہ آنکھیں ہو جاتی ہیں نم

تیرے نغمے کو یہ کہہ کر یاد کرتا ہے شفیق

وصلت ہیں لحن زہے اقدس گلبانگِ حرم

Marfat.com

حرف گفتنی!

کسی شخص کا بھی اپنے احوال کا قلمبند کرنا اور اس سے زیادہ اپنے کلام پر تبصرہ کرنا اس لئے بھی مشکل ہوتا ہے کہ اس کی تحریر یا گفتار بے لاگ ہو ہی نہیں سکتی۔ انسان کا تو سب سے زیادہ لگاؤ خود اپنی ذات کے ساتھ ہوتا ہے اسلئے ہی انسان کسی روایت و بیان میں بے لوث ہو سکتا ہے جو ذاتیات سے بہت ماورا۔

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت صحاح میں ملتی ہے جس میں وہ خود فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک بار ارشاد فرمایا کہ جو شخص تصدیق قلبی کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے اس پر عرض کیا:- "وان زنی وان سرق" چاہے یہ کلمہ پڑھنے والا زنا بھی کرے اور سرقہ کا بھی مرتکب ہو؟ حضورؐ نے فرمایا "چاہے زنا و سرقہ بھی کرے" میں نے پھر یہی عرض کیا اور حضورؐ نے پھر یہی ثمرہ سنایا تیسری بار جب میں نے یہی پوچھا کہ "زنا و سرقہ کے باوجود کیا یہ شخص داخل جنت ہوگا؟ تو حضورؐ نے پھر اثبات میں جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا علی رغم انف ابی ذر یعنی ابوذر کی ضد پر یہ شخص ضرور داخل جنت ہوگا۔

"علیٰ رغم انف ابی ذر" جناب ابوذرؓ کے مسلسل سوالات پر اظہار ناراضگی ہی کا جملہ تھا یہ روایت کرتے وقت سیدنا ابوذرؓ اگر ارشاد رسولؐ کو خود ہی نہ بیان کر دیتے تو شاید کسی کو اس کا علم بھی نہ ہوتا تو ابوذرؓ کا ایسا نفس کہاں۔

اس لئے ایک خود نوشت لکھنے والا عموماً افراط و تفریط کے الزام سے بری نہیں ہو سکتا [illegible] کہ خود ستائی فرمائی گئی ہے کوئی کہے گا تواضع اور فروتنی کی بھی کوئی حد ہے۔

بہرحال میں حمید ہوں حمید کے بعد آپ کو معلوم ہی کہ [illegible] ستائش کے [illegible]

Marfat.com

کسی کے قابلِ مدح بننے کا سب سے بڑا ذریعہ یہ ہے کہ وہ دنیا کے سب سے بڑے سزاوارِ ستائش مستحقِ تعریف اور خدا حمد و منقبت کی تعریف کر رہا ہے اور ہر شخص خوب جانتا ہے کہ ازلی مستحقِ تعریف پیدائشی خدا، حمد اور بطورِ منقبت و مدحت اس دنیا میں خدا کے بعد صرف وہی انسانِ کامل ہے جس کو آج بھی دنیا "محمدؐ" (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہتی ہے ؎

محمدؐ گویم ترا با محمدؐ
کہ وصفِ تو بیرون زامکانِ من

"لکھنوی ہوں، اس نے شعر و شاعری کا ذوقِ فطری بھی واضح ہو گیا، لیکن شعر و سخن سے دلچسپی کسی کو قصداً نہیں ہوتی بلکہ یہ سوز و گداز کی چنگاری خود بخود سلگتی ہے اور پھر خرمنِ دل و داغ کو پھونک ڈالتی رہی ہے مجھ سوختہ دل پر بھی اس نا دیدہ تجلی کا ظہور ہوا اور آپ یہ نہ پوچھیے کہ کس طرح ہوا، مگر ہاں یہ ضرور ملاحظہ فرمائیے کہ جذبات کی چنگاریاں کس صورت میں برق زن ہوئی تھیں کے اثرات نے گلہائے تبسم کی صورت اختیار کر لی ہے اور مجھے مسرت ہے کہ میں انھیں آپ کے مطالعہ کیلئے پیش کر رہا ہوں، فنی حیثیت سے اس کا معیار کیا ہے یہ صاحبانِ فن یا دعویدارانِ فن جانیں، میں صرف اس قدر جانتا ہوں کہ میرے دل کی زبان نے سچے جذبات کی ترجمانی کو اپنا شعار بنا لیا ہے اور اب یہی سچائی میری شاعری اور شہرت ہے۔

یوں تو اس شغل کا چسکا اگرچہ پہلے بھی تھا لیکن اس معانی کلام میں جس کی دنیا آج دلدادہ ہے کوئی خاص بات اب مجھے نظر نہیں آتی میری رسمی شاعری کچھ دنوں تک ہنگامی بنی رہی مگر حسنِ اتفاق کہ قدرت نے جلد یاوری کی اور میرے دل و ایمان کا وہ ارمان پورا ہوا جس کا میں برسوں سے مرتے جاگتے خواب دیکھ رہا تھا یعنی اپنے مربی و محسن مخدومی جناب حاجی محمد اصطفا خان صاحب قبلہ کی معیت میں سفرِ حجاز کا موقع ہاتھ آیا، ان کی پرخلوص عنایات کا شکریہ کس زبان سے ادا کروں، بہر طریقت کہاں ہا مرکزِ شفقت جو کچھ ملا آپ کی کرم فرمائیوں کا فیض ہے اور ردوامی ہے ؎ -

Marfat.com

بجستانِ اصطفا پر غنا سم
حمید تشنۂ خدا از شاعر مست

سفرِ حجاز نے میری آنکھیں کھول دیں اور جلوہ زار مدینہ از رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے نظّارے نے دل میں ایک ایسی تڑپ پیدا کی جو نہ صرف حاصلِ عمر ہے بلکہ خدا کرے کہ میری آخری سانس بھی اسی تڑپ کا حاصل ہو

معلوم نہیں یہ شرفِ زیارت کا اثر تھا، یا بارگاہِ رسالتؐ کی حاضری کا فیضان کہ میری توجہ اور طبع آزمائی مدحتِ حریمِ رسالتؐ کا مرکز بن کر رہ گئی، اس میں مجھے کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی، یہ تو میں نہیں عرض کر سکتا، مگر ہاں اشعار کی شکل میں اپنے جذبات کی ترجمانی کر کے میں اپنی مراد کو ضرور پہنچ گیا اور انشاء اللہ ہمیشہ پہنچتا رہوں گا۔

اب مجھے سوائے ذکرِ دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور کوئی صنفِ شاعری بھی جچتی ہی نہیں۔ اسی رنگ میں ایسا کھو گیا ہوں کہ جلوۂ مدینہ و رسولِ کریم (فداہ ابی و امی) کے علاوہ کوئی اور تذکرہ اچھا نہیں معلوم ہوتا دیارِ حبیبؐ کا تصور، وہاں کے مناظر اور وہیں کے لیل و نہار اس اشتغال و انہماک سے دل و دماغ میں اس طرح پیوست ہو گئے ہیں کہ سوچتا ہوں تو وہیں کی باتیں اور دیکھتا ہوں تو وہیں کے مناظر، سنتا ہوں تو وہی نغمے اور خیال آتا ہے تو اُسی فضائے پاک کا ——— غرض:

"دیوانہ را ہوئے بس است"

اس لئے اک ذرا سا اشارہ اور ایک معمولی سی تحریک مجھ کو اُسی عالم میں پہنچا دیتی ہے جو میرا انتہائے نقطۂ نظر ہے اور وہی کیفیت ان اشعار کا جامہ پہن کر میرے دلی جذبات کی ترجمانی کرتی رہتی ہیں

بے شبہ یہ بعض جذبات کا فیضان ہے کہ بعض مقامات پہ اہلِ دل حضرات کے لئے [illegible] یہی تاثر نظر آجاتا ہے جو معرفت اہلِ علم و عرفان کا حق ہے لہٰذا [illegible]

Marfat.com

محبت کا دخل کس حد تک ہے اور واقعہ کیا ہے اگر کچھ واقعہ کی صورت ہے تو یہ بات کنتہ کہ اس دیارِ پاک کی جس نے مجھ جیسے ہیچمدان کی زبان کو گویائی کا میرے نزدیک صحیح راستہ دکھایا اور شرفِ غلامی بخشا اس حقیقی رہنمائی کے بعد اس اصلاحی رہنمائی کو بھی میں بکر نظر انداز کر سکتا ہوں جو استاذی حضرت جگر مرادآبادی مدظلہ العالی نے فرمائی فنی اعتبار سے اگر اس مجموعہ میں سب کو کچھ ہے تو اسے محض فیضان جگر سمجھئے میں ایک وجدان کے ماتحت فن سے بےنیاز ہو کر اپنی دھن میں نہ جانے کیا کہہ جاتا اور دنیا اسے کیا سمجھتی مگر حضرت جگر نے اس رمز کو سب کے سمجھنے کے قابل بنانے میں ہر قدم پر رہنمائی فرمائی -

— لوگ کسی چیز کی مقبولیت کو انسانی سعی کا حاصل سمجھتے ہیں مگر میں اس "فعالٌ لما یرید" کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں جس کی نظرِ لطف سے (بغیر سعی و جانفشانی) "گلبانگِ حرم" کا پہلا، دوسرا اور تیسرا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اور چوتھے ایڈیشن کے متعلق اربابِ ذوق کے تقاضے شروع ہوئے اور مسلسل فرمائشِ خورد کی خلش میرے دل کے ساتھ ہی مگر زمانہ نامساعد تھا، ادھر کاغذ کی دشواری، ادھر طباعت کی الجھن انجام یہ ہوا کہ ایک سال اسی کشمکش میں گذر گیا، اب یہ چوتھا ایڈیشن جدید نظموں اور غزلوں کے اضافے کے ساتھ پیشِ نظر ہے جس میں بعض حضرات کے توجہ دلانے سے اس قدر اور بھی اضافہ کیا گیا ہے کہ جابجا تشریح طلب مسائل و ارکانِ حج اور خاص خاص مقامات پر اشارات و کنایات کے ماتحت کچھ نوٹ لکھ دیئے ہیں، ان کا ماخذ "سفرنامۂ حجاز" مصنفہ مولانا عبدالماجد دریابادی ہے یا "حج اکبر" —— ان اقتباسات کا مقصد یہ ہے کہ زائرین کے علاوہ دیگر شائقین کو بھی کلام میں آسانی ہو، واردات و کیفیات اشعار کی شرح اس لئے لاحاصل سمجھی، کہ واردات و کیفیات سمجھانے کی چیز نہیں، پھر کنایہ میں جو لطف ہے وہ تصریح میں نہیں، پھول کی پتیوں کو اگر منتشر کر دیا جائے تو پھول کہاں، اور اس کی دلکشی کہاں !-

شاعری کا مدعی کس طرح بنوں، جو حسنِ تنقید اور ادب کا طالب ہوں، مجھے اپنی اس بے بضاعتی پر

نازہے جس نے میرا رشتہ حرم نبوی ؐ سے مربوط بنایا، اگر آپ میری علمی بے بضاعتی اور امر واقعی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس مجموعۂ سخن کے مطالعہ سے میری ہی طرح ان مشاہدات و تاثرات سے بہرہ اندوز ہوں تو وہ ایک ورد و سلام مجھ ناچیز کی طرف سے بھی دربارِ رسالت ؐ میں پہنچا دیں۔

"زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند"

خاکپائے اہلِ مدینہ

حمید صدیقی (عفی عنہ)

Marfat.com

نذرِ حمید

بحضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

حمیدِ خستہ حال و مہجور اپنے اخلاص و عقیدت کے چند پھول
(جو اس کی نسبتِ غلامی کے لئے مایۂ ناز ہیں)
بارگاہِ رحمت و رسالت میں بصد ادب و نیاز پیش کرتا ہے!
رحمتِ عالم عالمیان سے امید ہے کہ ان کو
شرفِ قبولیت سے محروم نہ فرمایا جائے گا ـــــ اسلئے کہ:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

Marfat.com

وَمِنْ مَذْهَبِیْ حُبُّ الدِّیَارِ لِاَهْلِهَا
وَلِلنَّاسِ فِیْمَا یَعْشِقُوْنَ مَذَاهِبُ

میرے مذہب میں دیار سے محبّت کرنا صاحبِ دیار کی وجہ سے ہے
اور عشق میں لوگوں کے الگ الگ مذہب ہوا کرتے ہیں

عالمِ حضوری

یا شفیع المذنبیں بارِ گناہ آوردہ ام

بر دروت ایں بارِ با پشتِ دوتاہ آوردہ ام

(حضرت جامیؒ)

Marfat.com

همتم بدرقهٔ راه کن اے طائرِ قدس
که دراز ست رهِ مقصد و من نوسفرم

(حضرتِ حافظؒ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خُدا حافظ

ہو رہا ہوں جُدا خدا حافظ — دوستو، اقربا خُدا حافظ
ہند سے جا رہا ہوں طیبہ کو — لو چلا قافلہ، خدا حافظ
سب عزیز اور دوست شاد رہیں — ہے یہ دل سے دعا خدا حافظ
اپنی حفظ و امان میں رکھے — سب کو ربّ العلا خدا حافظ
بخشدیں مل کے سب خدا کے لئے — میری ہر ایک خطا، خدا حافظ
جا رہی ہے سُنا کے مژدۂ دید — تیرا بادِ صبا، خدا حافظ
تابِ نظارۂ جمال کہاں — نگہہ شوق کا، خدا حافظ
لے کے جاتے ہیں ہم مدینے کو — صرف اک مدعا، خدا حافظ
آئیے آئیے گلے مل لیں — وہ بھی وقت آگیا، خدا حافظ
جب جُدا ہو رہے تھے اہل و عیال — سب نے رو کر کہا، خدا حافظ
سُن کے ہر بار "فی امان اللہ" — میں بھی کہتا رہا، خدا حافظ
اہل دل کی زباں سے نکلا — جانے والے ترا، خدا حافظ

جا رہا ہوں حمید ساتھ رہے
مخلصوں کی دعا خدا حافظ

Marfat.com

معراجِ شوق

دیکھا ہے جب سے جدّہ کا ساحل نہ پوچھیے
کیفِ نگاہ و شیفتگیِ دل نہ پوچھیے

پیشِ نظر ہے کون سی محفل نہ پوچھیے
اظہارِ لطفِ دید ہے مشکل نہ پوچھیے

دل جانبِ مدینہ ہے رخ جانبِ حرم
اب انتہائے کشمکشِ دل نہ پوچھیے

دل میں طرح طرح کی خلش بار ہا ہوئیں
کس کی نگاہِ لطف ہے مائل نہ پوچھیے

اک جذبِ محویت میں چلا جا رہا ہوں میں
مجھ سے نشانِ جادۂ منزل نہ پوچھیے

کیوں اپنے جذبِ شوق کے قربان جاؤں میں
کیا چیز دردِ دل میں ہے شامل نہ پوچھیے

اُٹھنے کو جب بہت سے حجابات اُٹھ گئے
پھر کیوں حجاب سا ہے حائل نہ پوچھیے

کس کی تجلیاں ہیں تصوّر میں جلوہ گر
کیا آج بن گیا ہے مرا دل نہ پوچھیے

معراجِ شوق ہو گئی حاصل مجھے حمید
اب مجھ سے میری نسبت کا حاصل نہ پوچھیے

Marfat.com

حال وقال

خدا کا حریم جلال آ رہا ہے　　نگاہوں میں نورِ جمال آ رہا ہے

تصدق ہیں جس پر دو عالم کے جلوے　　وہی عالم بے مثال آ رہا ہے

عجب مستیاں ہیں عجب لغزشیں ہیں　　مجھے حال کے بعد حال آ رہا ہے

بہت یاد آتی ہیں اپنی خطائیں　　بہت گریۂ انفعال آ رہا ہے

زباں پر ہے لبیک کا نغمہ جاری　　نہ وجد آ رہا ہے، نہ حال آ رہا ہے

خدا جانے کیا حال ہو آج اپنا　　یہی بار بار اک خیال آ رہا ہے

جواب اس کا کیا اے دلِ زار ہوگا　　جو لب پر مرے اک سوال آ رہا ہے

حمیدِ حزیں پر بھی چشمِ کرم ہو
وہ آوارہ و خستہ حال آ رہا ہے

Marfat.com

جانبِ حرم

چلے ہیں جانبِ ارضِ حرم لرزیدہ لرزیدہ
محمد اصطفا خاںؔ اور ہم نمدیدہ نمدیدہ

پریدہ رنگِ رخ ہے، اشکِ غم غلطیدہ غلطیدہ
نظر دزدیدہ دزدیدہ، قدم لغزیدہ لغزیدہ

مرے ذوقِ طلب کا کیا کہوں اک عجب عالم ہے
ترے حسنِ تصور کی قسم شوریدہ شوریدہ

سکونِ قلب کی لہر دل سے یہ محسوس ہوتا ہے
کہ ہے مائلِ لطف و کرم پوشیدہ پوشیدہ

کھنچے آتے ہیں اک وارفتگیِ شوق میں حاجی
بسوئے وادیٔ ام السلم[1] سنجیدہ سنجیدہ

پیادہ پا، برہنہ سر، پریشاں حال "تکرونی"
وہ جن کے جیب و دامن ہم بوسیدہ بوسیدہ

ببولوں کی گھنیری چھاؤں اور وہ خاک کا بستر
وہ خاص انداز میں مصری ہم خوابیدہ خوابیدہ

جلالت خانۂ کعبہ کی، اور یہ نور کا عالم
نگاہیں پڑ رہی ہیں دمبدم ترسیدہ ترسیدہ

---

[1] مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے، اسی کو "ذی سلم" بھی کہتے ہیں۔ یہاں ببول کے درخت کثرت سے ہیں، پاپیادہ آنے والے مسافر ببولوں کی چھاؤں میں آرام کرنے کی غرض سے اکثر ٹھہر جایا کرتے ہیں، شاید اسی نظر افروز منظر کے متعلق حضرت حافظ نے فرمایا ہے۔

یارب ایں کعبۂ مقصود زیارتگہ کیست
کہ مغیلانِ طریقش گل و نسرینِ منست

…ریب "ملتزم" آ تو رہے ہیں زائریں لیکن — بہایت مضطرب سرتا قدم لرزیدہ لرزیدہ

بانوں پر "الٰہی اَنتَ مَقصُودِی وَمَطلُوبی" — نظر سوئے غلاف محترم بالیدہ بالیدہ

زو کی صفوں میں کس طرح بڑھ بڑھ کے ملتے ہیں — بہ ہر سو شرقی و غربی بہم چسپیدہ چسپیدہ

…دھر اہلِ نظر کی ہیں نگاہیں محوِ نظارہ — اُدھر وہ پردۂ بیت الحرم جُنبیدہ جُنبیدہ

…اہیں شوق کی پڑنے لگیں "میزابِ رحمت" پر — بدوش برق اُٹھا ابرِ کرم تابیدہ تابیدہ

…افسردگی ہے وقتِ رخصت سب کے چہروں پر — جسے دیکھو وہی با چشم نم غمدیدہ غمدیدہ

…ہیں ہندی کہیں مصری کہیں جاوی کہیں تاتاری — کھڑے ہیں اک طرف اہل عجم رنجیدہ رنجیدہ

حمید اک خاص کیفیت میں ہے محوِ غزلخوانی
لئے ہاتھوں میں "گلبانگِ حرم" نازیدہ نازیدہ

…حجرِ اسود اور کعبہ کے درمیان جو جگہ ہے اُسے "ملتزم" کہتے ہیں۔ اُس کی نسبت حدیث شریف میں … ہے کہ خاص محلِ مقبولیت ہے۔ ۱۲

…یک سونے کا پرنالہ جسے "میزابِ رحمت" کہتے ہیں، جو بیت اللہ کی شمالی سمت میں چھت کے اوپر … ہے۔ بارش ہوتی ہے تو اس کا پانی حطیم ہی میں آ کر گرتا ہے، حقیقتاً "بارانِ رحمت" کا مشاہدہ ہوتا … ہے۔ میزابِ رحمت کے نیچے کھڑے ہو کر دعا مانگنا موجب قبولیت ہے۔ ۱۲

Marfat.com

"تجلّی گاہ"

کیا جوشِ محبت ہے، کیا جذبِ تمنّا ہے
صد شکر کہ اب ہم ہیں، اور وادیٔ بطحا ہے

یہ کیفِ حیات افزا، یہ لذّتِ بے پایاں
اب اور ہی عالم ہے، اب اور ہی دُنیا ہے

کچھ اور تجلّی ہے مُشتاق نگاہوں میں
تا حدِ حرم شاید اب قافلہ پہونچا ہے

یہ قافلہ چلتا ہے کس شان سے مِل جُل کر
خالی کہیں محمل ہے تنہا کہیں ناقہ ہے

اشعار سے چھائی ہے کیفیّتِ وجدانی
ہر طرزِ حُدی گویا اک وجد کا نغمہ ہے

کیا رات سُہانی ہے کیا چاندنی چِھٹکی ہے
اِک حُسن کا منظر ہے اِک نور کا دریا ہے

انوارِ محبت کی اللہ ری نظر بندی
پردہ کبھی جلوہ ہے جلوہ کبھی پردہ ہے

جب سامنے آ جائے جو عین حقیقت ہو
دھوکا اسے نظروں کا کافر ہے جو کہتا ہے

اس جلوۂ معنی کی اللہ ری دل آویزی
معلوم یہ ہوتا ہے نادیدہ ہویدا ہے

محویتِ خاطر کی اب حد ہی نہیں کوئی
بیباک نگاہیں ہیں اور پردۂ کعبہ ہے

ہر جرعۂ زمزم پر ساقی کو دعائیں دو
یہ میکدۂ عرفاں، کوثر کا نمونہ ہے

کیا منظرِ دلکش ہے اللہ کی رحمت کا
اُٹھتی ہیں جدھر نظریں ایک نور برستا ہے

لبّیک، لبّیک

حریمِ کبریا ہے اور میں ہوں — زباں صرفِ دُعا ہے اور میں ہوں
کھنچا جاتا ہوں میں بطحا کی جانب — کوئی خود رہنما ہے اور میں ہوں
زباں پر سب کی ہے "لبّیک لبّیک" — عجب دلکش نوا ہے اور میں ہوں
چلا ہوں جانبِ کعبہ بصد شوق — نبیؐ کا آسرا ہے اور میں ہوں
وفورِ شوق سے ہیں بند آنکھیں — درِ مقصود وا ہے اور میں ہوں
عجب کچھ جوش پر ہے ابرِ رحمت — سرور افزا گھٹا ہے اور میں ہوں
طوافِ کعبہ ہے، وقتِ سحر ہے — نسیمِ دلکشا ہے اور میں ہوں
کبھی ہوں سعی[1] راہِ عشق میں محو — کبھی کوہِ صفا ہے اور میں ہوں

---

[1] سعی نام ہے صفا و مروہ کے درمیان سات پھیرے کرنے کا۔ صفا و مروہ دو پہاڑیوں کے نام ہیں جن کے متعلق قرآن پاک میں ارشاد ہوا ہے "اِنَّ الصَّفَاءَ وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللہ" (بیشک صفا و مروہ خدا کی نشانیاں ہیں) حضرت بی بی ہاجرہؓ اپنے شیر خوار نورِ نظر سیّدنا اسمٰعیل علیہ السلام کے لیے پانی کی تلاش میں مضطر و بیقرار ان پہاڑیوں پر چڑھ چڑھ کر دیکھتی تھیں کہ شاید دور سے کوئی قافلہ نظر پڑ جائے اور اس سے پانی حاصل کرسکے۔ اس سعی کی یادگار آج تک قائم چلی آتی ہے۔ ۱۲

کبھی ہوں مسجد شق القمر[1] میں — کبھی غارِ حرا[2] ہے اور میں ہوں

پڑے ہیں کشتگانِ خنجرِ عشق — یہ میدانِ منیٰ[3] ہے اور میں ہوں

منیٰ کی کیسی یہ پُر نور شب ہے — بس اک نورِ خدا ہے اور میں ہوں

کہاں اہلِ نقدِ جان و دل کی پروا — کہ بازارِ منیٰ ہے اور میں ہوں

نہیں اب گرد و بادِ کفر کا غم
حریم کبریا ہے اور میں ہوں

---

[1] یہ مسجد "مسجد انشقاق القمر" کے نام سے مشہور ہے، جو جبل ابوقبیس پر واقع ہے جہاں ماہِ عرب کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تھے، یہیں سلطان العاشقین سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے اذان دی تھی۔ ۱۲

[2] جس میں ابتداءً وحی نازل ہوئی تھی اور جہاں بعثت سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جا کر تنہائی میں عبادت کیا کرتے تھے، یہ غار جبل نور پر واقع ہے۔ ۱۲

[3] قبلِ حج نویں کی شب میں، اور بعد حج تین دن یہاں کا قیام ارکانِ حج میں داخل ہے، یہ مقام بھر تک ویران رہتا ہے، موسم حج میں آبادی کے یہ تین دن قابلِ دید ہوتے ہیں، منیٰ کا مقام بڑا متبرک مقام ہے، یہیں سیدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربان گاہ ہے۔ ۱۲

Marfat.com

انوارِ بیت اللہ

جلوۂ کعبہ سے دل مدہوش ہے
کس غضب کا آج کیف و جوش ہے

دیکھ کر انوارِ بیتُ اللہ کے
دل ہے تکتے میں زباں خاموش ہے

محو کر دیتی ہے آوازِ اذاں
جس کو دیکھو وہ سراپا گوش ہے

پردۂ کعبہ پہ کیوں نظریں ہیں غلط
کیا وہ اس پردے میں خود روپوش ہے

سایۂ میزابِ رحمت میں ہوں میں
وا حطیمؔ پاک کی آغوش ہے

جھومتی آتی ہے طیبہ سے گھٹا
کس قدر ابرِ کرم کا جوش ہے

چاہِ زمزم پر کھڑے ہیں تشنہ لب
ہر طرف گلبانگِ نوشا نوش ہے

ساقیِ کوثرؐ کی دُھن ہے اے حمیدؔ
بے پئے سرشار ہے مدہوش ہے

خانۂ کعبہ کا وہ شمالی صحن جو بشکلِ آغوش ایک قوسی دیوار سے گھرا ہوا ہے اُسے "حطیم" کہتے ہیں کعبۃ اللہ کے ساتھ ساتھ اُس کا بھی طواف ہوتا رہتا ہے ۱۲-

Marfat.com

نشاطِ دید

میں ہوں، مکّہ کی پاک بستی ہے
آج کچھ اور میری ہستی ہے

وہ کہاں آج سارے عالم میں
جو مرے دل میں جوش و مستی ہے

"جبلِ بوقبیس" پر ہوں میں
کس بلندی پہ میری پستی ہے

دیکھ تو اے نگاہِ شوق ذرا
کیسی رحمت یہاں برستی ہے

اللہ اللہ دینِ حق کا ظہور
جو ہے محوِ خدا پرستی ہے

رو رہا ہوں میں کیوں خدا جانے
ساری خلقت تو آج ہنستی ہے

پھر مدینے کے دیکھنے کو حمیدؔ
نگہِ شوق کیا ترستی ہے

عالمِ بیخودی

دلِ غمزدہ کیوں نہ مسرور ہوگا — جو پیشِ نظر قبّۂ نور ہوگا

حضوری کے جلووں سے معمور ہوگا — یہ سینہ مرا وادیٔ طور ہوگا

وہاں جا رہا ہوں خدا کے کرم سے — جہاں ہر طرف نور ہی نور ہوگا

اسی آستاں پر کروں گا میں سجدے — جو نورِ تجلّی سے معمور ہوگا

بر آئے گی ہر آرزوئے مسرّت — کہ دل سے ہر اندوہ و غم دور ہوگا

مزے آئیں گے عشرتِ بیخودی کے — جو ہوگا وہاں مست و مخمور ہوگا

نظر آئے گا دور سے جب وہ گنبد — تو کیا حال اے قلبِ مہجور ہوگا

مدینے میں بن جائے گا میرا مدفن
اگر میرے آقا کو منظور ہوگا

Marfat.com

جوشِ تمنّا

اس طرف دل مرے سینے میں تڑپتا ہوگا
اُس طرف جلوہ فگن گنبدِ خضرا ہوگا

بجلیاں کوند رہی ہوں گی دمِ نظارہ
قابلِ دید نگاہوں کا تماشا ہوگا

اَب مدینے کے دل آویزہ وہ کوچے ہونگے
اور یہ دلدادہ انھیں کوچوں میں پھرتا ہوگا

سجدے میں ہوں درِ اقدس پہ کہ سوئے کعبہ
کثرتِ شوق میں احساس کب اس کا ہوگا

لذّتِ ذوقِ جبیں سائی ملے گی کیا کیا
سر جب آسودۂ سنگِ درِ والا ہوگا

دلِ بیتاب کی حالت ہی بدل جائے گی
آپ کا لطف و کرم مجھ پہ شہا ہوگا

جان نکلے تو یہی روضۂ اقدس کے قریب
یہ تو اللہ کو ہے علم کہ پھر کیا ہوگا

بیخودی میں اگر احساسِ تمنّا نہ رہا
کس طرح ہائے پھر اظہارِ تمنّا ہوگا

جب تصوّر سے یہ عالم ہے مرے دل کا حمیدؔ
ہوگا کیا، سامنے جب وہ درِ والا ہوگا

Marfat.com

وفورِ شوق

دیکھیں گے کسی کا آستاں ہم
کس درجہ ہیں آج شادماں ہم

کیوں کھنچنے لگا ہے خود بخود دل
معلوم نہیں چلے کہاں ہم

حق جن سے ادا ہو شکریے کا
رکھتے نہیں وہ دل و زباں ہم

اللہ کا لطف ہے، کرم ہے
دربارِ نبیؐ کہاں، کہاں ہم

ہوگا کرمِ جنابِ باری
پائیں گے حیاتِ جاوداں ہم

اللہ اللہ اب سنیں گے
ہُو ہُو کی صدائے دلستاں ہم

سینے سے لگا کے چوم لیں گے
روضہ کی وہ پیاری جالیاں ہم

جبریلؑ ہیں پاسبان جس کے
ہوں گے اُس گھر کے میہمان ہم

شب گزرے گی زیرِ قبّۂ نور
دیکھیں گے وہ صبح کا سماں ہم

منھ سے نکلے گی اپنے تکبیر
کانوں سے سنیں گے جب اذاں ہم

جھرمٹ سے الگ کبوتروں کے
دیکھیں گے حرم کی تمریاں ہم

حیرت سے کہیں گے بیخودی میں
اللہ! یہ آ گئے کہاں ہم

آداب سے بھی کہاں ہیں واقف
اے خسروِ ملکِ دو جہاں ہم

Marfat.com

خلدِ آرزو

نزولِ رحمتِ پروردگار دیکھیں گے
کہ پھر حبیبؐ خدا کا دیار دیکھیں گے

ہمارے دیدہ و دل پر نہ جانے کیا گزرے
تجلیات کو جب ہم کنار دیکھیں گے

ہمیں بھی روضۂ جنت میں اے صبا لے چل
جمالِ معرفتِ کردگار دیکھیں گے

لگائیں گے اُسے آنکھوں میں مثلِ خاکِ شفا
جہاں مدینے میں اُڑتا غبار دیکھیں گے

سوادِ گنبدِ خضرا کو ذوالحلیفہ سے
وفورِ شوق میں دیوانہ وار دیکھیں گے

کبھی فرازِ اُحد کی فضائے رنگیں کو
کبھی ریاضِ قبا کی بہار دیکھیں گے

بحدِ شوق نظر روضۂ منوّر کو
قریب و دور سے ہم بار بار دیکھیں گے

نظر میں لے کے تمنّائے دل کی رنگینی
حریمِ قدس کے نقش و نگار دیکھیں گے

طوافِ روضۂ اقدس کریں گے پڑھ کے درود
جو اپنے دل کو بہت بیقرار دیکھیں گے

چھڑی ہے بات ادب شوق میں ہم کیا ہو
درِ حبیبؐ کو جب بار بار دیکھیں گے

بلائے گردشِ لیل و نہار دیکھ چکے
حرم میں رونقِ لیل و نہار دیکھیں گے

پہنچ گئے جو دیارِ نبیؐ میں قسمت سے
تو پھر تجھے بھی غمِ روزگار دیکھیں گے

Marfat.com

فیضانِ عشق

سوئے ارضِ طیبہ کھنچا جا رہا ہوں، "یہ عالم ہے جیسے اُڑا جا رہا ہوں
تحیّر کا عالم ہے کھویا ہوا ہوں کھنچا جا رہا ہوں، چلا جا رہا ہوں
مجھے تو نہیں ہوش کچھ تو ہی بتلا کہاں اے دلِ مبتلا جا رہا ہوں
مری آرزوؤں کا اب پوچھنا کیا حضورِ شہِ دوسرا جا رہا ہوں
نہ پوچھو کہ کس عالمِ بیخودی میں میں اشعار پڑھتا ہوا جا رہا ہوں
خدا نے سرِ عرش جس کو بلایا اُسی کی کشش سے کھنچا جا رہا ہوں
قدم ڈگمگائے ہوئے پڑ رہے ہیں میں اُفتاں و خیزاں چلا جا رہا ہوں
حبیبِ خدا کا ہے جوشِ محبت سراپا محبت بنا جا رہا ہوں
نہ کچھ فکرِ منزل، نہ کچھ ہوشِ جادہ کسی خاص دھن میں چلا جا رہا ہوں
یقیں ہے کہ رحمت سے کر دیں وہ پورا جو دل میں لئے مدعا جا رہا ہوں
یہ وارفتگیٔ محبت تو دیکھو کہ منزل سے آگے بڑھا جا رہا ہوں
نہ لے جا پیامِ غمِ دردِ فرقت میں خود آج بادِ صبا جا رہا ہوں

حمید اک کرم یہ بھی ہے مصطفےٰ کا
بہمراہیٔ مصطفےٰ[1] جا رہا ہوں

---

[1] مخدومی و محترمی جناب حاجی محمد مصطفےٰ خاں صاحب قبلہ ۱۲۔

Marfat.com

بحضورِ ساقیِ کوثرؐ

پھر مئے توحید کا ساغر چلے — پھر حضورِ ساقیِ کوثرؐ چلے

سوز و سازِ آرزو لے کر چلے — باطنِ پُرشوق و چشمِ تر چلے

لے چلی تھی رحمتِ پروردگار — پھر نہیں معلوم ہم کیونکر چلے

رہنمائی ہو رہی ہے غیب سے — ساتھ اپنے کیوں کوئی رہبر چلے

اُف وہ داغِ دل جو پھر تازہ ہوئے — ہائے وہ زخمِ جگر جو بھر چلے

الفراق اے وردِ عصیاں الفراق — ہم حضورِ شافعِ محشرؐ چلے

پھر نگاہوں میں ہے طیبہؐ کی بہار — پھر رہی سب دیکھنے منظر چلے

نعرۂ لبیک لب پر بار بار — جس طرف تھا قبۂ انور چلے

گنبدِ خضرا پہ ہونے کو نثار — رات آئی اور مہ و اختر چلے

دل میں لے کر ایک خُلد آرزو — ہم بھی ہوتے روضۂ اطہر چلے

جھک گئی پاسِ ادب سے خود جبیں — دل بھر آیا اور اشک تر چلے

اللہ اللہ کیفِ غم وقتِ وداع — آکے تھے ہنستے ہوئے رو کر چلے

پھر نویدِ نعمتِ ہجراں سے لئے — ہم خدا کے گھر سے اپنے گھر چلے

مقامِ تجلّی

صبا اِس طرح جھومتی جا رہی ہے — کہ جیسے مدینے بھی جا رہی ہے
سرِ شام ہی سے ہے ان کا تصور — ابھی سے مری نیند اُڑی جا رہی ہے
یہ کیا سُن رہا ہوں میں "اللہ اکبر" — کہیں مجھ کو آواز دی جا رہی ہے
مرے دل کو ہے اس طرح شادمانی — کلی جیسے کوئی کھِلی جا رہی ہے
محبت کا حاصل ملا جا رہا ہے — متاعِ محبت لُٹی جا رہی ہے
مرے ساتھ ساتھ آج بادِ صبا بھی — خراماں خراماں چلی جا رہی ہے
نہ آنکھوں میں آنسو نہ ہونٹوں کو جنبش — مگر عرضِ غم یوں بھی کی جا رہی ہے
وہ عالم لُٹائے چلا جا رہا ہوں — مگر خاص نعمت ملی جا رہی ہے
مقامِ تجلّی قریب آ چلا ہے — نظر خود بخود گم ہوئی جا رہی ہے
کسے تاب ہے جو نظر بھر کے دیکھے — نقابِ حقیقت اُٹھی جا رہی ہے
ابھی ہونے والی ہے پردے کو جنبش — نگاہوں کو تسکین دی جا رہی ہے
مدینے میں میری نظر ہر قدم پر — رُکی جا رہی ہے تھمی جا رہی ہے
یہ محسوس ہوتا ہے ہر دم کہ جیسے — یہاں زندگی کچھ بڑھی جا رہی ہے

[illegible] اہلِ محفل کی ہیں مجھ پہ نظریں
مری نظم شاید پڑھی جا رہی ہے

[illegible]

Marfat.com

قربِ مقصود

تیرے کوچے میں حمیدِ خستہ حال آ ہی گیا
اپنے بندے کا تجھے آخر خیال آ ہی گیا

آج اک جھونکا نسیمِ صبح کا میرے لئے
لیکے پیغامِ طرب پیکِ وصال آ ہی گیا

جس کو آنکھیں ڈھونڈتی تھیں اور دل بیتاب تھا
آ گیا وہ مظہرِ حسن و جمال آ ہی گیا

میں ابھی غرقِ تصور تھا کہ دیکھا یک بیک
روبرو میرے وہ حسنِ بے مثال آ ہی گیا

اے دلِ درد آشنا اے جانِ مضطر ہوشیار
ہاں سنبھل اب [illegible] آ ہی گیا

مژدہ اے دل آفریں صد آفریں اے اضطراب
سامنے آنکھوں کے [illegible] آ ہی گیا

دیکھ کر اُن کی نگاہِ خاص کا لطف و کرم
کیا کہوں [illegible] آ ہی گیا

اللہ اللہ مجھ سے عاصی پر یہ اُن کی رحمتیں
[illegible]

ان کی [illegible]

[illegible]

Marfat.com

منزلِ طیبہ

مدینہ سے بادِ صبا آرہی ہے
لئے مژدۂ جانفزا آرہی ہے

یہ رہ رہ کے دل کیوں دھڑکتا ہے آخر
کہاں سے یہ بانگِ درا آرہی ہے

غبار آج وہ طیبہ کی جانب سے اٹھا
شکستہ دلوں کی دوا آرہی ہے

لئے دوش پر نکہتِ باغِ طیبہ
خراماں خراماں صبا آرہی ہے

لگائے تھا سینے سے جس آرزو کو
لبوں پر وہ بن کر دعا آرہی ہے

جسے کہتے ہیں مرکزِ اہلِ ایماں
وہی منزلِ حق نما آرہی ہے

دیارِ نبیؐ ہے کہ گلزارِ جنت
عجب ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا آرہی ہے

کہاں میں کہاں بارگاہِ رسالت
نظر مجکو شانِ خدا آرہی ہے

نظر آگئی جب کوئی معصوم بچی
میں سمجھا مری صابرہ آرہی ہے

مدینہ کی گلیوں میں چھڑکاؤ ہوگا
وہ کعبہ سے کالی گھٹا آرہی ہے

حمید اب تو مایوسیاں کفر ہوں گی
کہ لا تقنطوا کی صدا آرہی ہے

حضور علیہ السلام جب کبھی سفر سے واپس تشریف لاتے اور مدینہ طیبہ قریب ہو جاتا تو اپنی سواری کو کمال شوق میں تیز کر دیتے [illegible] چادر مبارک کو [illegible] اپنے چہرۂ اقدس سے گرا دیتے اور فرماتے کہ "یہ طیبہ کی ہوائیں [illegible]" [illegible] اور فرماتے کہ "مدینہ کی خاک میں شفا [illegible]" [illegible] ۱۲ حمید۔

بہار در بہار

نسیم مشکبار ہے شمیم خوشگوار ہے
چمن چمن بہار ہے بہشت در کنار ہے

نہ کوئی اضطراب ہے نہ کوئی انتشار ہے
سکون ہی سکون ہے قرار ہی قرار ہے

نظر کے سامنے زہے نصیب وہ دیار ہے
لطافتوں پہ جس کی جانِ عاشقاں نثار ہے

اگر نگاہ تیز ہے تو دل سرور خیز ہے
ہوائے عطر بیز ہے فضائے نور بار ہے

بگردِ راہِ شوق کے بلند ہو کے بول اٹھے
خزاں نہیں خزاں نہیں بہار ہی بہار ہے

کمالِ ذوق و شوق سے رواں ہیں اہلِ کارواں
پیادہ چل رہا ہے کوئی اور کوئی سوار ہے

قدم بڑھائے ساربان چلا ہے جھومتا ہوا
ترانۂ حُدی زباں پہ ہاتھ میں مہار ہے

پہاڑیوں کے سلسلے جدا جدا ملے ملے
کہیں پہ جوئبار ہے کہیں پہ آبشار ہے

لگا نہ بڑھ کے شوق سے تم اپنی آنکھ میں اسے
مدینۃ الرسول کا یہ جا بجا غبار ہے

یہی وہ ارضِ پاک ہے شرف دیا گیا جسے
یہی ہے وہ دیار جس پہ دو جہاں نثار ہے

مفرحاتِ جان و دل یہ طرہ ہائے آب و گل
کہیں پہ سبزہ زار ہے کہیں پہ مرغزار ہے

قدم نہ جو بڑھا سکا نظر نہ جو اٹھا سکا
یہیں کہیں پہ اُس شہیدِ عشق کا مزار ہے[1]

---

[1] اشارہ ہے اُس شہیدِ عشق کی طرف جس کا قصہ [illegible]
[illegible]

اِدھر کا منظرِ سحر ہے کتنا جاذبِ نظر ۔۔۔ اِدھر بھی لالہ زار ہے، اُدھر بھی لالہ زار ہے

نظر نظر پہ چھا گئی، دلوں میں پھر سما گئی ۔۔۔ مدینے کی بہار کیا، بہار در بہار ہے

کلی کلی چٹک گئی، روش روش چمک اُٹھی ۔۔۔ نہاں ہجومِ رنگ و بو میں کوئی پردہ دار ہے

جھکا ہوا ہے گنبدِ حضورِ پاک کی طرف ۔۔۔ قبائے چرخِ نیلگوں اگرچہ زرنگار ہے

نظر فروز، دل نواز، عام بارشِ کرم ۔۔۔ شعاعیں یہ کلس کی ہیں کہ نور کی پھوار ہے

نظر بجانبِ حرم، بشوقِ دل بچشمِ نم ۔۔۔ کھڑے ہیں اس طرح کسی کا جیسے انتظار ہے

حرم کی سمت بڑھ رہا ہے زائرین کا ہجوم ۔۔۔ درود اور سلام ہے، پکار ہی پکار ہے

زمیں پہ ہوں کہ عرش پہ مجھے نہیں ہے کچھ خبر ۔۔۔ کسی کی بارشِ کرم ہے اور بار بار ہے

یہ اپنی اپنی نسبتیں، یہ اپنا اپنا اعتبار ۔۔۔ جو کوئی شاد شاد ہے تو کوئی اشکبار ہے

کمالِ حسن ہے یہی خودی ہے عینِ بیخودی ۔۔۔ جو خود سے بیخبر رہے یہاں وہ ہوشیار ہے

نگاہ فرشِ راہ کر، حمید رکھ زمیں پہ سر
ادب ادب، یہ کوچۂ حبیبِ کردگار ہے

Marfat.com

منظرِ جمیل

تصور پہ بھی بیخودی سی ہے طاری
کہاں لے کے آئی محبت ہماری

نگاہوں سے اب دل کیے ہے شرمساری
شگوں بخش ہے لذتِ بیقراری

بیاں کیا ہو جوشِ مسرت کا عالم
کہ خود سرخوشی پہ بھی حیرت ہے طاری

تڑپنا وہ شب بھر امیدِ سحر میں
وہ بیتابیٔ دل سے اختر شماری

ہوئے جمع سب آ کے حدِ حرم پر
یہ تکبیر وہ موذنِ پُر شغف و لاری

کھڑے ہیں پئے خیر مقدم مزوّر
چلی آتی ہے حاجیوں کی سواری

بصد شوق سر کو جھکائے ادب سے
بڑھے زائرانِ حرم باری باری

حضوری ہوئی جس قدر دل کو حاصل
بڑھی اور بھی شوق کی بے قراری

نگاہیں ہو باب مجیدی سے اٹھیں
نظر آگئی باغِ جنت کی کیاری

زباں پر درود و سلام مسلسل
کبھی سجدہ ریزی، کبھی اشکباری

حمید اپنا دل مثلِ گل ہے شگفتہ
یہ مہکی فضا اور یہ بادِ بہاری

Marfat.com

ذوقِ شوق

یدِ محبت سنا رہا ہے کوئی
جبیں تجھ کو مدینے بلا رہا ہے کوئی

ں پہ گرتے ہوئے دیکھ کر مرے آنسو
خود اپنا دامنِ رحمت بڑھا رہا ہے کوئی

ٹی جاتی ہے مایوسیوں کی تاریکی
تجلیِ رُخِ انور دکھا رہا ہے کوئی

ر بہ قلب و غزلخواں و چاک پیراہن
عجیب شان سے طیبہ کو جا رہا ہے کوئی

ے پناہ میں لے لے مدینۃ المحبوب
رواں دواں ترے کوچے میں آ رہا ہے کوئی

ئے کوئے تو از بہشت خلد مستغنی است
وفورِ شوق میں یہ گنگنا رہا ہے کوئی

ر بھی ہے کہ نہیں تم کو قافلے والو
کہ پا پیادہ بھی ہمراہ رہا ہے کوئی

ہونچ گیا ہے جو اب قافلہ سرِ منزل
تو جیسے دل کو مرے گدگدا رہا ہے کوئی

ر کے وقت نسیمِ کرم کے جھونکوں سے
جو محوِ خواب ہیں اُن کو جگا رہا ہے کوئی

دینے کا عالم ہے لبوں پہ صلِّ علیٰ
عجب حسین مناظر دکھا رہا ہے کوئی

کر دیکھئے ہے جو اب محفل میں
تو زمزمۂ غالب کمبل بجا رہا ہے کوئی

Marfat.com

کسی کا ہاتھ ہے دل پر تو کوئی آہ بلب — نگاہ نیچی کئے مسکرا رہا ہے کوئی

کسی کی طاقتِ دیدار دے چکی ہے جواب — نظر جھکائے ہوئے تھرتھرا رہا ہے کوئی

کھلی ہیں آنکھیں، مگر کچھ نظر نہیں آتا — ضرور محوِ تحیّر بنا رہا ہے کوئی

یہ مہر و ماہ کا عالم، یہ نورِ گنبدِ سبز — کہ رنگ رنگ کے جلوے دکھا رہا ہے کوئی

لپٹ لپٹ کے ستونِ ابی لبابہؓ سے [1] — ہزار اشکِ ندامت گرا رہا ہے کوئی

اُدھر حریمِ رسالتؐ کے ایک گوشے میں — بصد خضوع حدیثیں پڑھا رہا ہے کوئی

قریبِ روضۂ اقدس، بلحنِ داؤدی — ادب سے سورۂ طٰہٰ سنا رہا ہے کوئی

شمیمِ بادۂ عرفاں کا فیض جاری ہے — بغیر شیشہ و ساغر پلا رہا ہے کوئی

کہیں حمیدؔ نہ ہو بزم کے زائرو دیکھو
سرودِ شوق میں کچھ گنگنا رہا ہے کوئی

---

[1] حضرت ابی لبابہ رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں [illegible]
ہوئی اور اس [illegible] کا احساس ندامت ہوا کر اپنے کو مسجد میں ایک ستون سے باندھ [illegible]
عالم صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور [illegible]
مبارک سے انہوں نے کھولا اس نسبت سے [illegible]

Marfat.com

چہ شام دل آرا چہ صبح بہارے

صبا لائی ہے کیا نوید مسرت — اُبھر آئے جذبات پنہاں ہمارے
دھڑکنے لگا اس طرح دل ہمارا — کوئی جیسے بیتاب ہو کر پکارے
نسیم سحر نے یہ کیا گل کھلایا — اُٹھے جا رہے ہیں حجابات سارے

نگاہے کہ اُفتد بہ ہر مرغزارے
گلستاں گلستاں، بہارے بہارے

بدوؤں کے خیمے نظر آ رہے ہیں — "مسجد" کے سامنے پیارے پیارے
حُدی خواں نے چھیڑا اِدھر اپنا نغمہ — اُدھر لیلیٰ شب نے گیسو سنوارے
شب تار میں شتربانوں کی قطاریں — چلی جا رہی ہیں کنارے کنارے

بہر منزلے بخت خوش می رساند
چہ شام دل آرا، چہ صبح بہارے

ادھر کوہ کا ایک سوادِ مسلسل — اُدھر خیمہ گوں آسماں پر ستارے
جہاں پہ ہے محمل ایمن کا دھوکا — چمکتے ہیں جگنو کے جیسے شرارے

[illegible] منزل تھا ہے۔ ۱۲

کوئی جوش میں بڑھ چلا آگے آگے
کوئی تھم تھم کے سہارے سہارے

سطحِ خاک تہ دیدۂ شوق بالا
پس کاروان است مشتِ غبارے

عجب شان سے قافلہ جا رہا ہے
جھکے پڑ رہے ہیں زمیں پر ستارے

غمِ دوریِ راہ و منزل نہیں ہے
کہ ہیں ہمسفر مصطفیٰ جاں ہمارے

مجھے ناخدا چھوڑ مرضی پہ اُن کی
جہاں بحرِ رحمت کے لے جائیں دھارے

ترحم، ترحم، خدا را ترحم
بکویت فتادہ غریب الدیارے

سحر نے کیا چاک اِدھر دامنِ شب
اُدھر جلوہ گر تھے حرم کے منارے

اِدھر کارواں "ذوالحلیفہ"[1] میں پہنچا
اُدھر ساربانوں نے کجاوے اُتارے

جدھر دیکھتا ہوں نگاہیں اُٹھا کر
سجے آ رہے ہیں محبت کے مارے

فدایم بہر گام جانِ گرامی
بآں شیخ خوبی، بجانِ شہابے

---

[1] "وادیِ ذوالحلیفہ" مدینہ منورہ کی آخری منزل کا نام ہے [illegible]
منزل نہیں، صرف منزلِ مقصود کے بیان سے [illegible]

رگ و پے میں دوڑیں مسرت کی لہریں — کہ پیش نظر جاں فزا ہیں نظارے
جیجی جیجی[1] کھڑے کہہ رہے ہیں — وہ معصوم غلماں صفت ماہ پارے
کوئی اُن کی معراج شوق آج دیکھے — کہ جس نے غم ہجر کے دن گزارے

حمید از سپاسے کہ شایاں نہ زو
دلم باز آسودہ شد در کنارے

اِدھر جذبہ ذوق و شوقِ زیارت — اُدھر جانبِ قبّہ نورا شارے
وہ آئی نسیم خنک رُوح پرور — وہ دل کو دیئے بیخودی نے سہارے
کرو سجدۂ شکر بس اے حمید اب — کہ بر آئے سب دل کے مقصد تمہارے

"بہ دوشِ صبا میرسد بوئے یارے
چہ مرکب تیک زو بہ نازک سوارے"

---

[1] چھوٹے چھوٹے حسین و خوش رو معصوم لڑکے اور لڑکیوں کی ٹولیاں "آ بوئی آ بوئی" یا "بی بی (بی بی جیجی) کہتی ہوئی زائرین کو چاروں طرف سے گھیر لیتی ہیں اور دیار حبیب میں پہنچنے کی مبارک باد نیز نعت و سلام کے اشعار اپنے دلکش و پیارے لب و لہجہ میں پڑھنے لگتی ہیں ۱۲ حمید

Marfat.com

عید گاہِ عاشقاں

آگیا شاہِ دو عالمؐ کا دیار　　ہوشیار اے جانِ مضطر ہوشیار

ڈھونڈتی تھی گنبدِ خضرا کو تو　　دیکھ وہ ہے اے نگاہِ بے قرار

وہ نظر آئی مدینہ کی زمیں　　چھا رہا ہے دیکھ وہ رنگیں غبار

وہ پہاڑوں کا تسلسل دلفروز　　چل رہی ہے جیسے اونٹوں کی قطار

دل ہوا جاتا ہے اپنا باغ باغ　　گُل کھلاتی ہے مدینہ کی بہار

ذرّہ ذرّہ نور سے معمور ہے　　کیا نظر آتی ہے شانِ کردگار

یہ وہی پاکیزہ کوچے ہیں جہاں　　چلتے پھرتے تھے شہِ عالی وقار

آنکھ رکھوں یا قدم اِس خاک پر　　ذرّہ ذرّہ ہو رہا ہے جلوہ زار

سجدہ کرتے جائیے ہر گام پر　　چاہتا ہے دل یہی بے اختیار

بڑھ کے تو اے رُوح اب قرباں ہو　　"یا رسول اللہؐ" کہہ کر ایک بار

حاجیو! پڑھتے رہو دل سے درود　　ہر گھڑی، ہر لحظہ، ہر دم، بار بار

مجھ پہ بھی آقاؐ کرم فرمائیے　　آپؐ ہیں دونوں جہاں کے تاجدار

سر بسر آلودۂ عصیاں ہوں میں　　آپؐ کی رحمت کا ہوں امیدوار

اب جبینِ قدس کے آداب کی　　دے مجھے توفیق اے [illegible]

اب مدینے سے نہ جانا اے عزیز [illegible]

زندگی کا کچھ نہیں [illegible]

دیارِ قدس

ہم کہاں، اور کہاں دیارِ حبیبؐ
اللہ اللہ یہ ہمارے نصیب

دیکھو سنبھلو حمید، سنبھلو حمید
آگیا، آگیا، دیارِ حبیبؐ

ہونے والا ہے کیا خدا جانے
کچھ چمک ہو رہی ہے دل کے قریب

اُس کی قدرت ہے اس کی رحمت ہے
میرا سر، اور خاکِ پائے حبیبؐ

ہائے اُس وقت ہو گا کیا عالم
جبکہ "ھٰذا النّبیؐ" کہے گا خطیب

مجھ کو آشنا وہ یاد ہے خواب
یہی عالم تھا جب قریب قریب

کیجئے میرے غم کی چارہ گری
دردمندوں کے آپؐ ہی ہیں طبیب

آپؐ ہی نے شرف یہ بخشا ہے
ورنہ ایسے کہاں تھے میرے نصیب

[illegible] نہیں معلوم کیا نظر آیا
[illegible] محوِ حیرت ہے کیوں حمیدؔ غریب

[illegible] سلاطین کے عہد میں خطیب جس وقت منبر پر بیٹھ کر جمعہ کا خطبہ پڑھتا تھا تو حضورِ اکرم (صلی اللہ [illegible] کے ساتھ ساتھ حجرۂ انور کی جانب انگلی سے اشارہ بھی کیا کرتا تھا ۔۱۲

Marfat.com

فروغِ حسنِ نظر

قدم ارضِ طیبہ پہ ہیں رکھنے والے
یہ تھامے کوئی آج ہاتھوں کو چھالے

یہاں جرأتِ شوق سوئے ادب ہے
نگاہوں کو قابو، ادب سے جھکا لے

بن آئی ہے اے طبعِ مشتاق تیری
جہانِ تجلی کو دل میں بسا لے

اُسے کیا ہوس کائناتِ جہاں کی
جو اس در کی ہی بھیک جھولی میں پا لے

قدم کیوں نہ اہلِ مدینہ کے چوموں
جو رہ بھی سکے ہیں یہ ہیں بخت والے

مدینہ کے کوچے ہیں اور سیرِ جنت
چھلکتے ہیں ہر سو مسرت کے پیالے

فراوانیِ جلوۂ حسن، توبہ!
چھپے جا رہے ہیں تشنہ نظر لے

غلاموں کے آقا غریبوں کے مولیٰ
مجھے بھی گدا اپنے در کا بنا لے

کروں کس زباں سے ادا شکر تیرا
کہ جس نے مدینے میں پہنچا بلا لے

سیہ کار جو ہو ۳ در مدینہ [illegible]
[illegible] بہ بنا [illegible]
کہ دامانِ رحمت [illegible]

تجلّی زار

نظر مدینۃ النبی کا ہے سماں لئے ہوئے
حریمِ دل ہے کائناتِ دو جہاں لئے ہوئے

میں پھر رہا ہوں اپنے دل میں بجلیاں لئے ہوئے
کبھی یہاں لئے ہوئے کبھی وہاں لئے ہوئے

نظر نظر میں اک بہارِ بے خزاں لئے ہوئے
نفس نفس میں اک سرورِ جاوداں لئے ہوئے

مجھے بھی اپنے ساتھ اہلِ کارواں لئے ہوئے
بڑھے چلو بڑھے چلو کشاں کشاں لئے ہوئے

میں چل رہا ہوں فضائے دل کی مستی میں یوں
بساطِ چرخ جس طرح ہے کہکشاں لئے ہوئے

وہ کثرتِ تجلیات ہے کہ کھو گیا ہوں میں
یہ آگیا ہے جذبِ دل مجھے کہاں لئے ہوئے

میں خود ہی وجد کر رہا ہوں اپنے حال و قال پہ
مرا نصیب آگیا مجھے یہاں لئے ہوئے

دیارِ پاک کے لئے یہ آسرا بھی کم نہیں
مرے غبارِ شوق کو ہے کارواں لئے ہوئے

یہاں کا ذرہ ذرہ سجدہ گاہِ اہلِ شوق ہے
امانتیں ہیں "ذی سلم" کی وادیاں لئے ہوئے

چلی ہیں ذوق و شوق میں غلافِ کعبہ چومنے
گھٹائیں جھومتی اٹھیں گلابیاں لئے ہوئے

نگاہیں فرشِ راہ ہیں، لبوں پہ شورِ مرحبا
نسیمِ مصر آرہی ہے ارمغاں لئے ہوئے

سلام پڑھ رہا ہے کیا عجیب [illegible]
ترانۂ حدی کا لطف سارباں لئے ہوئے

[illegible] کے سامنے فضا تمام جگمگا اٹھی
اُحد وہ رونما ہوا تجلیاں لئے ہوئے

[illegible] شتربان اونٹ کو ہانکتے وقت گاتے ہیں اور اونٹ اس سے مست ہو کر تیز چلنے لگتے ہیں ۲

Marfat.com

وہ سبز گنبدِ نبیؐ کی اللہ اللہ رفعتیں [illegible] سر پہ جیسے آسماں لئے ہوئے

سکوں کہیں نہ مل سکا، ملا تو بس یہیں ملا [illegible] دل کی آرزو کہاں کہاں لئے ہوئے

وہ اٹھ کے پچھلی رات کو چلے ہیں جانبِ حرم [illegible] اذاں لئے ہوئے

اِدھر ہجوم اہلِ دل ہے بابِ جبرئیل پر [illegible] لئے ہوئے

دوگانہ ذوقِ سجدہ میں عجیب کیفیتیں ملیں [illegible] لئے ہوئے

ٹہل رہے ہیں صحن میں تمام ساکنانِ حرم [illegible]

عجب ہے منظرِ لطیف منبرِ رسولؐ کا [illegible]

نماز پڑھ کے جالیوں کے پاس فرطِ شوق میں [illegible]

بڑھے مزید اس طرح حریمِ قدس کی طرف [illegible]

قدم حدِ نیاز سے کسی کا تا بہ بڑھ سکے [illegible]

شعارِ نور بن گیا نشانِ سجدۂ نیاز [illegible]

سنا رہے ہیں زائرین ثنا اشتیاقِ دل [illegible]

بصد ادب بلوریِ دل [illegible]

[illegible]

جلوہ گاہِ رسالتؐ

پڑیں آج کس جلوہ گہ پر نگاہیں
نگاہیں مری بن گئیں جلوہ گاہیں

یہ کس بام پر پڑ رہی ہیں نگاہیں
گری جا رہی ہیں سروں سے کلاہیں

انھیں مل گئیں کیا تری جلوہ گاہیں
کہاں ہو گئیں گم پہونچ کر نگاہیں

جنھیں ڈھونڈھتی تھیں ہماری نگاہیں
یہی ہیں یہی ہیں وہ جنّت کی راہیں

کسی کی رسائی ہو کیوں کر یہاں تک
شہنشاہِ کونین جب تک نہ چاہیں

ہے پیشِ نظر آج وہ نورِ وحدت
منوّر ہیں جس نور سے خانقاہیں

بھٹکنے کا خطرہ نہیں اب رہا کچھ
مجھے مل گئیں میری منزل کی راہیں

بہت کچھ کیا پاسِ آداب دل نے
نکل ہی گئیں پھر بھی کچھ منھ سے آہیں

جو کہنا ہو کہہ لو حمیدؔ آج ان سے
کہ اس وقت ہیں ملتفت وہ نگاہیں

Marfat.com

نظّارۂ مدینۃ الرّسولؐ

مرحبا، مرحبا نظر آیا
حرمِ مصطفیٰؐ نظر آیا

کیا بتاؤں کہ کیا نظر آیا
جلوۂ کبریا نظر آیا

سجدۂ شکر کیوں ادا نہ کروں
روضۂ مصطفیٰؐ نظر آیا

جاں میں جان آگئی واللہ
جب درِ مصطفیٰؐ نظر آیا

محوِ حیرت ہے اس قدر تو کیوں
چشمِ پُرشوق کیا نظر آیا

سر جھکا جا رہا ہے سجدے میں
کس کا یہ نقشِ پا نظر آیا

ایک حالت پہ اب قرار نہیں
مجھ کو طیبہ میں کیا نظر آیا

محو ہوں، سوجھتا نہیں گنبد
حاجیو! دیکھنا نظر آیا؟

سبز گنبد کے سبز پردے میں
کچھ عجب ماجرا نظر آیا

جالیوں کے ہر ایک روزن سے
نورِ ربّ العلا نظر آیا

سبز پردے کا کیا کہوں عالم
مجھ کو نورِ خدا نظر آیا

بابِ جبریلؑ کی طرف جو گئے
عالم اک دوسرا نظر آیا

آج مجھ کو حمید طیبہ میں
نعت پڑھتا ہوا نظر آیا

Marfat.com

سلام بدرگاہِ خیر الانام

علیہ الصلوٰۃ والسلام

ناب رسالتؐ پہ لاکھوں سلام   ماہتابِ نبوتؐ پہ لاکھوں سلام

غ جنت کے ہیں پھول رخ پرنثار   روئے انور کی رنگت پہ لاکھوں سلام

تی اُمتی" لب پہ جاری رہا   نازبردارِ اُمت پہ لاکھوں سلام

دشمنوں کو پڑھایا سبق عجز کا   مصدرِ علم وحکمت پہ لاکھوں سلام

نوں سے بھی پیش آئے جو خُلق سے   ایسی پاکیزہ سیرت پہ لاکھوں سلام

ک اشارے میں شق کر دیا چاند کو   ایسے ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام

س نے باغِ جہاں کو معطّر کیا   اُس پسینہ کی نکہت پہ لاکھوں سلام

سکے محتاج ہیں سب غریب و امیر   اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

سا پر جو بخشش کے در کھول دے   ایسے تاجِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

جس کے جلوے سے عالم منوّر ہوا
اُس ظہورِ حقیقت پہ لاکھوں سلا

ابتدا جس کی ہو آپؐ کے نام سے
ایسی دلکش عبارت پہ لاکھوں سلا

جگمگاتی جو ذکرِ رسالتؐ سے ہو
اُس سحر کی لطافت پہ لاکھوں سلا

باریابی کا حاصل ہو جس کو شرف
اُس سلامِ محبّت پہ لاکھوں سلام

خواب گاہِ رسالتؐ پہ بیحد درود
سبز گنبد کی نزہت پہ لاکھوں سلام

جب لیا نام، دل کو سکون ہو گیا
مونسِ رنج و کلفت پہ لاکھوں سلام

روز و شب ہے میّسر حضوری انھیں
اہلِ طیبہ کی قسمت پہ لاکھوں سلام

مجھ گنہگار پر بھی ہو لطف و کرم
آپؐ کی چشمِ رحمت پہ لاکھوں سلام

آ گیا پھر لبوں پر محمد حمید
بھیجے نامِ حضرتؐ پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

راحتِ قلبِ بیقرار سلام

سرِّ وحدت کے راز دار سلام — مُلکِ کثرت کے شہریار سلام

زینتِ بزمِ کردگار سلام — باغِ فردوس کی بہار سلام

راحتِ قلبِ بیقرار سلام — فرحتِ چشمِ اشکبار سلام

السّلام اے جمالِ مُلکِ اللہ — تاجداروں کے تاجدار سلام

السّلام اے محمدِ عربی — ہم غریبوں کے غمگسار سلام

رُوئے انور پہ عطر بیز درود — زُلفِ اطہر پہ مُشکبار سلام

"قابَ قوسین" اور "اَوْ اَدنیٰ" — ایسی خلوت پہ لاکھ بار سلام

جس نے تاریک دل کئے روشن — ایسے جلوے پہ نور بار سلام

جو گنہگار کو پناہ میں ہے — ایسی رحمت پہ صد ہزار سلام

میرے آقاؐ پہ، میرے مولاؐ پر — بے عدد اور بے شمار سلام

صدقے اپنے بلانے والے کے — بھیج اے قلبِ بے قرار سلام

لطف تو جب سلام کا ہے حمید
خود کرے رُوح بار بار سلام

Marfat.com

حُسنِ نظر

جو دیکھنا چاہا تھا وہی دیکھ رہے ہیں
یعنی حرمِ پاک نبیؐ دیکھ رہے ہیں

یک نغمۂ نشنیدہ و یک جلوۂ بے رنگ
سنتے ہیں کبھی اور کبھی دیکھ رہے ہیں

جُنبش حرمِ قدس کے پردے کو ہے پیہم
پھیلی ہوئی اک روشنی سی دیکھ رہے ہیں

ہٹتی نہیں جب چیز پہ پڑتی ہیں نگاہیں
جس روز سے دیکھا ہے یہی دیکھ رہے ہیں

خود ان کی نظر پڑتی ہے اب دیکھئے کس پر
یوں دیکھنے والے تو سبھی دیکھ رہے ہیں

اللہ کی رحمت سے ملی دولتِ کونین
اک ایسی حدیثِ نبویؐ دیکھ رہے ہیں

کیا جانیے کیا ڈھونڈتی پھرتی ہیں نگاہیں
ایک ایک مدینے کی گلی دیکھ رہے ہیں

عالم ترا دیکھیں گے ٹھہرائے شبِ مہتاب
ہم گنبدِ خضرا کو ابھی دیکھ رہے ہیں

احساس سا ہوتا ہے پہونچتے ہی حرم میں
جیسے کہ رسولِ عربیؐ دیکھ رہے ہیں

بیٹھے ہوئے پردے کے قریب آپ حمیدؔ اب
کیا راہِ نسیمِ سحری دیکھ رہے ہیں

Marfat.com

حاصلِ عُمر

تنہا بس ایک جلوۂ وحدت طراز ہے
اب کوئی آئنہ ہے، نہ آئینہ ساز ہے

اُس سنگِ آستاں پہ جبینِ نیاز ہے
یہ وہ نماز ہے کہ مجھے جس پہ ناز ہے

یہ حاصلِ رکوع و سجودِ نماز ہے
میرا سرِ نیاز، ترا پائے ناز ہے

کیا قُربِ خاص وقتِ سجودِ نماز ہے
جو سجدہ ہے وہ خاص عبادت کا راز ہے

گو میں گناہگار ہوں، لیکن پناہ ہے
تم رحمتِ خدا ہو، وہ بندہ نواز ہے

نورِ خدا ہے رُوئے منوّر سے آشکار
اس آئنہ میں جلوۂ آئینہ ساز ہے

ہے جس قدر وسیع ترا دامنِ کرم
اُتنا ہی اپنا دستِ تمنّا دراز ہے

رکھنا قدم سنبھل کے ذرا رہگزارِ عشق
ہر ذرہ کوئے حُسن کا دُنیائے راز ہے

جو لب پہ آگیا، وہ تھا اک اضطرارِ شوق
جو دل میں رہ گیا وہ محبت کا راز ہے

گذرے جو تیری برقِ تجلّی کی دید میں
وہ ایک لمحہ حاصلِ عُمرِ دراز ہے

جو مانگنا ہو مانگ لو اس وقت اے حمید
اللہ کا کرم ہے، دَرِ فیض باز ہے

Marfat.com

خُلدِ نظّارہ

جو خُم کے خُم پی کے بھی نہ بہکے، حرم میں مدہوش ہو رہے ہیں
یہاں ہیں کیفیّتیں ہی ایسی کہ خود فراموش ہو رہے ہیں

تجلّیٔ حُسنِ نو بہ نو سے کچھ ایسے مدہوش ہو رہے ہیں
کہ رنگ و بُو کے تمام جلوے نظر سے روپوش ہو رہے ہیں

یہ نکہتِ روضۂ پیمبرؐ، فضا معطّر، ہوا معطّر
ہمارا اب پوچھنا ہی کیا ہے، چمن در آغوش ہو رہے ہیں

خوشا در و بام کے مناظر، زہے دُرود و سلام پیہم
یہ خُلدِ نظّارہ بن رہے ہیں، وہ جنّت گوش ہو رہے ہیں

قدم قدم پر ظہورِ تازہ، نفس نفس میں سُرورِ تازہ
نظر نظر میں وہ نورِ تازہ کہ مست و مدہوش ہو رہے ہیں

Marfat.com

قبول سب ہو گئیں دُعائیں، معاف سب ہو گئیں خطائیں
سحاب رحمت برس رہا ہے، کرم بآغوش ہو رہے ہیں

بان و دل احترام کر لیں، دُرود پڑھ لیں، سلام کر لیں
ہ التجائیں بھی ہم کریں گے، ابھی تو خاموش ہو رہے ہیں

یہ کیف و وجدانِ غیر فانی، کہ رُوح ہے محوِ ہمکلامی
یہ پردۂ سازِ دل کے نغمے، جو محرمِ گوش ہو رہے ہیں

ٹھے ہوئے ہیں تمام پردے، مگر خدا جانے بات کیا ہے
بھی نگاہوں کے سامنے تھے، ابھی وہ رُوپوش ہو رہے ہیں

یہ قُبّۂ نور کے نظارے، یہ رنگ و نکہت، یہ چاند تارے
حمیدؔ یہ حال ہے ہمارا، کہ جیسے مینوشش ہو رہے ہیں

Marfat.com

اللہ اکبر، اللہ اکبر

کیفِ حضوری، اللہ اکبر — چھایا ہوا ہے دیدہ و دل پر
پیشِ نظر ہے روضۂ اطہر — آنکھیں بھی روشن دل بھی منور
تشنہ لبوں پر بخششِ پیہم — صلِّ علیک، اے ساقیٔ کوثر
بادۂ عرفاں، کیفِ مجسم — جھوم رہے ہیں شیشہ و ساغر
وقفِ زیارت چشمِ تمنا — مُہرِ سکوتِ شوق لبوں پر
یوں ہیں وہ ہم آغوشِ تصور — بھول گیا ہوں خود کو بھی یکسر
دیکھتے ہیں وہ میری جانب — دل کو ہوا محسوس یہ اکثر
برقِ تجلی کوند رہی ہے — جالی کے باہر جالی کے اندر
گنبدِ خضرا، شمعِ تجلی — محوِ نظارہ ہیں مہ و اختر
حلقہ بگوشِ بامِ حرم ہیں — کس کے پیامی ہیں یہ کبوتر
جذبِ سوادِ شامِ مدینہ — لرزاں لرزاں خسروِ خاور
جلووں کو اُن کے خوب ہی دیکھا — دُور بھی ہٹ کر، پاس بھی جا کر
حاصلِ زیست انعامِ حضوری — جس کو بھی ہو جائے میسر
مجھ کو بھی لے آغوش میں اپنی — صدقے بقیعِ پاک میں تجھ پر
طیبہ میں مرنا، طیبہ میں جینا — یہ بھی ہے بہتر وہ بھی ہے بہتر

Marfat.com

وَرَفَعنا لکَ ذِکرَکَ

دیکھے تو کوئی رحمتِ سلطانِ مدینہؐ
ہیں اور دَرِ دولتِ سلطانِ مدینہؐ

ارشادِ خدا "وَرَفَعنا لکَ ذِکرَکَ"
جس سے ہے عیاں رفعتِ سلطانِ مدینہؐ

اللہ کی تنویر میں ہے آپؐ کی صورت
ہے رؤیتِ حق رؤیتِ سلطانِ مدینہؐ

جلووں سے ہے معمور سیہ خانۂ عالم
اے صلِّ علیٰ طلعتِ سلطانِ مدینہؐ

فردوسِ نظر کعبۂ اربابِ محبت
ہے رشکِ ارم جنتِ سلطانِ مدینہؐ

کافر ہے وہ بدبخت جو اس دل کو کہے دل
جس دل میں نہ ہو الفتِ سلطانِ مدینہؐ

یارب نگہِ لطف رہے روزِ قیامت
شرمندہ نہ ہو اُمتِ سلطانِ مدینہؐ

محشر کا نہیں خوف کہ ہیں شافعِ محشرؐ
محبوبِ خدا حضرتِ سلطانِ مدینہؐ

بیچارہ حمیدؔ اپنی خطاؤں پہ خجل ہے
دیکھ اے نگہِ رحمتِ سلطانِ مدینہؐ

Marfat.com

جلوۂ ناز

مدینہ ہے اور جلوہ سامانیاں ہیں
حبیبِ دو عالمؐ کی مہمانیاں ہیں

اِدھر عاصیوں کو پشیمانیاں ہیں
اُدھر رحمتوں کی فراوانیاں ہیں

میں اے قبۂ نور تجھ پر تصدّق
عجب تیرے جلووں کی تابانیاں ہیں

نگاہوں کی فردوس ہے بزمِ طیبہ
جدھر دیکھئے جلوہ سامانیاں ہیں

حریمِ رسالتؐ کا فیضان یہ ہے
پریشانیاں ہیں، نہ حیرانیاں ہیں

شبِ قدر ہو، یا فروغِ سحر ہو
یہ سب تیرے جلووں کی تابانیاں ہیں

میسر ہیں جن کو ترے در کے سجدے
انھیں کی سرافراز پیشانیاں ہیں

جنونِ محبت کو اللہ رکھے
مبارک یہ میری پریشانیاں ہیں

یہ دیوانگیِ محبت ہے ناصح
مبارک مجھے میری نادانیاں ہیں

مدینہ کہاں، اور کہاں میری قسمت
تری رحمتوں کی فراوانیاں ہیں

حمیدؔ ان کی رنگینیاں کوئی دیکھے
یہ اشعار ہیں، یا گل افشانیاں ہیں

Marfat.com

سرکارِ دوعالم (صلی اللہ علیہ وسلم)

کونین میں شہرت ہے سرکارِ دوعالمؐ کی ۔۔۔ چھائی ہوئی رحمت ہے سرکارِ دوعالمؐ کی

مومن کی نگاہوں میں فردوس سے بھی بڑھکر ۔۔۔ آغوشِ محبت ہے سرکارِ دوعالمؐ کی

اے ارضِ مدینہ کاش آنکھوں میں رکھ لوں تجھے ۔۔۔ جنّت ہے تو جنت ہے سرکارِ دوعالمؐ کی

انوارِ تجلّی سے ہیں دونوں جہاں روشن ۔۔۔ کیا شمعِ رسالت ہے سرکارِ دوعالمؐ کی

مُردے ہی نہ جی اُٹھیں پتھر بھی پڑھیں کلمہ ۔۔۔ ٹھوکر میں وہ قدرت ہے سرکارِ دوعالمؐ کی

لازم ہے جسے رہنا سرتاجِ اُمم بن کر ۔۔۔ وہ خاص جماعت ہے سرکارِ دوعالمؐ کی

طیبہ کا ہر اک کوچہ کیوں کر نہ معطّر ہو ۔۔۔ پھیلی ہوئی نکہت ہے سرکارِ دوعالمؐ کی

اے زائرِ خوش قسمت روضہ کی زیارت بھی ۔۔۔ دراصل زیارت ہے سرکارِ دوعالمؐ کی

تاحشر رہے یارب محفوظ حوادث سے ۔۔۔ دل میں جو امانت ہے سرکارِ دوعالمؐ کی

کہتے ہوئے مرقد سے محشر میں حمیدؔ آئے
مجھکو تو ضرورت ہے سرکارِ دوعالمؐ کی

حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے:- من زارنی بعد مماتی فکانما زارنی فی
جو شخص بعد وفات میری زیارت کرے گیا اس نے زندگی میں میری زیارت کی ۔۱۲

Marfat.com

حُسنِ تجلّی

یہ آج کیسا عالم ہے طاری
یا سجدہ ریزی، یا اشکباری

صبر آزما دِل، عبر آزما دِل
یہ بے قراری، یہ بے قراری

اُنظُر الَینا، اُنظُر الَینا
محبوبِ باریؐ، محبوبِ باریؐ

بستانِ طیبہ، اللہ اللہ
ٹھنڈی ہوائیں ابرِ بہاری

خوشبو کی لپٹیں آتی ہیں پیہم
جن پر تصدق مُشکِ تتاری

ہاتھوں میں لرزش، لب پر دعائیں
اشکِ مُسلسل آنکھوں سے جاری

ہے سبز گنبد نظروں کا مرکز
"انت حبیبیؐ" لب پر ہے جاری

شوقِ زیارت، ذوقِ عبادت
دن ہیں ہمارے، راتیں ہماری

Marfat.com

شاہراہِ حقیقت

صبا نے نویدِ مسرت سُنا دی ‌‌ ‌ تصوّر نے طیبہ کی صورت دکھا دی

مجھے شاہراہِ حقیقت دکھا دی ‌‌ ‌ مری زندگی اصطفا نے بنا دی

دکھائی دیا قبۂ نور مجھ کو ‌‌ ‌ نظر میں نے جب بیخودی میں اٹھا دی

نظر آتے ہی آستانِ رسالت[2] ‌‌ ‌ ادب سے جبینِ عقیدت جھکا دی

اُٹھو جلد وقت آگیا حاضری کا ‌‌ ‌ ندا دیر سے کر رہا ہے منادی

مزہ ہے یہیں کچھ نمازوں کا اے دل ‌‌ ‌ کبھی اجتماعی، کبھی انفرادی

نگاہوں میں ہے وہ حدیثِ مبارک[1] ‌‌ ‌ شفاعت کی جس نے بشارت سنا دی

ہوئی پردۂ در کو جنبش جو پیہم ‌‌ ‌ حضوریِ دل کی نزاکت بڑھا دی

نچھاور ہوئے جاتے ہیں ماہ و انجم ‌‌ ‌ نظر قبۂ نور پر یوں جما دی

خدا نے شرف یہ مدینہ کو بخشا ‌‌ ‌ کہ اک اک گلی رشکِ جنت بنا دی

مدینہ میں آکر کھلیں میری آنکھیں
حمیدؔ اپنی عمر آہ میں نے گنوا دی

[illegible] شریف کی طرف اشارہ ہے جو حجرۂ اقدس کی جالیوں کے قریب ایک دیوار پر کندہ ہے "من زار قبری

[illegible] شفاعتی" جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی ۔۱۲۔

حضوریِ حریمِ رسالت

دیارِ مصطفےٰ ہے اور میں ہوں
ہوائے جانفزا ہے اور میں ہوں

مدینہ کی فضا ہے اور میں ہوں
صدائے مرحبا ہے اور میں ہوں

دماغ اپنا نہ کیوں اب عرش پر ہو
نبیؐ کی خاکِ پا ہے اور میں ہوں

کہوں کیا دل کی کیفیت کا عالم
نگاہِ آشنا ہے اور میں ہوں

کبھی ہوں جالیوں کے پاس گریاں
کبھی بابُ النسا ہے اور میں ہوں

تہجد کی یہ کیفا آور نمازیں
ستونِ عائشہؓ[1] ہے اور میں ہوں

---

[1] ستونِ عائشہؓ جس جگہ اب مصلّیٰ نبیؐ ہے اس کے اختیار کرنے سے قبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ روز یہیں نماز ادا فرمائی ہے۔ ایک مرتبہ حضورِ اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبانِ مبارک سے یہ نکلا تھا کہ میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ اس کی فضیلت اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے تو وہاں جگہ پانے کیلئے لوگ قرعہ ڈالیں۔ اس وقت سے صحابہؓ کو برابر اس جگہ کی جستجو رہنے لگی۔ حضور سرورِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وفات کے بعد ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اس جگہ کا پتہ اپنے بھانجے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو بتایا، اس مناسبت سے اُسے "ستونِ عائشہؓ" کہتے ہیں ۱۲

بحمد اللہ کھلا ہے بابِ رحمت مری آہِ رسا ہے اور میں ہوں

حریمِ قدس کا پردہ اُٹھا ہے دلِ حیرت زدہ ہے اور میں ہوں

نگاہِ شوق ہے منبر کی جانب خطیبِ خوش نوا ہے اور میں ہوں

نظر کے سامنے ہے قُبّۂ نور سرورِ غم رُبا ہے اور میں ہوں

غضب کی چاندنی چھٹکی ہوئی ہے کسی کا سامنا ہے اور میں ہوں

اُمنڈ آیا ہے دریا چشمِ تر سے مزارِ فاطمہ رضؓ ہے اور میں ہوں

کھجوروں کے درختوں کا ہے سایہ اُحد[1] کا راستہ ہے اور میں ہوں

مزہ دیتا ہے تنہائی میں رونا شبِ عشرت فزا ہے اور میں ہوں

محمدؐ مصطفا کا ہے یہ احساں کہ اب یادِ خدا ہے اور میں ہوں

حمید اب کچھ نہیں ہے یاد مجھ کو

نبیؐ کا تذکرہ ہے اور میں ہوں

---

[1] اس پہاڑ کی نسبت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ہے کہ: "جبلِ اُحد جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ ہے، یہ ہم کو دوست رکھتا ہے ہم اس کو دوست رکھتے ہیں ۔۱۲

Marfat.com

حریمِ جمال

نشاطِ بے مثال ہے سرورِ لازوال ہے
مدینۃ النبیؐ ہے اور حمید خستہ حال ہے

عجیب جوشِ بیخودی عجیب تر یہ حال ہے
نگاہ چار سُو ہے اور اک طرف خیال ہے

برآئی دل کی آرزو حرم میں لائی جستجو
وہ عالمِ خیال تھا، یہ عالمِ مثال ہے

دعا جو میرے دل میں ہے نگاہِ منفعل میں ہے
یہی زبانِ قال ہے یہی زبان حال ہے

ہزار شوقِ دید ہو، حریمِ قدس سامنے
نظر اٹھا کے دیکھ لے، کسی کی کیا مجال ہے

مزاجِ حسن و عشق کا کچھ اس طرح نمو گیا
جلال میں جمال ہے جمال میں جلال ہے

دیارِ پاک میں خدا کی بخششیں تو دیکھئے
ہر ایک خوش جمال ہے ہر ایک خوشخصال ہے

جہاں جہاں سے دیکھئے، اسی طرح ہے جلوہ گر
نظر فروز کس قدر منارۂ بلالؓ ہے

نگاہِ شوق دیکھ لے، کلس کی سمت غور سے
بخطِ نور کچھ لکھا ہوا ہے یا ہلال ہے

یہاں سے اب نہ جائیے حدیثِ دل سنائیے
جدھر نظر اٹھائیے جمال ہی جمال ہے

Marfat.com

مدینہ کی گلیاں

مُدعا ہیں مدینہ کی گلیاں — مری رہنما ہیں مدینہ کی گلیاں
ہاں ایسی ہوتی ہیں پھولوں کی کلیاں — بہت خوشنما ہیں مدینہ کی گلیاں
وہ عالم کہ بس چلتے پھرتے ہی رہیے — عجب دلربا ہیں مدینہ کی گلیاں
کون اور راحت ہے ہر ہر قدم پر — دلوں کی دوا ہیں مدینہ کی گلیاں
گلستانِ جنت یہیں سے — بڑی پُر فضا ہیں مدینہ کی گلیاں
یت کے چشمے جہاں سے ہیں جاری — وہ بحرِ عطا ہیں مدینہ کی گلیاں
تے ہیں یہ راز اہلِ معانی — دلِ باصفا ہیں مدینہ کی گلیاں
ور کار صحت ہو، حاضر یہاں ہو — مریضو! دوا ہیں مدینہ کی گلیاں
اتی ہے شکلِ اعمال سب کو — مگر آئینہ ہیں مدینہ کی گلیاں
ں جو ہیں ساکن وہ بیمار کیوں ہوں — کہ دارالشفا ہیں مدینہ کی گلیاں
جائے گی کشتیِ دل سلامت — مری ناخدا ہیں مدینہ کی گلیاں
خدا کا نبیؐ جانتا ہے — کہ دراصل کیا ہیں مدینہ کی گلیاں

کرو دیدہ و دل کو روشن حمیدؔ اب
اگر دیکھنا ہیں مدینہ کی گلیاں

وداعی نظر

قابلِ ضبط غمِ قلب و جگر ہو کہ نہ ہو
رُخ سے پردہ تو اُٹھے تابِ نظر ہو کہ نہ ہو

آج جی بھر کے حمیدؔ ان کا نظارہ کر لو
پھر خدا جانے یہ اندازِ نظر ہو کہ نہ ہو

حالِ غم اُن کو بہر حال سُنانا ہے ضرور
نالہائے دلِ مضطر میں اثر ہو کہ نہ ہو

دل بھر آیا ہے تو جی کھول کے رو لینے دو
پھر کبھی جوش پہ یوں دیدۂ تر ہو کہ نہ ہو

در و دیوار سے سر پھوڑ کے مر جانے دو
پھر کبھی کوچۂ طیبہ میں گزر ہو کہ نہ ہو

اور کچھ لُطف اُٹھاؤں میں جبیں سائی کا
پھر خدا جانے کہ اس در پہ بسر ہو کہ نہ ہو

یہ خیال اور بھی دیوانہ کئے دیتا ہے
دیکھیے پھر بھی مدینہ کا سفر ہو کہ نہ ہو

یہی بہتر ہے کہ اب جان تصدق کر دوں
مُلتفت پھر نگہِ خاص ادھر ہو کہ نہ ہو

اک نظر دیکھ لو پھر گنبدِ خضرا کو حمیدؔ
منظرِ خاص یہ پیشِ نظر ہو کہ نہ ہو

Marfat.com

شوقِ حضوری

دلم بیادِ مدینہ چو بلبلِ سحری
زند بہ روز و شبان خونفشاں نوائے فراق

Marfat.com

أَحِنُّ إِلَى زِيَارَةِ حَيِّ لَيْلَى

وَعَهْدِي مِنْ زِيَارَتِهَا قَرِيبُ

وَكُنْتُ أَظُنُّ قُرْبَ الدَّارِ يُطْفِي

لَهِيبَ الشَّوْقِ فَازْدَادَ اللَّهِيبُ

(قیس عامری)

میرا دل لیلیٰ کے قبیلے کے لئے بے چین ہو رہا ہے حالانکہ تھوڑا ہی زمانہ گذرا ہے کہ میں اُس کی زیارت کر آیا ہوں، میں تو سمجھتا تھا کہ میری آتشِ شوق وہاں کی قربت حاصل کرنے سے فرو ہو جائے گی مگر کچھ اُلٹا اثر ہوا کہ وہ اور بھڑک اُٹھی ———

Marfat.com

اوّل، اوّل

وہ دیدارِ خاکِ حجاز اوّل اوّل — وہ جوشِ جنوں نیاز اوّل اوّل
وہ نظارۂ بے نظر پہلے پہلے — وہ اک منظرِ جاں نواز اوّل اوّل
وہ عالم عجب بیخودی کا تھا عالم — ہوئے تھے جو ہم سرفراز اوّل اوّل
وہ ارضِ مقدس کی سادہ فضائیں — حرم میں وہ کیفِ نماز اوّل اوّل
وہ کیفیتِ اضطرابِ حضوری — وہ ذوقِ جبینِ نیاز اوّل اوّل
وہی بن گیا وردِ دل آخر آخر — بظاہر جو تھا سوز و ساز اوّل اوّل
غم و کیف کا امتزاج اللہ اللہ — دل و درد کا ساز باز اوّل اوّل
کلامِ حق آموز بے لفظ و معنی — پیامِ محبت نواز اوّل اوّل
ابھی تشنۂ دید ہی تھیں نگاہیں — کہ دل پر گری برقِ ناز اوّل اوّل
جمالِ مجرد بہ رنگِ تماشا — حقیقت، بہ شکلِ مجاز اوّل اوّل
وہ اک جلوۂ بے جہت آخر آخر — وہ اک پردۂ نیم باز اوّل اوّل
وہ دھڑکتے ہوئے دل کے خونبار آنسو — وہ آنکھوں سے افشائے راز اوّل اوّل
حضورِ شہنشاہِ کونین ادب سے — وہ عرضِ سلامِ نیاز اوّل اوّل
ادھر التفاتِ کرم کی بشارت — ادھر گریۂ جاں گداز اوّل اوّل

حمید آہ وہ رقصِ روحِ محبت
وہ ہر سانس نغمہ طراز اوّل اوّل

Marfat.com

سوزِ ہجر

عجب سرور کے دن تھے عجب زمانہ تھا
لبوں پہ "اَنتَ حَبِیبِی" کا جب ترانہ تھا

وہ جس پہ گوش برآواز اک زمانہ تھا
ہمارا ورد میں ڈوبا ہوا فسانہ تھا

وہیں سے ہو کے فدا سوئے خلد جانا تھا
حمید تجھ کو مدینہ سے پھر آنا تھا

کہ حبیبِ خدا اور سر اٹھائے ہوئے
قدم قدم پہ مجھے سجدہ کرتے جانا تھا

وہ وقتِ صبح، وہ ٹھنڈی ہوا وہ عالمِ شوق
یہیں سر بسجدہ تھا اور قافلہ روانہ تھا

وفورِ بیخودیِ شوق میں رہا نہ خیال
کہ سجدہ گاہِ ادب کس کا آستانہ تھا

بہت بعید مرے نفس نے مجھے رکھا
بہت قریب حرم کے مرا ٹھکانا تھا

یہ اضطرابِ حضوری ارے دلِ بیتاب
بہت ادب سے تجھے حالِ غم سنانا تھا

گناہگاروں پہ بخشش سے کھل گیا یہ راز
گناہ رحمتِ حق کے لئے بہانہ تھا

درِ حضورؐ پہ دل تھا کچھ اس طرح سے غنی
کہ جیسے قبضے میں کونین کا خزانہ تھا

یہ کیا کیا جو گذرنا تھی وہ گذر جاتی
سرِ نیاز نہ اس در سے پھر اٹھانا تھا

ذرا تو اور رکے ہوتے قافلے والو
کسی غریب کے دل کو نہ یوں دکھانا تھا

حمید پیشِ نظر تھا مدینۂ محبوبؐ
نہ خواب کا تھا وہ عالم نہ وہ فسانہ تھا

Marfat.com

نازِ بر نیاز

اُس طرف تھا جو ناز کا عالم | اِس طرف تھا نیاز کا عالم
دیدنی تھا کسی کی محفل میں | نگہِ پاکباز کا عالم
لیلۃ القدر پر بھی چھا کے رہا | اُن کی زلفِ دراز کا عالم
پوچھ جبریلؑ سے شبِ معراج | آپؐ کے خوابِ ناز کا عالم
اللہ اللہ وہ قربِ "اَوْ اَدْنیٰ" | اور وہ رازِ نیاز کا عالم
خود حقیقت بھی ہے اسیر اُس کی | اللہ اللہ! مجاز کا عالم
حُسن ہی جانے، عشق ہی سمجھے | دل کے سوز و گداز کا عالم
یادِ طیبہ میں ہم نے پایا ہے | نغمۂ دل نواز کا عالم
اپنی آنکھوں میں رکھ کے لایا ہوں | آپؐ کی بزمِ ناز کا عالم
وہ شبِ پاکِ مسجدِ نبویؐ | وہ سحر کی نماز کا عالم
وہ صلوٰۃ و سلام کے نغمے | ہائے وہ سوز ساز کا عالم

پھر رہا ہے حمیدؔ آنکھوں میں
نورِ صبحِ حجاز کا عالم

Marfat.com

کیفِ غم

دیارِ ہند کو نسبت ہے کیا مدینے سے
یہ رنج ہے کہ میں کیوں آگیا مدینے سے

نثار کیجئے اُس دل پہ قیمتِ کونین
کہ جس کو عشق ہو کعبے سے یا مدینے سے

کہیں یہ لطف نہ مرنے میں ہے نہ جینے میں
کہاں میں جاؤں حبیبؐ خدا مدینے سے

یوں ہی تو کہتے ہیں مرکز اسے دو عالم کا
کہ ہر مقام کا ہے راستہ مدینے سے

نگاہ بن نہیں سکتی زبان، تو کیا کہئیے
یہ کیا بتاؤں کہ لایا ہوں کیا مدینے سے

خدا گواہ کہ اس رنج و غم کے مارے نے
ہر ایک درد کی پائی دوا مدینے سے

نگاہ گنبدِ خضرا کے گرد پھرتی تھی
میں دل کو تھام کے رخصت ہوا مدینے سے

مریضِ ہجر اسی آرزو میں جیتا ہے
کہ لوگ لائیں گے خاکِ شفا مدینے سے

غمِ فراق کی ایذا پسندیاں توبہ
مگر لگائے ہوں اک آسرا مدینے سے

ادب سے کہہ نہیں سکتا، مگر حقیقت ہے
کہ میرے دل کو بھی ہے رابطہ مدینے سے

نزولِ رحمتِ باری کا وقت آیا ہے
اُٹھی وہ جھوم کے کالی گھٹا مدینے سے

تو ہی بتا مرے ذوقِ طلب میں کیا کہدوں
پیام لائی ہے بادِ صبا مدینے سے

وہ حبیبؐ نے عالم سے بے نیاز کیا
حمید مجکو تو سب کچھ ملا مدینے سے

سُرور و نور

وہ عجیب وقت تھا جب چلے تھے دیارِ نکہت و نور سے
وہ عجیب سماں تھا جُدا ہوئے تھے جو آستانِ حضورؐ سے

وہ دُرود پڑھنا مرا حرم میں کمالِ کیف و سُرور سے
کبھی جالیوں کے قریب سے کبھی ہٹ کے سامنے دُور سے

وہ نظر نواز تجلیاں، وہ سکوتِ دل، وہ سکونِ جاں
یہ کسے مجال ہلا سکے جو نظر کو پردۂ نور سے

وہ عنایتیں، وہ نوازشیں، وہ نشاطِ دید کی بارشیں
جو ہجومِ جلوہ کی تابشیں نظر آئیں جلوۂ نور سے

کبھی مجھ کو محو نہ کر سکے، یہ رباب و چنگ کے زمزمے
کہ دل اپنا مست ہے باغِ طیبہ کے نغمہائے طیور سے

Marfat.com

ہے مری نگاہ میں آج بھی، شبِ ماہ کی وہی دلکشی
وہ فضا میں چھٹکی ہے چاندنی، جو ضیائے قبّۂ نور سے

مجھے "بیرِ غرس" کی چاہ ہے، مری تشنگی ہی گواہ ہے
یہ وہ تشنگی نہیں تشنگی، جو بجھے شرابِ طہور سے

"جبلِ اُحد" کے نظارے کی ہے نگاہِ شوق کو آرزو
نہ خیالِ باغِ نعیم کا، نہ ہے ذوق منظرِ طور سے

کبھی زائرانِ حرم اگر، سوئے دشتِ بدر بھی ہو گزر
تو سلام کہنا مری طرف سے وہاں کے اہلِ قبور سے

کہوں کس سے رازِ غمِ نہاں، کہ ہیں اشک آنکھوں سے کیوں رواں
وہ سکونِ قلب نہیں یہاں، جو وہاں تھا قربِ حضورؐ سے

جو تڑپ حمید کہ ہے آج کل، اسی دھن میں آئے مجھے اجل
مرے لب پہ ہوگی یہی غزل، جو اٹھوں گا شورِ نشور سے

لہ یہ غزل ہم نے [illegible] مکرمی جناب مصنف [illegible] کے سامنے پڑھی ہے

Marfat.com

لذّتِ فراق

بہت غم خدا کی قسم ہو رہا ہے   مدینے سے چھٹنا ستم ہو رہا ہے

مرے دل پہ اور یوں ہجومِ بلا ہو   غضب کیا یہ خیر الامم ہو رہا ہے

تصرف ہوا درد دل پر یہ کس کا   نہ اب بڑھ رہا ہے نہ کم ہو رہا ہے

خلش سوزِ غم کی مٹی جا رہی ہے   کوئی نا امیدِ ستم ہو رہا ہے

مرے دل کی بیتابیاں بڑھ چلی ہیں   کہیں ذکرِ صبحِ حرم ہو رہا ہے

میں جس حال میں بھی ہوں خوش ہوں الٰہی   بہرحال تیرا کرم ہو رہا ہے

تمنائے کعبہ کروں آہ کیونکر   دلِ زار بیت الصنم ہو رہا ہے

حمیدِ حزیں آج کل میرے آقا

گرفتارِ رنج و الم ہو رہا ہے

Marfat.com

اشکِ ناچکیدہ

دل فرطِ غم سے شق ہے سینہ بھی ہے دریدہ
کیا حمد و نعت لکھے کلکِ زباں بُریدہ

شاید یہی ہمارے دل کی لگی بجھائیں
باقی جو رہ گئے ہیں کچھ اشکِ ناچکیدہ

طیبہ کی یاد میں ہے دل بیقرار مُضطرب
جامی کے کچھ سُنا دے اشعار چیدہ چیدہ

فی الحال یہ خلش ہی وجہِ سکوں ہے مجھکو
دل سے مرے نہ کھینچو یہ ناوکِ خلیدہ

اے شیخِ پاک باطن توفیق ہو تو پی لے
یہ جام ہے اچھوتا، یہ مے ہے ناچشیدہ

ہے نازشِ بہاراں طیبہ کا باغ، ورنہ
جو باغ ہے جہاں میں، ہے وہ خزاں رسیدہ

جب کچھ خیال آیا، صُبحِ حرم کا مجھ کو
بابُ السّلام والا یاد آ گیا قصیدہ

وہ بے اَدب رہے گا محروم فضلِ رب سے
جو خادمگانِ حق سے ہو جائے بد عقیدہ

گم کردہ راہِ حق کو قسمت سے مل گیا ہے
اک رہبرِ طریقت، مردِ خدا رسیدہ

ہر داغِ دل ہمارا فردوس در بغل ہے
رضواں نے کب یہ دیکھے گلہائے نودمیدہ

یا د خدا ہو دل میں، ذکرِ نبیؐ ہو لب پر
سیکھو حمیدؔ ہم سے یہ خصلتِ حمیدہ

ہ مرشدی و مولائی حضرت الحاج شاہ محمد عبد الغفور صاحب نقشبندی مجددی مہاجر مدنی دام ظلہم العالی ہ

از فیضِ عام حضرت عبد الغفور صا
دل را کہ مردہ بود حیاتے بنو رسید

Marfat.com

تمنّائے مدینہ

ہو دل محوِ تماشائے مدینہ — جس سمت نظر جائے نظر آئے مدینہ

ہو اگر سر میں تو سودائے مدینہ — دل میں ہو تمنّا، تو تمنائے مدینہ

ں رہے سلطانِ مدینہؐ کا تصور — اور آنکھ رہے محوِ تماشائے مدینہ

ے نسیمِ سحری کی وہ لطافت — وہ روح فزا منظرِ صحرائے مدینہ

انوار کا اللہ رے یہ عالم — ہے مہر بھی اک ذرّہ صحرائے مدینہ

ہے اللہ یہ اعجازِ تصوّر — جیسے تھے ابھی محوِ تماشائے مدینہ

یں شہیدانِ اُحدؓ کے مرے مولا — کھلا دے مجھے پھر وہی صحرائے مدینہ

بے چین ہے دردِ غمِ فرقت سے حمیدؔ اب
پھر اس کو طلب کیجئے آقائے مدینہؐ

Marfat.com

مقصودِ حیات

اک ذرۂ حقیر سے ہرگز سوا نہیں — جس دل میں آرزوئے حبیبِ خدا نہیں

ذوقِ نیازِ عشق سے محروم ہی رہا — جو سر کہ آستانِ نبیؐ پر جھکا نہیں

واعظ بیانِ روضۂ رضواں بجا، مگر — کیا روضۃ النبیؐ کا نظارہ کیا نہیں

جب سے درِ حبیبؐ کا سجدہ ہوا نصیب — میری نظر میں اور کوئی اب فضا نہیں

اُن پر درود، اُن پہ سلام، اُن پہ رحمتیں — لطف و کرم کی جن کے کوئی انتہا نہیں

میری نظر تو آیۂ "لَاتَقْنَطُوْا" پہ ہے — محرومیوں کا مجھ کو کسی سے گلا نہیں

نظارۂ جمالِ مدینہ، زہے نصیب — دامانِ چشمِ شوق میں اب میری کیا نہیں

اے آفتابِ حسن، خدارا نگاہِ مہر — مدت سے میرے دل میں اجالا ہوا نہیں

پیشِ نظر حریمِ رسالت رہے حمیدؔ

کچھ اور حسرتِ دلِ درد آشنا نہیں

مدینہ کی باتیں

رو ہمصفیرو مدینے کی باتیں — یہی ہیں حقیقت میں جینے کی باتیں
سی طرح کچھ تشنگی کو بڑھائیں — کریں آبِ زمزم کے پینے کی باتیں
تقاضا غلامی کا یہ کہہ رہا ہے — کہ دن رات ہوں بس مدینے کی باتیں
مُبارک جنونِ محبّت مبارک — یہ دیوانگی اور قرینے کی باتیں
فضائے مدینہ ہے یا بزمِ جنّت — نہ قصّے حسد کے نہ کینے کی باتیں
ینے میں تھی جس زمانے میں حاضر — یہ ہیں اُس مبارک مہینے کی باتیں
جو چاہو کہ تازہ رہے دینِ ایماں — تو کرتے رہو تم مدینے کی باتیں
رہے پاسِ آداب لے دل ہمیشہ — ہوں دیوانگی میں قرینے کی باتیں
سُنا دے خدارا کوئی پھر سُنا دے — وہی "بابِ رحمت" کے زینے کی باتیں
کُھلے گا نہ اشعار سے رازِ دل کا — خُدا کو ہیں معلوم سینے کی باتیں
بنا کر مرے قال کو حالِ آقاؐ — چھڑا دیجئے اِس کمینے کی باتیں

حمید اپنے دل کا یہی مدّعا ہے
کہ ہوتی رہیں کچھ مدینے کی باتیں

Marfat.com

قسم در قسم

پھر مدینے کے لئے شوقِ فراواں کی قسم — دل ہے بیتابِ زیارت غمِ پنہاں کی قسم

یاد ہے صبحِ حرم یاد ہے گلبانگِ اذاں — نغمۂ مرغِ نواسنجِ گلستاں کی قسم

نظر افروز تماشا ہیں مغیلانِ حجاز — گل و نسرین کی قسم سنبل و ریحاں کی قسم

ہے ضیا بار بہت گنبدِ خضرا کا کلس — ماہِ تاباں کی قسم مہرِ درخشاں کی قسم

چمنِ طیبہ کا ہر پھول ہے پُر کیف غزل — حضرتِ حافظِ سرشار و غزلخواں کی قسم

پھر کو اس کفِ پا سے کوئی نسبت ہی نہیں — تابشِ جوہرِ آئینۂ عرفاں کی قسم

پھر دکھا دے چمنِ خلد کی کیاری کا سماں — تجھ کو میرے دلِ مہجور و پریشاں کی قسم

چاندنی رات مدینہ کی جو یاد آتی ہے — اک چمک اٹھتی ہے دل میں شبِ ہجراں کی قسم

آج تک یاد ہے تلووں کی وہ پُر لطف کھٹک — تا رگِ خلشِ خارِ مغیلاں کی قسم

یاد آتا ہے مدینہ کی وہ بارش کا سماں — موسمِ گل کی قسم ابرِ بہاراں کی قسم

پھر دکھا دے مجھے اطرافِ مدینہ کی بہار — تجھ کو اس حضرتِ فردوس بداماں کی قسم

Marfat.com

مر وہی نغمۂ دلسوز سنا دے مجھ کو — قافلے کی تجھے سوگندِ حُدی خواں کی قسم

ہیں مرے پیشِ نظر شام و سحر کے جلوے — ماہ و انجم کی قسم، نیّرِ تاباں کی قسم

ندسی صورتیں وہ اہلِ مدینہ کی جبیں — دیکھتے رہئے کسی صاحبِ ایماں کی قسم

یں ایمان و محبت کے مزے آتے ہیں — پوچھئے اہلِ محبت سے دل و جاں کی قسم

ب بھی رہ رہ کے مرے دل میں چمک اُٹھتی ہے — حرمِ طیبہ کی ہر شمعِ فروزاں کی قسم

ہے تصور میں بھی عالم تری محفل کا وہی — نالۂ نیم شبی و شبِ ہجراں کی قسم

لوہ افروز ہے جیسے پسِ پردہ کوئی — دل دھڑکتا تھا مرا دیدۂ حیراں کی قسم

رچۂ طیبہ میں مر کر مجھے جینا ہو نصیب — اک تمنا ہے یہی حسرتِ پنہاں کی قسم

سنتے ہیں دیکھنے والوں نے انھیں دیکھا ہے — ہم نے دیکھا نہ انھیں دیدۂ حیراں کی قسم

ے نسیمِ سحری بندگیٔ ما برساں — تجھ کو اشکوں کی قسم دیدۂ گریاں کی قسم

اک غزل اور کہو جوشِ محبت میں حمیدؔ

تم کو اپنے جگرِ مست و غزلخواں کی قسم

Marfat.com

یادِ مدینہ

نہ ذکرِ نبیؐ ہے، نہ یادِ مدینہ — یہ جینا بھی ہے کوئی جینے میں جی

جو ہو نورِ عرفاں سے معمور سینہ — تو بن جائے یہ کعبۂ دل مدینہ

وہ کیا خوب ہوگا مبارک مہینہ — کہ جب میرا رُخ ہوگا سوئے مدینہ

تڑپ درد کی دل میں اتنی ہو آقاؐ — کہ دشوار ہو جائے دم بھر کو جینا

سیہ ابر جب گھر کے کعبہ سے آیا — تو یاد آگیا آبِ زمزم کا پینا

مرے واسطے عرشِ اعظم وہی ہے — عطا ہو مجھے "بابِ رحمت" کا زینہ

کہاں اُن کا جلوہ کہاں اپنی آنکھیں — نظارے کو درکار ہے چشمِ بینا

بچانا مجھے ناخدائے دو عالم — تلاطم میں اب آ پڑا ہے سفینہ

خدا کی قسم شرم آتی ہے مجھ کو — مدینہ کہاں، اور کہاں یہ کمینہ

نہ چھوڑو مجھے حاجیو ساتھ لے لو — میں مرجاؤں گا راستے میں ہی ما

حمیدؔ اُڑ کے پہنچے دیارِ نبیؐ میں
بحقِ درِ حضرت شاہ میناؒ

Marfat.com

تجلیاتِ حرم

پیشِ نظر حریمِ رسالت ہے آجکل — دنیا مرے خیال کی جنّت ہے آج کل

لعبے میں خاص جشنِ مسرت ہے آجکل — ایک ایک ذرہ محوِ عبادت ہے آج کل

عالم تمام مطلعِ انوار بن گیا — اتنی تجلّیات کی کثرت ہے آج کل

اک اہتمامِ خاص ہے بیتُ الحرام میں — صف بستہ قدسیوں کی جماعت ہے آج کل

حیرانیِ نگاہ کا عالم نہ پوچھئے — دل بے نیازِ خلوت و جلوت ہے آج کل

پھر میرے جذبِ شوق نے پہنچا دیا مجھے — پھر ملتزم سے شرفِ قربت ہے آج کل

لِلّٰہ آبگینۂ دل کو نہ چھیڑیئے — لبریز سوز و سازِ محبت ہے آج کل

پھر استلام[1] رکنِ یمانی[2] کے ذوق میں — بیتابیِ طواف و زیارت ہے آج کل

---

[1] استلام جب حجرِ اسود کی نسبت مستعمل ہوتا ہے تو اُس کا بوسہ لینا مقصود ہوتا ہے اور جب رکن یمانی کی نسبت بولا جاتا ہے تو صرف اُس کا چھو لینا مراد ہوتا ہے ۱۲

[2] رکنِ یمانی، ایک پتھر ہے جو کعبۂ مکرمہ کے ایک گوشے میں بجانب یمن گڑا ہوا ہے۔ ۱۲

اندازۂ سرورِ محبت محال ہے
سرشار دل کسی کی بدولت ہے آج کل

دل کھنچ رہا ہے دیکھ کے آغوشِ شوق سے
ایسی حطیمِ پاک میں نزہت ہے آج کل

چھایا ہوا ہے دل پہ عجب کیفِ بیخودی
وہ غائبانہ لطفِ عنایت ہے آج کل

رونق ہی اور ہے "جبلِ بوقبیس" کی
آئینہ دارِ جلوۂ رحمت ہے آج کل

غارِ حرا پہ نور کی کثرت بنی حجاب
دامن میں اسکے کتنی لطافت ہے آج کل

ہٹتی نہیں نگاہ جدھر پڑ گئی حمید
ہر شے میں ایک حسن ہے ندرت ہے آج کل

Marfat.com

لیلۃ المعراج

من کے انوار نظر آج کی رات
حرم طیبہ میں ہم ہوتے اگر آج کی رات

جلوے ہیں مرے پیش نظر آج کی رات
دیدہ و دل پہ ہے اک خاص اثر آج کی رات

آنکھوں میں مدینے کا لیے ہوں نقشہ
اللہ اللہ مرا حسنِ نظر آج کی رات

تو کیا ذوقِ جبیں سائی کی لذت ملتی
اس درِ پاک پہ ہوتا جو بسر آج کی رات

بھر سورۂ واللیل میں پڑھتا رہتا
روضۂ خلد میں ہوتی جو بسر آج کی رات

تے روضۂ اقدس کے جو بیٹھے ہوں گے
ہو گی حاصل انھیں معراجِ نظر آج کی رات

ل جبریلؑ کی تابانیاں اللہ اللہ
قابلِ دید سماں ہوگا اُدھر آج کی رات

صبر میں اے کاش کہ حاضر ہوتے
اُم ہانیؓ کا بھی ہم دیکھتے گھر آج کی رات

ف انکی ہے نظر انکی ہے قسمت انکی
دیکھتے ہوں گے جو اربابِ نظر آج کی رات

رجاتا ہے اُن کی عنایت کی نظر
دیکھ آنسو نہ رکیں دیدۂ تر آج کی رات

مشتاق کو معراج میسر ہوتی
قبۂ نور پہ ہوتی جو نظر آج کی رات

بیتِ عثمانؓ میں ہوتے جو کہیں آج حمید
دیکھتے بارشِ انوارِ سحر آج کی رات

Marfat.com

فقُم قُم یاحبیبی کم تنامی

نسیم صبح طیبہ ہے پیامی
تعالی اللہ نوید شادکامی

کچھ اس انداز سے مُژدہ سنایا
کردی سب اہل گلشن نے سلامی

جو ہیں اہلِ نظر وہ جانتے ہیں
ادب ہے مقتضائے نام نامی

قدم اُٹھے مگر منزل بہ منزل
کہ نازیبا ہے شوق تیز گامی
ق
وہ بیتِ اُمِّ ہانی اللہ اللہ
وہ عینِ خواب و بیداری سامی

جناب جبرئیلؑ اہلِ رسالت
وہی رُوح الامینؑ حق کے پیامی

پیامِ شوق لائے ہیں خدا کا
حضورِ سرورِ ذاتِ گرامی

عطا ہو جرأتِ عرضِ طلب آج
فرشتوں کو ہے شوق ہمکلامی

بشوقت جاں بلب آمد تمامی
"فقُم قُم یا حبیبی کم تنامی"

سواری آئی جب بیت الحرم میں
تو کعبے نے بھی دی بڑھ کر سلامی

عمامہ بر سر و نورِ مجسّم
وہ شانِ جلوہ و نازک خرامی

بہار اندر بہار اللہ اکبر
وہ انوارِ بہارِ رنگِ شامی

Marfat.com

وہ رفتارِ بُراقِ برق پیکر — وہ اُس کی اللہ اللہ عرش گامی
وہاں آج اور ہی کچھ ہوگا عالم — جہاں لکھے ہیں اسمائے گرامی
حریمِ پاک میں سب ہوں گے حاضر — عراقی، ہندی و مصری و شامی
بچشمِ پُرنم و با قلبِ مضطر — لبوں پر ہوں گے کچھ اشعارِ جامیؔ
قدش را پایۂ گردوں خرامی — لبش را مایۂ یحییِ العظامی

چو نرگس خواب چند از خواب برخیز
بدہ جاں در تنِ از نازک خرامی

درِ اقدس پہ ہوتے کاش ہم بھی — تو یہ کہتے باندازِ غلامی
"خدایا از تو خواہم مصطفیٰؐ را — بحقِ حضرت حسانؓ و جامیؔ
نبیؐ کے کفشِ پا کا تجھ کو صدقہ — جبیں پر ہو مری نقشِ غلامی
شبِ معراج کا صدقہ مٹا دے — جنونِ شوق میں جو کچھ ہو خامی
مگر لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ" — لبِ معجز نما خود ہے پیامی
حمیدِ بے نوا پر بھی کرم کر — مسلّم ہے ترا فیضِ دوامی

بحسنِ اہتمامِ کارِ بسامیؔ
طفیلِ دیگراں یا بد تمامی"

Marfat.com

اعجازِ محبّت

کچھ اس ادا سے وہ جلوے دکھائے جاتے ہیں
کہ میرے دیدہ و دل میں سمائے جاتے ہیں

چمک رہی ہیں مزارِ نبیؐ پہ قندیلیں
ستارہ ہائے فلک جھلملائے جاتے ہیں

کہیں تو کیا کہیں ناز و نیاز کے اسرار
کہیں یہ راز کسی کو بتائے جاتے ہیں

امینِ دردِ محبت ہیں عاشقانِ رسولؐ
تڑپ رہے ہیں مگر مسکرائے جاتے ہیں

بجا ہے ناز کریں جتنا اپنی قسمت پر
جو خوش نصیب مدینے بلائے جاتے ہیں

ہر اک کو دردِ محبت مگر نصیب کہاں
جو اہلِ دل ہیں وہی آزمائے جاتے ہیں

کچھ اور رازِ محبت ابھی چھپانا تھا
یہ اشک آنکھوں سے کیوں اُبھر آئے جاتے ہیں

حریمِ حسن کے انوار لوٹتے ہیں وہی
جو شب کو پچھلے پہر جگائے جاتے ہیں

حمید اس کو محبت کا معجزہ کہیے
مٹائے جاتے ہیں جتنا بنائے جاتے ہیں

Marfat.com

تازہ بتازہ نو بنو

عقدۂ غم ذرا ذرا تازہ بتازہ نو بنو　　عرض کر اُن سے اے صبا تازہ بتازہ نو بنو

خواہ فلک کی ہو جفا تازہ بتازہ نو بنو　　تیرا کرم ہے برملا تازہ بتازہ نو بنو

دیکھ لے دل کا لالہ زار یعنی بہار در بہار　　پھول کھلے ہیں جا بجا تازہ بتازہ نو بنو

حج بدل سے فائدہ پہلے یہ فرض کر ادا　　کعبۂ دل کی رکھ بنا تازہ بتازہ نو بنو

ذکر دیارِ پاک کا ہے مری روح کی غذا　　ملتا ہے جس سے آسرا تازہ بتازہ نو بنو

منظرِ صبحِ دلکشا، آہ اُس ارضِ پاک کا　　دیکھوں میں کاش بارہا تازہ بتازہ نو بنو

منبرِ علی پہ جا کے جب دیکھوں نبی کا آستاں　　سجدہ نظر سے ہو ادا تازہ بتازہ نو بنو

طوفِ حرم کا شوق ہو دل میں سرور و کیف ہو　　جھوم کے جب اُٹھے گھٹا تازہ بتازہ نو بنو

حیّ علی الفلاح* کی کانوں میں آئے جب صدا　　در پہ ہوں جا کے جبہ سا تازہ بتازہ نو بنو

---

* بعض … ہیں سے ہوتا ہے اس مقام کو "جبلِ مفرح" یا "مفرحات" بھی کہتے ہیں ۔ ۱۲

صحنِ حرم میں صبح کو لوٹ رہا ہوں خاک پر ۔۔۔ لب پہ ہو نام آپ کا تازہ بتازہ نو بنو

کاش درود اور سلام پڑھتا ہوا بہ ذوق و شوق ۔۔۔ جاؤں میں مسجدِ قبا[1] تازہ بتازہ نو بنو

مسجدِ قبلتین[2] میں پھر ہو سرِ نیاز خم ۔۔۔ دیکھوں سماں وہ صبح کا تازہ بتازہ نو بنو

بزم ہو بزمِ مصطفیٰ، ورد ہو نام پاک کا ۔۔۔ صلِ علیٰ کی ہو صدا تازہ بتازہ نو بنو

عالمِ ذوق و شوق ہو اور وہ کہیں حمید سے

ہاں یہی نعت پھر سُنا تازہ بتازہ نو بنو

---

[1] سرکارِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ سے جب مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی ہے تو اول اول قیام مقام قبا میں فرمایا تھا۔ یہیں وہ مسجدِ قبا ہے جو اسلام میں سب سے پہلے تعمیر ہوئی۔ آیۂ کریمہ: لمسجد اسس بنیانہ علی التقویٰ من اول یوم احق ان تقوم فیہ۔ میں جس مسجد کی مدح آئی ہے، وہی مسجد یہ وہ مسجد ہے جو بانیِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے

اللّٰھم لا عیش الا عیش الآخرہ واغفر للانصار والمھاجرہ

فرماتے ہوئے تعمیر فرمائی۔ یہ جگہ نہایت سرسبز و شاداب ہے کثرت سے کھجور کے درخت اور باغ لگے ہوئے ہیں ہر طرف ہرے بھرے کھیت لہلہا رہے ہیں۔ ۔۔۔ جدھر نظر اُٹھائیے جمال ہی جمال ہے۔

[2] مسجدِ قبلتین۔ جہاں تحویلِ قبلہ کا حکم ہوا ہے ۱۲۔

نورانی راتیں

وہی اصل میں تھیں مسرت کی راتیں ملیں جو مدینے میں رحمت کی راتیں
مری عمرِ رفتہ ذرا پھر پلٹ آ کہ میں دیکھ لوں عیش و عشرت کی راتیں
نگاہوں میں اب تک لئے پھر رہا ہوں وہ راتوں کی خلوت وہ خلوت کی راتیں
محبّت کی دُنیا میں سرمستیاں تھیں نہ بھولیں گی وہ لُطف و راحت کی راتیں
تصور کی رعنائیاں اللہ اللہ نگاہوں میں ہیں بزمِ جنت کی راتیں
شب و روز اب یاد آتے ہیں مجھ کو وہ راحت کے دن وہ مسرّت کی راتیں
بتا اے شبِ غم! کہاں سے میں لاؤں وہ تنہائیاں وہ فراغت کی راتیں
کسی کی نمازِ تہجد کا صدقہ میسر ہوں پھر وہ عبادت کی راتیں
حقیقت میں تھیں حاصلِ زندگانی وہ ناز و نیازِ محبّت کی راتیں
مری عمر کے دن کوئی کاش لے لے دکھا دے حریمِ رسالتؐ کی راتیں

حمیدؔ سیہ کار کو پھر دکھا دے
وہی نور افشاں محبّت کی راتیں

یاد ہے

یاد ہے اب تک مجھے طیبہ کا جانا یاد ہے — یاد ہیں وہ دن، وہ راتیں، وہ زمانہ یاد ہے
گوشِ خفتہ میں وہ تکبیرِ حرم کا گونجنا — رات کو پچھلے پہر وہ اٹھ کے جانا یاد ہے
دیکھنا سقفِ حرم کے قمقموں کی روشنی — وہ ستاروں کا فلک پر جھلملانا یاد ہے
گنبدِ خضرا کے نورانی کلس کے آس پاس — وہ مہ و خورشید کا چکر لگانا یاد ہے
وہ حریمِ پاک میں رک رک کے چلنا بار بار — وہ قدم آہستہ آہستہ اٹھانا یاد ہے
روضۂ جنت[1] وہ منبر اور وہ محراب و در — ہاں ابھی تک وہ سماں وہ آستانا یاد ہے
اضطرابِ حسرتِ دیدار و محرابِ نبیؐ — اور وہ سجدے کی خاطر سر جھکانا یاد ہے
ذوقِ نظارہ کے عالم میں وہ رنگِ محویت — اور وہ میری چشمِ نم کا تھرتھرانا یاد ہے
شوقِ بے حد اور وہ کیفیتِ عرضِ دعا — وہ پڑھانے والے کا پڑھنا پڑھانا یاد ہے
وہ دلِ پر آرزو کا اضطراب نو بنو — وہ نگاہ شوق کا تسکین پانا یاد ہے

---

[1] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: ما بین بیتی ومنبری روضة من ریاض الجنة۔ میرے گھر (یعنی روضۂ اقدس) اور میرے منبر کے درمیان میں ایک باغ ہے جو جنت کے باغوں میں سے ہے۔ اسی بنا پر [illegible] روضہ یعنی جنت کی کیاری کہتے ہیں۔ قیامت کے دن جنت کا یہ ٹکڑا [illegible] جنت کی طرف اٹھا لیا جائے گا۔

Marfat.com

ہائے وہ دل کا دھڑکنا یک بیک وقتِ سلام
وہ مرا کچھ پڑھتے پڑھتے بھول جانا یاد ہے

روضۂ پُرنور میں وہ برقِ رحمت کی چمک
جالیوں کے پاس وہ آنسو بہانا یاد ہے

وہ حضورِ خاص، وہ انوارِ الطافِ نظر
وہ مرا رو رو کے حالِ دل سنانا یاد ہے

وہ نسیمِ روضۂ اقدس کی دلآویزیاں
اور وہ میرا ہوش میں پھر لوٹ آنا یاد ہے

پاسبانوں کی نظر سے چھپ کے فرطِ شوق میں
سُرمۂ خاکِ درِ اقدس لگانا یاد ہے

وہ نسیمِ دلکشا، وہ جلوۂ نورِ سحر
وہ طیورِ خوش نوا کا چہچہانا یاد ہے

ہائے وہ فرطِ طرب میں نغمۂ وجد آفریں
وہ ترانہ شوق کا، وہ گنگنانا یاد ہے

وہ اُحد کی راہ، وہ نخلِ رطب، وہ سبزہ زار
سائے میں دیوار کے وہ بیٹھ جانا یاد ہے

میں نہ بھولوں گا غلامِ ساقیِ کوثر تجھے
بیرِ رومہ[۱] پر ترا پانی پلانا یاد ہے

وہ شبِ پُرنور، وہ خلوت، وہ میدانِ اُحد
اور وہ اک مخلص کا اپنے یاد آنا یاد ہے

اللہ اللہ وہ دلِ بیتاب کا عالم حمیدؔ
آ کے جانا یاد ہے، اور جا کے آنا یاد ہے

۱؎ "بیرِ رومہ" وہ کنواں ہے جسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رفاہِ عام کے خیال سے بیس ہزار درہم میں خرید کر وقف کر دیا تھا۔۱۲

Marfat.com

صبحِ حرم

یہ شبِ غم اور یہ تنہائیاں
یاد آتی ہیں وہ بزم آرائیاں

وہ بہارِ جلوۂ صبحِ حرم
وہ نسیمِ شوق کی انگڑائیاں

گنبدِ خضرا کا وہ زرّیں کلس
وہ شعاعِ مہر کی رعنائیاں

وہ اذاں کے نغمہائے دل فروز
گونجتی ہوں جس طرح شہنائیاں

وہ سکوتِ خاص، وہ بابُ السّلام
وہ سکونِ قلب، وہ تنہائیاں

وہ قبا کے جلوہ ہائے رنگ دار
وہ مری تخییل کی رعنائیاں

وہ کھجوروں کے درختوں کی قطار
وہ روش باغوں کی اور وہ کھائیاں

ہائے وہ "عینُ السّنایا"[1] کی بہار
ہر طرف وہ انجمن آرائیاں

اللہ اللہ یہ تصوّر کا فروغ
رُو برو ہیں جیسے کچھ پرچھائیاں

مرحبا جوشِ جنوں، صد مرحبا
مجھ کو ہیں منظور یہ رسوائیاں

کیجئے عزمِ مدینہ پھر حمید
کب تک آخر یہ خیال آرائیاں

---

[1] میدانِ اُحد میں جس مقام پر بحرِ کرم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دندانِ مبارک (جو اُحد میں شہید ہوئے تھے) اسی کے قریب ایک چشمہ "عین السنایا" بہہ رہا ہے۔

شوقِ دید

ک جاتے ہیں کہ اللہ کا گھر دیکھیں گے — اور ہم دیکھنے والوں کی نظر دیکھیں گے
ک ہم ہیں کہ شبِ غم میں تڑپتے ہوں گے — ایک وہ ہیں کہ مدینہ کی سحر دیکھیں گے
تصور میں رہا کرتا تھا عالم اکثر — اب حقیقت میں اسے پیشِ نظر دیکھیں گے
انے والوں پہ حرم کے مجھے رشک آتا ہے — اللہ اللہ وہ تری راہ گذر دیکھیں گے
نھ سے بیساختہ نکلے گا کہ "یا ربّ البیت" — کعبۃ اللہ کی چوکھٹ پہ جو سر دیکھیں گے
ئے وہ حیرتِ نظارہ کہ جب پہلے پہل — قبۂ نور کو وہ ایک نظر دیکھیں گے
ل نھیں مادّی آنکھوں سے بصد کیف و سُرور — بابِ جبریل پہ رحمت کا اثر دیکھیں گے
بھی منبر پہ نظر ہو گی کبھی جالی پر — کبھی حیرت سے اِدھر اور اُدھر دیکھیں گے
یا خبر آپ کو اس عالمِ محویت کی — دیدۂ و دل پہ جو اک خاص اثر دیکھیں گے
ی کچھ اور ہی محویتِ اربابِ نظر — قبۂ نور ہی دیکھیں گے جدھر دیکھیں گے

جائیے جائیے اللہ سرافراز کرے
ہم بھی اللہ دکھائے گا اگر دیکھیں گے

اشکِ حسرت

مدینے کو پھر قافلے جا رہے ہیں
مگر ہم یہ سُن سُن کے گھبرا رہے ہیں

تڑپتے ہوئے دل کو بہلا رہے ہیں
مگر اشکِ حسرت بہے جا رہے ہیں

نسیمِ سحر تیرے دل سوز جھونکے
یہ اور آتشِ غم کو بھڑکا رہے ہیں

بہارِ مدینہ صبا لے کے آئی
نشیمن کے تنکے اڑے جا رہے ہیں

مری وسعتِ شوق کا پوچھنا کیا
مقامات سب سامنے آ رہے ہیں

ہزاراں درود و سلامم بجائیش
جہاں آپ آرام فرما رہے ہیں

وہ آئینہ سامان مدینہ کی گلیاں
جدھر دیکھیے ہم نظر آ رہے ہیں

تصور بھی کیا چیز ہے اللہ اللہ!
کبھی آ رہے ہیں کبھی جا رہے ہیں

چمکتے ہوئے کہکشاں کے ستارے
مجھے آج آئینہ دکھلا رہے ہیں

حریمِ حبیبِ خدا اور ہم ہوں؟
تصور سے بھی اس کے تھرا رہے ہیں

حقیقت میں یہ بھی انھیں کا کرم ہے
جو ہم غم نصیبوں کو تڑپا رہے ہیں

جبینِ دلم سجدہا میگذارد
جہاں آپ تشریف فرما رہے ہیں

حمید اب تو یادِ مدینہ میں ہم بھی
کشاکش سی اک دل میں ہم پا رہے ہیں

Marfat.com

پیام حمید

تڑپ رہا ہے یہ مشتاقِ دید کہہ دینا　　درِ نبی پہ سلامِ حمید کہہ دینا

جو حالِ دل ہو وہ آن پر ہے یہی روشن　　زبانِ حال سے بھی کچھ مزید کہہ دینا

بھلا نہ دینا کہیں اس پیام کو میرے　　بحقِ بوالحسن و بایزید کہہ دینا

طفیلِ خواجۂ اجمیر و بہر قطب جہان　　بحقِ حضرتِ بابا فرید کہہ دینا

اگرچہ تابِ نظارہ نہیں ہے آنکھوں کو　　مگر ہے پھر بھی تمنائے دید کہہ دینا

حضور آپ کے الطاف بے نہایت سے　　ہے میرے دل کو بہت کچھ امید کہہ دینا

ہلالِ گنبدِ خضرا اگر نہ دیکھوں گا　　نہ ہوگی عید کو بھی میری عید کہہ دینا

مجھے کہیں کا نہ رکھا ہوائے دنیا نے　　کیا ہے نفس نے اپنا مرید کہہ دینا

نکالئے مجھے اس دارِ ضلالت سے　　ہوائے ہند نہیں ہے مفید کہہ دینا

نگاہِ مہر و کرم سے جو دل میں روشن ہے　　نہ بجھنے پائے وہ شمعِ امید کہہ دینا

بلائیے مرے آقا بلائیے مولا　　ہے انتظار کی کلفت شدید کہہ دینا

بعید رہ کے رہوں میں قریب یا حضرت　　قریب ہو کے نہ ہوں میں بعید کہہ دینا

برائے لاکھ مگر پھر رہیگی تا بہ ابد　　حضور سے ہے جو مجھکو امید کہہ دینا

غمِ فراق سے ہیں اشکبار عبداللہ الحی
تڑپ رہے ہیں عبید و حمید کہہ دینا

منجانب مولانا عبدالحمید صاحب مجددی ... مخلص مکرم جناب مولوی حکیم عبداللہ خان صاحب پیلی بھیتی

عازمِ حرمین سے

مبارک ہو ناصرؔ[1] میاں دیدِ طیبہ — مرے واسطے بھی دعا کیجئے گا
یہ حج و زیارت کی دولت مبارک — مجھے بھی نہ دل سے جدا کیجئے گا
مجھے چھوڑ کر آپ گو جا رہے ہیں — تصور میں لیکن رہا کیجئے گا
دلِ مضطرب کا تڑپنا ہی اچھا — کہاں تک، تسلّی دیا کیجئے گا
مناجات کے وقت اے مخلصِ من — مرا نام بھی لے لیا کیجئے گا
سرورِ محبّت کی سرمستیوں میں — ذرا اپنا وعدہ وفا کیجئے گا
رہے آپ کو یاد میری شبِ غم — جو پچھلے پہر کو اٹھا کیجئے گا
مرے گوشِ مشتاق کو یاد کر کے — اذانِ بلالیؓ سنا کیجئے گا
نگاہوں کو اپنی ادب سے جھکا کے — مواجہ میں حاضر ہوا کیجئے گا
مقدّس فضاؤں میں محرابِ در کی — بصد شوق سجدے ادا کیجئے گا
اگر ہو سکے جالیوں کے برابر — نمازِ تہجد پڑھا کیجئے گا

حمیدِ سیہ کار کو بھی بلائیں
بصد آرزو التجا کیجئے گا

---

[1] محبّی مولوی محمد ناصر صاحب [illegible]

Marfat.com

منتہائے آرزو

کوئی دیارِ حبیبِ خُدا میں پہونچا دے
حضوریِ شہِ ہر دوسرا میں پہونچا دے

سکونِ دل ہو میسّر تری عنایت سے
الٰہی اُس کوہِ صفا میں پہونچا دے

نصیب ہو مجھے پھر دیدِ منزلِ عرفات
کرم سے اپنے الٰہی منا میں پہونچا دے

نظر میں وسعتِ کونین ہیچ ہے یارب
مجھے تو گوشۂ غارِ حرا میں پہونچا دے

سجودِ شوق کو بے تاب ہے جبینِ نیاز
حریمِ کعبۂ راحت فضا میں پہونچا دے

قدم قدم پہ جہاں میری روح وجد کرے
سرور بخش فضائے قُبا میں پہونچا دے

نہیں پسند یہ دنیائے رنگ و بُو مجھ کو
کوئی مدینہ کی دلکش فضا میں پہونچا دے

ہمارا بہرِ خدا تحفۂ درود و سلام
کوئی حضورِ شہِ دوسرا میں پہونچا دے

جہاں مہکتی ہے شام و سحر نسیمِ کرم
کوئی اُسی چمنِ دلکشا میں پہونچا دے

وہ ظلِّ دامنِ رحمت میں عافیت پائے
جو مجھ کو سایۂ بابُ النسا میں پہونچا دے

مری دعا پہ جو آمین دردِ دل سے کہے
خدا اسے حرمِ مصطفیٰ میں پہونچا دے

تڑپ رہا ہے غم و درد سے غریب حمیدؔ
کوئی مدینہ کے دارالشفا میں پہونچا دے

Marfat.com

اُمّیدوارِ التفات

کیونکر حمید جرأتِ اظہار کیجئے
اک ایسی آرزو ہے جسے پیار کیجئے

ذکرِ دیارِ پاک کی تکرار کیجئے
کچھ اور تیز قلب کی رفتار کیجئے

پھر دیکھئے نوازشِ پیہم کی لذتیں
دل کو تو پہلے حاضرِ دربار کیجئے

اللہ ری آستانِ رسالت کی دلکشی
سجدہ ہر ایک ذرّے کو سو بار کیجئے

سب کچھ سہی تصوّرِ طیبہ کی لذّتیں
پیدا کہاں سے منظرِ انوار کیجئے

پھر آرزو ہے رہ کے مدینہ میں رات دن
پیہم طوافِ کوچہ و بازار کیجئے

پھر مجھ پہ لطفِ سیّدِ ابرار کیجئے
پھر میرے دل کو مطلعِ انوار کیجئے

پھر دل پہ چھائی جاتی ہیں دنیا کی ظلمتیں
پھر میرے غمکدے کو ضیا بار کیجئے

پیشِ نظر ہوں گنبدِ خضرا کی نزہتیں
پھر زائروں پہ بارشِ انوار کیجئے

دکھلا کے اپنے جلوۂ رحمت کی اک جھلک
آنکھوں کو محوِ لذتِ دیدار کیجئے

گھیرے ہوئے ہیں دل کو مرے نامرادیاں
خوابیدہ آرزوؤں کو بیدار کیجئے

ذوقِ طلب میں اور کچھ احساس ہی تو ہو
آساں ہر ایک منزلِ دشوار کیجئے

ہر وقت بارگاہِ رسالت میں اے حمید
جی چاہتا ہے عرضِ باصرار کیجئے

میرے رفیقِ خاص کو بھی یا رسولِ پاک
لطف و کرم سے اپنے گرانبار کیجئے

Marfat.com

بیتابیِ دل

مرا اے نگاہِ کرم دیکھ لینا — مٹا دے گا سب رنج و غم دیکھ لینا

خدا جانے کیا دمبدم دیکھ لینا — وہ رہ رہ کے سوئے حرم دیکھ لینا

وہ بیتابیِ دل وہ رخصت کا عالم — وہ مڑ مڑ کے با چشمِ نم دیکھ لینا

تری خوش خرامی پہ قربان جاؤں — اِدھر بھی غزالِ حرم دیکھ لینا

دیارِ نبی کی طرف جانے والو! — ذرا وادیِ ذی سلم دیکھ لینا

یہ جذبہ ہے شوقِ زیارت کا جذبہ — ہوا ہے نہ ہوگا یہ کم دیکھ لینا

خدا کے کرم سے جوارِ نبیؐ میں — پھر اک بار جائیں گے ہم دیکھ لینا

مرے واسطے حاصلِ زندگی ہے — کسی کا بہ چشمِ کرم دیکھ لینا

حمیدِ غزلخواں بھی طیبہ میں ہوگا
اے زائرانِ حرم دیکھ لینا

Marfat.com

حریمِ قدس

حریمِ قدس میں حجاج جا رہے ہوں گے
ہر ایک گام پہ آنکھیں بچھا رہے ہوں گے

یہ حال ہو گا کہ رعبِ جمالِ کعبہ سے
لرزتے ہوں گے قدم ڈگمگا رہے ہوں گے

کچھ ایسی ہو گی حریمِ جلال کی عظمت
کہ دیکھ دیکھ کے تھرّائے جا رہے ہوں گے

جو ہم سے ہو گئے انھیں ملتزم شریف کے پاس
گناہ بھولے ہوئے یاد آ رہے ہوں گے

جنھیں حطیم نے آغوش میں لیا ہو گا
وہ لطف اور ہی دل میں اٹھا رہے ہوں گے

جو بوسہ دینے جھکے ہوں گے سنگِ اسود پر
سکون سا دلِ مضطر میں پا رہے ہوں گے

کچھ اہلِ درد ہر اک کی نگاہ سے بچ کر
خدا کی یاد میں آنسو بہا رہے ہوں گے

کچھ اہلِ جاہ بھی ہوں گے مطاف[1] کے نزدیک
معلّم اُن کو دعائیں پڑھا رہے ہوں گے

طوافِ کعبہ میں کچھ لوگ محو ہو ہو کر
نظر جھکائے ہوئے مسکرا رہے ہوں گے

جو اہلِ ذوق ہیں وہ اپنے دل کے گوشے سے
حرم کے دید کی لذّت اٹھا رہے ہوں گے

سرور و کیف میں کچھ ہونگے گوش بر آواز
اذاں کے نغمۂ دلکش وہ آ رہے [illegible]

[1] طواف کی جگہ کو عربی میں مطاف کہتے ہیں ۱۲ [illegible]

Marfat.com

نگاہیں شوق کی اُن تجلیوں پہ ہونگی نثار — جو بابِ کعبہ پہ شمعیں جلا رہے ہوں گے

حجازی لحن میں بابِ السّلام پر قاری — کلام پاک ہر اک کو سُنا رہے ہوں گے

عجیب وجد کے عالم میں طائرانِ حرم — خوشی سے چاروں طرف چہچہا رہے ہوں گے

کچھ اہلِ بصر اُدھر بیٹھے چاہِ زمزم پر — بصد خلوصِ عقیدت نہا رہے ہوں گے

نظر میں ہیں وہ غلامانِ ساقیِ کوثر — صراحیوں سے جو زمزم پلا رہے ہوں گے

شعاعیں نور کی ہر سمت پڑ رہی ہوں گی — چراغ چاروں طرف جگمگا رہے ہوں گے

اُنھیں کو بابِ اجابت سے کچھ ملے گا صلہ — جو ربّنا کی صدائیں لگا رہے ہوں گے

وہ دل نشین لب و لہجہ میں خوش گلو نغمے — بہاریہ عربی گیت گا رہے ہوں گے

بہت سے لوگ تو سعیِ صفا و مروہ میں — قدم بڑھائے دعا کرتے جا رہے ہوں گے

کچھ اُس طرف سے اِدھر اور اِس طرف سے اُدھر — جنون کے شوق میں چکّر لگا رہے ہوں گے

اِدھر ندامتیں ہونگی گناہگاروں کی — اُدھر وہ شانِ کریمی دکھا رہے ہوں گے

وہ دن بھی آئیں گے اللہ کی عنایت سے
حمیدؔ ہم بھی مدینہ کو جا رہے ہوں گے

[illegible] کعبہ کے کلید بردار ۱۲ حمید

Marfat.com

دُعائے حمیدؔ

یہ کیا آرزو ہے یہ کیا چاہتا ہوں
دیارِ حبیبِ خدا چاہتا ہوں

الٰہی نظر میرے ذوقِ طلب پر
مدینے کو پھر دیکھنا چاہتا ہوں

خدا جانے کیوں دل میں یہ آرزو ہے
کوئی بات سب سے جدا چاہتا ہوں

حرم میں کروں جا کے سجدے پہ سجدے
یہ جوشِ نیاز و وفا چاہتا ہوں

یقیں کیا کہ ایمان ہے اسپہ میرا
وہ خود جانتے ہیں میں کیا چاہتا ہوں

تو ہی ہے پیامی مرے دردِ دل کا
تجھے دل سے بادِ صبا چاہتا ہوں

کہاں تک سنوں عصفیروں کے طعنے
کرم اے شہِ دوسرا چاہتا ہوں

نظر جس کی مجھ پڑے جھوم جائے
وہ اک نغمۂ بے صدا چاہتا ہوں

مجھے زائرانِ حرم یاد رکھنا
دعا کر رہا ہوں دعا چاہتا ہوں

تسلسل رہے نغمۂ دل کا جاری
میں ایسا کوئی ہمنوا چاہتا ہوں

حمیدؔ اور کوئی تمنا نہیں ہے
دیارِ حبیبِ خدا چاہتا ہوں

Marfat.com

جلوۂ بیت الحرام

دلِ پاک کا جب لب پہ نام ہوتا ہے نفس نفس بخدا اک پیام ہوتا ہے
...مائے شوق میں اٹھیں سکون کی لہریں یہ کون دل سے مرے ہمکلام ہوتا ہے
...نگاہ میں کونین سربسجدہ ہیں عجیب کعبۂ دل کا مقام ہوتا ہے
...کا ذوقِ حضوری وہ شوق کا عالم عجیب منظرِ باب السّلام ہوتا ہے
...بان پہ بس لا الٰہ الا اللہ حضورِ سرورِ عالم کا نام ہوتا ہے
...خاص خانۂ کعبہ کے گرد قندیلیں کہ جیسے تاروں میں ماہِ تمام ہوتا ہے
...سرور خوشا لذتِ رکوع و سجود جب اپنے سامنے بیت الحرام ہوتا ہے
...بادۂ عرفاں کا دور کیا کہئے طواف کعبہ کا جب وقتِ شام ہوتا ہے
...دیکھ کے کثرت سنگِ اسود پہ کبھی اشارے سے بھی استلام ہوتا ہے
...حام نہ کیوں ملتزم شریف میں ہو یہاں دعاؤں کا خاص التزام ہوتا ہے
...قراءت دلکش ہیں کیفِ وجدانی جو وقتِ صبح حرم میں امام ہوتا ہے
...ام ہے کیوں نہ چاہِ زمزم پہ یہیں پہ سیر ہر اک تشنہ کام ہوتا ہے
...لے کے جو آتا ہے ناقۂ محمل عجیب ناز سے محوِ خرام ہوتا ہے
...ایک رات پہ قربان سیکڑوں راتیں جب آ کے خاص منیٰ میں قیام ہوتا ہے
...وق کی منزل عجیب منزل ہے ہر اک دل کا الگ اک مقام ہوتا ہے

Marfat.com

نزہت و نور

روضۂ شاہِ دوسرا تیری فضا کے سامنے
نزہتِ باغِ خلد کیا کہدوں خدا کے سا[منے]

پھر مری التجا ہے یہ بادِ صبا کے سامنے
میرا سلام پیش کر شاہِ ہُدا کے سا[منے]

وجد میں کائناتِ دل صلِّ علیٰ زبان پر
کیا مجھے یاد آگیا غارِ حرا کے سا[منے]

منظرِ دلنواز وہ عشرتِ صبحِ عید کا
موج تھی بحرِ نور کی شب کو منیٰ کے سا[منے]

اُف وہ غلافِ کعبہ کی شوق نواز جنبشیں
دیکھنا میرا بار بار آنکھ اُٹھا کے سا[منے]

ہے وہی منظرِ جمیل میری نگاہِ شوق میں
جیسے کھڑا ہوا ہوں میں کوہِ صفا کے سا[منے]

کیا ہے سکون نوازِ دل قربتِ ملتزم شریف
جیسے دعائیں مانگ لیں ہم نے خدا کے [سامنے]

دیکھئے کب نصیب ہو دیدِ بہارِ دربہار
ہائے وہ جنّتِ نظر باغِ قبا کے [سامنے]

اے مری بیخودیٔ شوق کیا تجھے اِس سوا ہے کام
کوئی بھی فکر ذکر ہے ذکرِ خدا کے [سامنے]

آنکھ ادب سے بند ہے دل کو مگر یقین ہے
جیسے وہ خود ہی آگئے پردہ اُٹھا کے سامنے

Marfat.com

طیبہ کے مسافر سے

حضورِ شہِ بحر و برّ جانے والے
لئے جا ہماری نظر جانے والے

قدم کو ترے آ نگاہوں میں رکھ لوں
ارے اس درِ پاک پر جانے والے

ذرا غم نصیبوں کو بھی یاد رکھنا
حبیبِ دو عالم کے گھر جانے والے

تڑپتے ہیں کس طرح فرقت کے مارے
ارے دیکھ لے اک نظر جانے والے

نہ کر خوفِ منزل نہ کر فکرِ جادہ
وہ خود ہیں ترے راہبر جانے والے

انھیں کے تصوّر کو ان کی طلب کو
بنا لے رفیقِ سفر جانے والے

مبارک ہو وہ پُرسکوں زندگانی
مکدّر فضا سے گذر جانے والے

انھیں بھی ذرا اک نظر دیکھ لینا
رہیں پا پیادہ اگر جانے والے

قدم خاکِ طیبہ پہ رکھنا ادب سے
ذرا ہاں سمجھ سوچ کر جانے والے

ہوائیں مخالف فضائیں مکدّر
چلے جا رہے ہیں مگر جانے والے

ہماری تو دل سے یہی بس دعا ہے
ادھر اب نہ آئیں اُدھر جانے والے

خدا تجھ کو باکیف و باسوز رکھے
مرے دل کو بےچین کر جانے والے

حمیدِ حزیں کی بھی اک بات سُن لے
ٹھہر جانے والے، ٹھہر جانے والے

Marfat.com

ضبطِ غم

دِل کے پورے مگر ارماں نہ ہونے پائے — روضۂ پاک پہ قربان نہ ہونے پائے
چارہ گر درد کا درماں نہ ہونے پائے — دیکھ مشکل مری آساں نہ ہونے پائے
مصلحت ہوگی کوئی اس میں مرے آقاؐ کی — شکوۂ غم ارے ناداں نہ ہونے پائے
جوشِ وحشت ہو مبارک تجھے اے دل لیکن — پرزے پرزے کہیں داماں نہ ہونے پائے
یہ تو مشکل ہے کہ طیبہ سے رہیں ہم محروم — اور پھر دل بھی پریشاں نہ ہونے پائے
یہ بھی اک راز ہو شاید مری ناکامی کا — تا کہ اغیار[۱] کا احسان نہ ہونے پائے
بعدِ نظارہ یہ حسرت ہے لئے قُبّۂ نور — تیرے صدقے ترے قربان نہ ہونے پائے
بجلیاں ٹوٹ پڑیں دل پہ غم و حرماں کی — سفرِ طیبہ کے ساماں نہ ہونے پائے
یادِ طیبہ سے ہمیشہ رہے یا رب آباد — خانۂ دِل مرا ویران نہ ہونے پائے
اپنے اک ننگِ محبت پہ بھی ہو جائے نظر — زائروں میں یہ پشیماں نہ ہونے پائے

دل کا جو حال ہے آئینہ ہے سب اُن پہ حمیدؔ
منھ سے اظہار مری جان نہ ہونے پائے

۱؎ ایک خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے ۱۲ حمید

Marfat.com

مہجوری

تڑپتا پھرتا ہے کیسا حمیدؔ بیچارہ
ہوا نہ گنبدِ خضرا کا آہ نظّارا

یہ سوزِ غم سے ہے اب حال قلبِ مضطر کا
کہ جس طرح سے تڑپتا ہو آگ پر پارا

خبر ہے میرے سفینے کی ناخدائے جہاں
کہ قطرہ قطرہ نظر آ رہا ہے اک دھارا

ترے کرم کے تصدق مگر مرے مولا
نگاہِ شوق کو درکار ہے وہ نظّارا

وہ چاندنی وہ ستارے وہ نور کا عالم
وہ بھینی بھینی ہوا جیسے عنبرِ سارا

وہ جگمگاتا ہوا سبز گنبد اور کلس
وہ میرے دل کا سرور اور آنکھ کا تارا

درِ حبیب پہ ہوتے حجاب اٹھ جاتے
نظر کے سامنے ہوتی وہ صبحِ دل آرا

کشش نگاہِ کرم کی دکھائے لطفِ وصال
کشاکشِ غمِ فرقت نے اب مجھے مارا

قصور اپنے ہی جذبات کا ہے اے آقا
خود اپنے واسطے ثابت ہوا میں ناکارا

چلو حمیدؔ حرم کو چلو طواف کرو
جنوں کے جوش میں کب تک پھرو گے آوارا

"دو سجود بر خاکِ رہت بود تمنا بود
بخاک می برم امروز این تمنا را"
(جامیؒ)

Marfat.com

ذوقِ جستجو

ادھر ڈھونڈتی ہے اُدھر ڈھونڈھتی ہے — خدا جانے کس کو نظر ڈھونڈھتی ہے
جہاں ڈھونڈھتی ہی جدھر ڈھونڈتی ہے — مدینے کو میری نظر ڈھونڈھتی ہے
نظر پڑتی ہے اب جس اخبار پر بھی — مدینے کی پہلی خبر ڈھونڈھتی ہے
غمِ جستجو میں یہاں تک ہوئی گم — خود اپنی نظر کو نظر ڈھونڈھتی ہے
جھپکتی نہیں آنکھ کھلتی ہے جس دم — نظر کس کو پچھلے پہر ڈھونڈھتی ہے
نظر کی یہ محویّت شوق دیکھو — کدھر ہیں وہ اور یہ کدھر ڈھونڈھتی ہے
وہ جس در پہ سجدے کئے تھے نظر نے — وہی ہاں وہی سنگِ در ڈھونڈھتی ہے
نظر کو نہیں راہِ جنّت کی حاجت — کہ یہ تو تری رہگذر ڈھونڈھتی ہے
دعا کے لئے لوگ کہتے ہیں ہم سے — ہماری دعا خود اثر ڈھونڈھتی ہے
جو پہلے پہل جالیوں پر پڑی تھی — اسی چشمِ نم کو نظر ڈھونڈھتی ہے
حضوری میں ٹپکے تھے جو فرطِ غم سے — وہی اشک یہ چشمِ تر ڈھونڈھتی ہے
مری چشمِ پُر شوق کو کیا ہوا ہے — مدینے کی شام و سحر ڈھونڈھتی ہے

حمید آج تک تو سمجھ میں نہ آیا
کہ کیا چیز میری نظر ڈھونڈھتی ہے

Marfat.com

جنّت ارضی

وہ دن بھی کیا تھے جب دیارِ نبی میں ہم　　کھوئے ہوئے سے پھرتے تھے ہر اک گلی میں ہم
ب تک سکوتِ شب کا وہ عالم نظر میں ہے　　یارب پہنچ گئے تھے کہاں بیخودی میں ہم
ل میں چمک سی ہوتی تھی اتنا تو یاد ہے　　کیا دیکھتے تھے پچھلے پہر چاندنی میں ہم
ر رگ میں ایک برق سی ہوتی تھی موجزن　　سنتے تھے جب اذانِ حرم خامشی میں ہم
اصل نہیں وہ دونوں جہاں کی خوشی میں بھی　　پاتے تھے خاص کیف جو افسردگی میں ہم
چ پوچھیے تو ہم کو یہ حیرت ہے آج تک　　شمعِ حریمِ قدس کی اس روشنی میں ہم
واعظ ہمارے روضۂ رضواں کا ذکر کیا　　جنّت کو دیکھ آئے ہیں اس زندگی میں ہم
ہو جنّت البقیع کے قابل نہیں مگر　　ہو جائیں دفن سایۂ دیوار ہی میں ہم
و تصورِ حرمِ مصطفےٰ رہیں　　مسرور و شادماں ہیں ابھی اسی میں ہم
ے کاش ان کے لطف و کرم سے ہمیں پھر　　حاضر ہوں ذوق و شوق سے بزمِ علیؓ میں ہم
ے جاب گنبدِ خضرا سے اس طرف　　اور اس طرف نثار کریں جاں خوشی میں ہم

Marfat.com

تصویرِ جذبات

مدینے[1] کی اک، رات یاد آرہی ہے — وہ ہر شے، وہ ہر بات یاد آرہی ہے
کھنچا ہے نگاہوں میں جنّت کا نقشہ — وہ تاروں بھری رات یاد آرہی ہے
یہ کس بزم کا ذکر چھیڑا ہے دل نے — کہ اب بات پر بات یاد آرہی ہے
بہلتا نہیں دل کسی انجمن میں — وہ بزمِ مناجات یاد آرہی ہے
حضوری میں سب کو میں بھولا ہوا ہوں — خدا کی بس اک ذات یاد آرہی ہے
عبادت کا اب لطف پھر مل رہا ہے — کہ وہ التحیّات یاد آرہی ہے
نظر سوئے گنبد، وہ حیرت کا عالم — وہ تصویرِ جذبات یاد آرہی ہے
وہ پیشِ نظر حسنِ یٰسین و طٰہٰ — وہ تفسیرِ آیات یاد آرہی ہے
وہ برقِ تجلّی، وہ چشمِ تحیّر — وہ دل کی مناجات یاد آرہی ہے
سبب میرے رونے کا کیا پوچھتے ہو — مدینے کی برسات یاد آرہی ہے
وہ سادہ مزاجی، وہ خُلق اللہ اللہ — عرب کی مساوات یاد آرہی ہے
وہ اہلِ مدینہ کی مہماں نوازی — وہ خاطر، مدارات یاد آرہی ہے
"شرفؔ" سے ملاقات پھر ہو الٰہی — شرف کی ملاقات یاد آرہی ہے
خود اپنے کو بھی بھولتا جا رہا ہوں — خدا جانے کیا بات یاد آرہی ہے

محمدؔ اب اٹھے کیوں نہ دل کی سیاہی
کہ وہ چاندنی رات یاد آرہی ہے

---

[1] مخدومی حضرت مولانا ابو الاشرف صاحب شرفؔ مجددی مہاجر مدنی مدظلہ ۱۲ محمد

Marfat.com

انشاء اللہ انشاء اللہ

ہرِ طیبہ میں مر جائیں گے انشاء اللہ — ہم حیاتِ ابدی پائیں گے انشاء اللہ
رِ خلد مبارک ہو تجھے اے رضواں — ہم مدینے کی ہوا کھائیں گے انشاء اللہ
ے جائرِ حرم پاک کے جانے والو — ہم بھی اک روز پہنچ جائیں گے انشاء اللہ
مضطرب جن کے کرم سے دلِ پر شوق ہے آج — وہی تسکین بھی فرمائیں گے انشاء اللہ
ئی ساماں نہیں ظاہر میں یقین ہے لیکن — کوچۂ طیبہ میں پھر جائیں گے انشاء اللہ
ن کی مرضی ہے وہ جس حال میں چاہیں رکھیں — ہم بہر حال نہ گھبرائیں گے انشاء اللہ
ہر دو راہِ طلب منزلِ مقصود یہ بھی — اک نہ اک روز پہنچ جائیں گے انشاء اللہ
تِ دیدارِ پُر انوار سے میرے آقا — مجھ کو محروم نہ فرمائیں گے انشاء اللہ
نیں یا نہ سنیں اُن کی بہر حال خوشی — دردِ دل ہم تو کہے جائیں گے انشاء اللہ
س دن عشقِ تصور کا یہ عالم ہوگا — وہی ہر سمت نظر آئیں گے انشاء اللہ
ور ہو جائے گی سب کشمکشِ جادۂ شوق — لائیں گے راہ پہ وہ لائیں گے انشاء اللہ
کے الطاف کے قرباں، نوازش کے نثار — نعت ہی نعت کہے جائیں گے انشاء اللہ
تو کہتا ہے غلامانِ حرم کی صف میں — ان کی رحمت سے جگہ پائیں گے انشاء اللہ

غمِ دنیا کی کشاکش سے نہ گھبرا اے حمید
جلد یہ دن بھی گزر جائیں گے انشاء اللہ

Marfat.com

شمیمِ جانفزا

بھینی بھینی پھر شمیمِ جانفزا آنے لگی
ٹھنڈی ٹھنڈی پھر مدینے کی ہوا آنے لگی

اضطرابِ دل کا ساماں پھر بہم ہونے لگا
مژدۂ لطف و کرم لے کر صبا آنے لگی

پھر سکونِ دل نے کروٹ لی کہ تڑپانے لگا
دل سے پھر بیساختہ لب تک دُعا آنے لگی

میں نے چھیڑا نغمۂ نعت اور ادھر ہر سمت سے
جیسے کانوں میں صدائے مرحبا آنے لگی

رفتہ رفتہ سب مناظر ہو گئے پیشِ نظر
دل میں رہ رہ کر حرم کی یاد کیا آنے لگی

قابلِ نظارہ ہے کعبہ کے پردے کی بہار
ہر طرف سے جھومتی کالی گھٹا آنے لگی

پھر گیا نظروں میں میدانِ اُحد کا لالہ زار
بن کے نکہت یادِ گلزارِ قبا آنے لگی

حبّذا، اہلِ مدینہ میں سراپا گوش ہوں
"مرحبا، اہلاً وسہلاً" کی صدا آنے لگی

کیوں نہ ہو اپنا مشامِ جاں معطر اے حمید
باغِ طیبہ سے نسیمِ دلکشا آنے لگی

Marfat.com

حسنِ تصور

...سُرور و نور کیا کر رہا ہوں میں
یہ عالمِ خیال میں کیا کر رہا ہوں میں

...ائیوں میں ذکرِ قبا کر رہا ہوں میں
لبریز کیف دل کی فضا کر رہا ہوں میں

...ا جلوۂ لطیف ہم آغوشِ قلب ہے
محسوس آج کیف دعا کر رہا ہوں میں

...ا کیا شکستِ دل کے ہیں نغمے چھڑے ہوئے
ساری فضا کو نغمہ سرا کر رہا ہوں میں

...رما رہی ہے دل کو مرے پھر کسی کی یاد
پھر انتظارِ بادِ صبا کر رہا ہوں میں

...صروف رہ کے عشقِ تصور میں رات دن
بابِ حریمِ شوق کو وا کر رہا ہوں میں

...فظ و بیاں سے جس کا تعلق نہیں کوئی
ایسی بھی ایک خاص دعا کر رہا ہوں میں

...یوانہ وار دل میں ہیں کچھ ایسے واردات
جیسے کہ سعیِ راہِ صفا کر رہا ہوں میں

...جذبِ نگاہِ شوق کے قربان جائیے
آنکھیں ہیں بند سیرِ منیٰ کر رہا ہوں میں

...دامانِ چشمِ شوق میں جلوؤں کا ہے ہجوم
دل میں خیالِ غارِ حرا کر رہا ہوں میں

...نوں میں گونجتے ہیں ترانے درود کے
کس کا یہ ذکرِ صلِّ علیٰ کر رہا ہوں میں

نغمے منا کے جوشِ محبت میں اے حمید
طیبہ کا ذوق و شوق سوا کر رہا ہوں میں

Marfat.com

خیاباں خیاباں، گلستاں گلستاں

نسیمِ سحر تجھ پہ صدقے دل و جاں   ذرا اس طرف بھی خراماں خراماں
سنگھا دے ذرا نکہتِ کوئے طیبہ   ہے افسردہ خاطر حمید غزل خواں
کئی دن سے خاموش ہے سازِ ہستی   ذرا چھیڑ دے آکے تارِ رگِ جاں
اِدھر بھی کوئی ابرِ رحمت کا چھینٹا   پھنکا جا رہا ہے مرا قلبِ سوزاں
بہت یاد آتے ہیں اہلِ مدینہ   سراپا محبت، خوش اخلاق انساں
مبارک انھیں سایۂ بابِ رحمت   سلامت رہیں کوئے طیبہ کے مہماں
وہ خوش سرو حسیں بچیاں اور بچے   جنھیں دیکھ کر ہوں خجل حور و غلماں
تصور میں ہیں جلوہ گر وہ مناظر   ہے بیتابِ نظارہ پھر چشمِ گریاں
وہ صحرا بہ صحرا، وہ منزل بہ منزل   جگر سوز و دلکش نوائے حدی خواں
سبک گام، آہستہ رفتار محمل   چلے جا رہے تھے بیاباں بیاباں
وہ پیشِ نظر شغدفوں کی قطاریں   وہ پچھلا پہر، وہ مری چشم حیراں
وہ "بیر علیؓ" کے دل افزا نظارے   وہ پُر نورِ عالم، وہ صبحِ درخشاں
وہ گلریز وادی، وہ گل رنگ منظر   وہ رنگین جلوے، وہ کنجِ خیاباں
وہ "عین الثنایا" کی دلکش بہاریں   اُحد کا وہ میدان جنت بداماں
جہاں دیکھتے تھے، جدھر دیکھتے تھے   حرم کے منارے نمایاں نمایاں

Marfat.com

قُبا کی وہ راہیں، وہ اپنی نگاہیں
خیاباں خیاباں گلستاں گلستاں

اُدھر چاند کی روشنی ہلکی ہلکی
اِدھر سبز گنبد درخشاں درخشاں

کلس کی وہ ضو پاشیاں اللہ اللہ
وہ اک نور کا خط فروزاں فروزاں

حرم میں وہ برقِ تجلّی کی کرنیں
وہ بر بام و در مطلعِ نور یزداں

سراجاً منیرا کی وہ ضوفشانی
وہ نورِ احادیث و آیاتِ قرآں

فدا جان و دل قبّۂ نور تجھ پہ
تصور ترا ہے مرا دین و ایماں

ترا نام سرمایۂ شادمانی
ترا تذکرہ دردِ دل کا ہے عنواں

تری یاد ہے زندگی کا سہارا
ترا ذکر، وجہِ سکونِ دل و جاں

خدارا صبا مجھ پہ اتنا کرم کر
رہوں گا میں تا زیست ممنونِ احساں

جو ہو حاضری خوابگاہِ نبی ﷺ پہ
تو یہ عرض کرنا کہ اے شاہِ شاہاں ﷺ

نگاہِ کرم تاجدارِ دو عالم ﷺ
حمید آج کل ہے نہایت پریشاں

بجز یادِ طیبہ، بجز ذکرِ طیبہ
نہیں اور کوئی مسرت کا ساماں

عطا ہو مرے دل کو سوزِ محبت
بجھے دل مظہر جانِ جاناں

عطا ہو مرے دل کو دردِ محبت
بجھے دل حضرتِ فضلِ رحماں

یہ سب آپ ہی کا ہے فیضانِ رحمت
کہ پہنچا یہاں تک تو شوقِ فراواں

کہے جا رہا ہوں، سُنے جا رہا ہوں
مدینے کی گلیاں، مدینے کی گلیاں

Marfat.com

ذوقِ طلب

ہر چند روکتی رہی درماندگی مجھے
موجِ ہوائے شوق اڑا لے گئی مجھے

بھولی ہے اور نہ بھولے گی تا زندگی مجھے
جو کوچۂ حبیب میں راحت ملی مجھے

ہے کوئی آرزو، تو اک یہی ہے مجھے
مل جائے کاش سایۂ بابُ النبیؐ مجھے

بے چین پھر نسیمِ سحر کر گئی مجھے
یاد آ گئی مدینے کی اِک اِک گلی مجھے

بیساختہ زباں سے میں لبیک کہہ اُٹھا
کس نے ابھی یہ دور سے آواز دی مجھے

میں جوشِ اضطراب میں بڑھتا چلا گیا
منزل ہر ایک پاس سے تکتی رہی مجھے

آدابِ جلوہ گاہ میں اللہ ری محویت
سجدے سے سر اٹھانے کی مہلت نہ تھی مجھے

سائے میں اپنے دامنِ رحمت لئے تھا آپ
کیا عرضِ شوق کر کے ندامت ہوئی مجھے

جب محو تھا میں گنبدِ خضرا کی دید میں
اُس وقت چشمِ شوق مری دیکھتی مجھے

اے ہمنفس فضائے مدینہ کا ذکر چھیڑ
محسوس ہو رہی ہے تڑپ میں کمی مجھے

جس وقت یادِ گنبدِ خضرا کی آ گئی
تاریکیوں میں آئی نظر چاندنی مجھے

اے ساکنانِ کوچۂ طیبہ، مرا سلام
وقتِ سلام بھول نہ جانا کبھی مجھے

طیبہ کا ذوق و شوق سلامت رہے حمید
مضمون تو نو کی ہے پھر کیا کمی مجھے

Marfat.com

زمزمۂ حرم

ہاں غزل چھیڑ کوئی مرغِ خوش الحانِ حرم
یاد آجائے بہارِ چمنستانِ حرم

نظر افروز ہے ہر جلوۂ تابانِ حرم
اللہ اللہ بہارِ چمنستانِ حرم

مرحبا، صلِّ علیٰ صبحِ گلستانِ حرم
بلبلِ سدرہ بھی ہے وجد میں قربانِ حرم

اس کی ہستی کا ہر اک ذرہ ہے جنت بکنار
جس کی نظروں میں رہے گوشۂ دامانِ حرم

زندگی میں ہو جسے باغِ جناں کی خواہش
دیکھ لے جا کے فضائے چمنستانِ حرم

ہر طرف بلد شبِ انوار کا اک عالم ہے
اے زہے شعلگیٔ نیّرِ تابانِ حرم

مہر و مہ سر کو جھکاتے ہیں در اقدس پر
اللہ اللہ یہ رفعت تری ایوانِ حرم

سبز یہ عرش کی قندیل ہے، یا قبۂ نور
قمقمے ہیں یہ ارم کے کہ چراغانِ حرم

ذرے ذرے میں ہے انوارِ محبت کی چمک
عکس افگن ہے، مگر مہرِ درخشانِ حرم

دن کو فردوس نما جلوے نظر آتے ہیں
شب کو اس سے بھی سوا ہوتی ہے کچھ شانِ حرم

ایک مدت سے ہے تاریک یہ خانۂ دل
کر دے روشن اسے اے شمعِ شبستانِ حرم

اک غزل اور کہو جوشِ محبت میں حمید
ابھی مشتاق ہیں مشتاق محبانِ حرم

Marfat.com

آ گئی فصلِ بہارِ چمنستانِ حرم — پھر لئے جوشِ جنوں سوئے بیابانِ حرم

پھر دکھائے جو خدا دشت و بیابانِ حرم — اپنی پلکوں سے بہ چنوں خارِ مغیلانِ حرم

اب ذرا دل کو نہیں سیرِ دو عالم کی ہوس — ہے تصور میں مرے جلوۂ تابانِ حرم

چشمِ مشتاق مری گنبدِ خضریٰ کے نثار — دلِ پُر شوق فدائے چمنستانِ حرم

قابلِ دید ہے ہر جلوۂ نو کا عالم — ہر نظر میں نظر آتی ہے نئی شانِ حرم

باغِ فردوس مبارک ہو تجھے اے رضواں — ہم تو ہیں شیفتۂ رنگِ گلستانِ حرم

شوقِ نظارہ تو تھا، دید کی جرأت نہ ہوئی — نظر اٹھی نہ سوئے پردۂ ایوانِ حرم

ہر گھڑی اس کو حضوری کی ہے دولت حاصل — اے زہے شان زہے قسمتِ دربانِ حرم

سچ جو پوچھو تو نصیب ان کا ہے قسمت ان کی — کرتے رہتے ہیں جو نظارۂ بستانِ حرم

کر دے پُر نور مرے قلبِ سیہ تاب کو بھی — تیرے قربان میں اے شمعِ شبستانِ حرم

یہ بھی کہتے ہوئے مولا مجھے شرم آتی ہے — کاش مل جائے غلامیِ غلامانِ حرم

ذکر اس سے کوئی بہتر نہیں دنیا میں حمید — تم رہو زمزمہ پردازِ گلستانِ حرم

یہ بھی لطفِ شہ لولاک سمجھتا ہوں حمید
ورنہ میں اور ثنا سنجیِ گلستانِ حرم

Marfat.com

"نغمۂ زندگی"

کچھ دیارِ نبی کی بات کرو — دوستو، زندگی کی بات کرو
یہ وہ ہے وقت اور کچھ نہ کہو — اُس درِ پاک ہی کی بات کرو
دل کو صبر و سکون سے کیا سروکار — مُضطرب زندگی کی بات کرو
غم ہے رُوحِ نشاط و جانِ حیات — حاصلِ ہر خوشی کی بات کرو
عقل کے تجربے بہت گزرے — کوئی دیوانگی کی بات کرو
ہو نہ مایوس اے خطا کارو — "سبقت رحمتی" کی بات کرو
راگ چھیڑو نہ اور کوئی مگر — نغمۂ شوق ہی کی بات کرو
بات جب ہے جُنونِ شوق میں بھی — ہوش و فرزانگی کی بات کرو
ختم جس کا نہ سلسلہ ہو کبھی — "وسعت رحمتی" کی بات کرو
شرحِ شوقِ طوافِ کعبہ میں — مستی و بیخودی کی بات کرو
وحشتِ عرفات کے تصور میں — عشق و دیوانگی کی بات کرو
قلبِ شب میں خلوصِ قلب کے ساتھ — قلبِ قرآن ہی کی بات کرو
ہم کہ غرقِ تصورِ طیبہ — شوق و وارفتگی کی بات کرو

Marfat.com

ہو کبھی تذکرہ کھجوروں کا — کبھی "نورالنبیؐ"[1] کی بات کرو
جو کھلی تھی قبا کے گلشن میں — اُس شگفتہ کلی کی بات کرو
ساقیانِ حرم کی یاد کے ساتھ — لذتِ تشنگی کی بات کرو
چھیڑ کر ذکرِ شام و صبحِ حرم — زلف و روئے نبیؐ کی بات کرو
شجرِ طور کے تصور میں — قبۂ نور ہی کی بات کرو
ماہ و انجم ہیں جس کے ذرّے بھی — اُس منوّر گلی کی بات کرو
جو چھلکتی ہے زیرِ قبۂ نور — ہائے اُس چاندنی کی بات کرو
جس کے درباں ہیں جبرئیلِ امینؑ — اُس حریمِ نبیؐ کی بات کرو
جالیوں سے جو چھن کے آتی ہے — بس اُسی روشنی کی بات کرو
ذکر جس کا ہے زندگی دل کی — ہمدمو، صرف اسی کی بات کرو

چھوڑ کر سارے تذکروں کو حمیدؔ
بس دیارِ نبیؐ کی بات کرو

---

[1] "نورالنبیؐ" ایک گول دھاری دار پتلی ہوتی ہے جس میں بلاشبہ بادام کا ذائقہ ملتا ہے۔ سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کو تناول فرمایا تھا، اسی لئے اس کا نام نورالنبیؐ ہو گیا ہے۔

Marfat.com

مژدۂ دیدار

صد شکر کہ پھر وجد میں آنے کے دن آئے
اُس انجمنِ خاص میں جانے کے دن آئے

بطحے سے اُٹھیں جھوم کے رحمت کی گھٹائیں
اے بادہ کشو! پینے پلانے کے دن آئے

پھر آنکھ ہے مشتاقِ تماشائے مدینہ
پھر آئے وہی رونے رُلانے کے دن آئے

ہر سانس میں ہے زمزمۂ صلِّ علےٰ آج
کیا کوچۂ محبوبؐ میں جانے کے دن آئے

مائل بہ کرم ہے نگہِ خاص کسی کی
پھر بہرِ دُعا ہاتھ اُٹھانے کے دن آئے

عید آئی ہے عید آئی ہے اربابِ نظر کی
یعنی درِ سرکارؐ پہ جانے کے دن آئے

پھر تازہ ہوا جوشِ جنوں فصلِ گُل آئی
ہشیار کو دیوانہ بنانے کے دن آئے

پھر دل کی کلی کیوں نہ شگفتہ نظر آئے
خوش ہوں کہ غم و رنج اُٹھانے کے دن آئے

اربابِ تمنا کو مبارک ہو مبارک
دربارِ رسالتؐ میں بلانے کے دن آئے

اے حاجیو! اب آ کے کریں ذکرِ مدینہ
وہ لطف کے دن یاد دلانے کے دن آئے

بیتابیِ دل وجہِ سکوں بن کے رہے گی
اے دیدۂ تر اشک بہانے کے دن آئے

پھر دل پہ حمید اپنے گھٹا چھائی ہے غم کی
پھر درد بھرے شعر سنانے کے دن آئے

Marfat.com

غریبوں کو بادِ صبا یاد رکھنا

غریبوں کو بادِ صبا یاد رکھنا — یہی ہے مری التجا یاد رکھنا
حضورِ شہِ دوسرا یاد رکھنا — بوقتِ سلام و دعا یاد رکھنا
یہی ایک صورت ہے تسکین دل کی — غمِ ہجر کا واسطہ یاد رکھنا
مرے ذوق کو استقامت عطا ہو — بطوفِ حریمِ خدا یاد رکھنا
مبارک ہو سیرابیِ آبِ زمزم — مری تشنگی بھی ذرا یاد رکھنا
جنونِ محبت کا ہے یہ تقاضا — بہ اوقاتِ سعیِ صفا یاد رکھنا
نظر آئیں جب موج در موج جلوے — بہ شبہائے بزمِ منیٰ یاد رکھنا
دیارِ حبیبِ خدا میں پہونچ کر — بیادِ حبیبِ خدا یاد رکھنا
جلو میں رہے گی نظر یہ سمجھ کر — بہ ہنگامِ سیرِ قبا یاد رکھنا
جہاں خود کو بھی بھول جاتا ہے انساں — وہاں اے مرے رہنما یاد رکھنا
حریمِ رسالت میں وقتِ زیارت — مرے دل کا شوقِ لقا یاد رکھنا
اگر دل کی رودادِ غم کا بیاں ہو — مجھے میرے درد آشنا یاد رکھنا
دعا کے لئے ہاتھ جس وقت اٹھیں — کبھی میں بھی تھا ہم نوا یاد رکھنا

حمیدِ سراپا محبت کو اپنے
مرے محترم اصطفا یاد رکھنا

Marfat.com

طبیبِ دردو الم ؐ کو سلام کہہ دینا

مری طرف سے بھی اے رہروانِ ارضِ حجاز
تمام اہلِ حرم کو سلام کہہ دینا

وہ شہرِ پاکِ مدینہ، وہ بارگاہِ حبیب ؐ
دیارِ شاہِ امم ؐ کو سلام کہہ دینا

بہ اشتیاقِ حضوری، بہ التماسِ دعا
مُروّرینِ حرم کو سلام کہہ دینا

ادب شناسِ محبت، وہ رازدارِ حرم
ہمارے شیخِ [۱] حرم کو سلام کہہ دینا

رہے جو یاد، تو اک دردمندِ الفت کا
طبیبِ دردو الم ؐ کو سلام کہہ دینا

طوافِ روضۂ اطہر سے جب نظر رک جائے
تو پھر فضائے حرم کو سلام کہہ دینا

وہ آفتابِ عالم، وہ ماہتابِ عرب ؐ
شہِ حجاز و عجم ؐ کو سلام کہہ دینا

وہ جس کی خاکِ کفِ پا پہ مہر و ماہ نثار
اُسی کے نقشِ قدم کو سلام کہہ دینا

حقیر ذرّوں کو جس نے بنا دیا خورشید
اُس آفتابِ کرم کو سلام کہہ دینا

درود پڑھتا ہے خود جن پہ حق تعالیٰ بھی
اُسی شفیعِ امم ؐ کو سلام کہہ دینا

سلام کہہ چکو جب سب کو تم، تو چپکے سے
نسیمِ صبحِ حرم کو سلام کہہ دینا

پیام ایک ہے یہ بھی کہ ہر پیام کے بعد
نسیمِ کوئے حرم کو سلام کہہ دینا

دلِ حمید کے ذرّے اڑا کے طیبہ میں
نبی ؐ کی خاکِ قدم کو سلام کہہ دینا

---

[۱] مرشدنا و مولانا حضرت الحاج محمد عبد الغفور شاہ صاحب نقشبندی مجددی مہاجر مدنی مدظلہ العالی ۱۲ حمید

Marfat.com

اے حبیبِ خدا سلام علیک

عرض کرنا صبا سلام علیک | بہ درِ مصطفیٰ سلام علیک
اے حبیبِ خدا سلام علیک | مرحبا مرحبا سلام علیک
شاہِ ارض و سما سلام علیک | مالکِ دوسرا سلام علیک
السلام اے طبیبِ درد حیات | دافعِ ہر بلا سلام علیک
السلام اے تجلّیِ کعبہ | مہرِ غارِ حرا سلام علیک
السلام اے مہِ شبِ اسریٰ | نورِ بدر الدجیٰ سلام علیک
آئنہ دارِ بزمِ صبحِ ازل | شرحِ شمس الضحیٰ سلام علیک
جلوہ افروزِ سدرہ و طوبیٰ | نورِ عرشِ علا سلام علیک
مسند آرائے بزمِ کون و مکان | جلوۂ کبریا سلام علیک
باعثِ کُن فکاں، شہِ کونین | وجہِ ہر دوسرا سلام علیک
دُرّۃُ التاج رحمتِ باری | سیّد الانبیاء سلام علیک
قبلۂ روح و کعبۂ ایماں | حق رس و حق رسا سلام علیک
ہادیِ ہادیان و ختمِ رسل | مصطفیٰ مجتبیٰ سلام علیک
طالبِ جاناں وعینِ جانِ طلب | بندۂ حق نما سلام علیک
نامِ اقدس پہ صد ہزار درود | بعد صلِّ علیٰ سلام علیک
بپذیر از منِ غلامِ حقیر | اے شفیع الوریٰ سلام علیک

کہہ رہا ہے حمید مدح سرا
بہ ہزار التجا سلام علیک

اَلوَداع والفِراق

یبہ کی یاد میں وہ لاکر چلے گئے — اک آگ سی جگر میں لگا کر چلے گئے
ل سے مرے حجاب اُٹھا کر چلے گئے — بیگانۂ خودی وہ بنا کر چلے گئے
رے دماغ و دل میں سما کر چلے گئے — اپنے سوا ہر اک کو بھلا کر چلے گئے
یر کے ترانے سنا کر چلے گئے — دھڑکن وہ دل کی اور بڑھا کر چلے گئے
رے غمِ فراق پہ چھا کر چلے گئے — احساسِ قرب و بُعد مٹا کر چلے گئے
حریمِ قدس سے تڑپا دیا مجھے — اک دل کی بات یاد دلا کر چلے گئے
اپنا دستِ شوق بڑھاتا ہی رہ گیا — دامن اُدھر وہ اپنا بچا کر چلے گئے
زم کا ذکر کرکے سرور و نشاط سے — کچھ اور میری پیاس بڑھا کر چلے گئے
تے ہی رہ گئے عنوانِ عرضِ غم — غافل نگاہ شوق کو پا کر چلے گئے
ثنا کے صلوٰۃ و سلام کے — مدہوشِ سوز و ساز بنا کر چلے گئے

Marfat.com

میری نگاہ غرقِ تحیر رہی اِدھر　　اور وہ اُدھر نگاہ بچا کر چلے گئے

طیبہ کا ذکر باتوں ہی باتوں میں چھیڑ کر　　عالم ہی کوئی اور دکھا کر چلے گئے

میں اپنی داستاں ہی کہتا رہا اِدھر　　اور اُس طرف وہ ہاتھ چھڑا کر چلے گئے

نقشہ دکھا کے مجھ کو دیارِ حبیبؐ کا　　دردِ غمِ فراق بڑھا کر چلے گئے

ہر التجا کو وعدۂ فردا پہ ٹال کر　　تصویرِ انتظار بنا کر چلے گئے

کیوں ذکر کر کے گنبدِ خضرا کا بار بار　　بجلی سی جان و دل پہ گرا کر چلے گئے

اب کیا خبر اُنھیں جو گزرتی ہے ہجر میں　　کیوں میرے دل کے ناز اُٹھا کر چلے گئے

کیا خوب کر گئے وہ مداوائے دردِ دل　　میرے ہی شعر مجھ کو سُنا کر چلے گئے

اب صدمۂ فراق ہے اور میں ہوں اے حمید
وہ[۱] کیوں نظر کے سامنے آ کر چلے گئے

۱؎ یہ تاثرات اُس وقت کے ہیں جب ہمارے محترم و دستگیری شیخ بہاء الدین صاحب مدنی ایک ماہ چار روز بلادِ ہند سے اپنے محبوب وطن مدینہ طیبہ کو رخصت ہوئے تھے۔ ۱۲۔ حمید

Marfat.com

جلوۂ زارِ تمنّا

مدینے میں کاش اے دلِ زار ہوتے
وہ پُر نور کوچے، وہ بازار ہوتے

سحر کے وہ جلوے وہ انوار ہوتے
مدینے میں ہم مست و سرشار ہوتے

سماتے وہ آنکھوں میں دلکش مناظر
خود اپنی نظر کے خریدار ہوتے

نظر آتے ہی سبز گنبد فضا میں
صبا کی طرح گرم رفتار ہوتے

بصد شوق جب دیکھتے آنکھ اٹھا کر
حرم کے منارے نمودار ہوتے

وہ کیفیتِ خاص ہوتی عنایت
نہ بیہوش ہوتے نہ ہشیار ہوتے

سمجھتے اُسے بادشاہی سے بڑھ کر
جو بوّاب[1] کے کفش بردار ہوتے

نگاہوں میں پھرتی بقیعِ مبارک
اگر خوش نصیبی سے بیمار ہوتے

---

[1] یعنی دربان جن کا کام یہ ہے کہ زائرین جب مسجد نبوی میں داخل ہوتے ہیں تو اپنا جوتہ یا چھتری ان کے پاس رکھا دیتے ہیں پھر یہ بحفاظت ان کی چیز واپس کر دیتے ہیں ۱۲۔

Marfat.com

گزرتے جو پیشِ حریم رسالتؐ — وہی چند انفاس باکار ہوتے

کبھی بابِ جبریلؑ پر دست بستہ — کبھی سرنگوں زیرِ دیوار ہوتے

کبھی چومتے جالیوں کو ادب سے — کبھی شوق میں محوِ دیدار ہوتے

مواجہ میں کچھ اس طرح نیند آتی — جگانے سے بھی ہم نہ ہُشیار ہوتے

اُدھر نامِ پاکِ نبیؐ لب پہ آتا — اِدھر دل کی دھڑکن سے بیدار ہوتے

حمیدؔ ایسی قسمت کہاں تھی ہماری

کہیں ہم بھی پائینِ دربار ہوتے

Marfat.com

حسرتِ دید

پھر دیارِ پاک کا اے کاش منظر دیکھتے — پھر رسول اللہ[۱] کا دربارِ انور دیکھتے
باغِ طیبہ کی فضائے رُوح پرور دیکھتے — جس طرف جاتی نظر اک منبر جاور دیکھتے
بڑھ کے ہو جاتی نگاہِ شوق مصروفِ طواف — دُور سے جب گنبدِ خضرا کا منظر دیکھتے
شکر کے سجدے جبینِ شوق کرتی جا بجا — ہر طرف لکھا ہوا "اللہ اکبر" دیکھتے
شوق میں کوہِ اُحد پر پھر پہونچتے ایک بار — اور خود اپنا بلندی پر مقدر دیکھتے
آکے فرطِ شوق میں "بابِ مجیدی" کے قریب — پھر سحر کا وہ نظر افروز منظر دیکھتے
سامنے ہوتے کبھی جلوے حریمِ پاک کے — اور کبھی وہ "خوخۂ صدیقِ اکبرؓ"[۱] دیکھتے
حضرتِ فاروقؓ کے خطبے کا آجاتا خیال — جب نگاہِ شوق سے ہم سوئے منبر دیکھتے
رات کو بیدار رہتے جب اذاں کی گونج سے — "مشہدِ عثمانؓ" میں اک بار جھک کر دیکھتے
یاد آجاتی جلالت اور عبادت آپ کی — جب علیِ مرتضیٰؓ کا بیتِ اطہر دیکھتے

---

[۱] حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ابو بکر صاحبی فی الغار ومؤنسی فی الغار سدّوا کل خوخة فی المسجد غیر خوخة ابی بکرؓ" (عبد اللہ ابن احمدؒ) (یعنی ابو بکرؓ غار میں میرے رفیق تھے اور غار میں مونس تھے مسجد میں جس قدر کھڑکیاں ہیں سب بند کردو مگر ابو بکرؓ کی کھڑکی کھلی رہنے دو) ۱۲۔ خوخہ کے معنی کھڑکی یا دروازہ کے ہیں چنانچہ آپ کے حجرۂ انور کی کھڑکی اب تک کھلی ہوئی ہے ۱۲۔ حمید۔

Marfat.com

بیٹھتے رُک کے جب صحنِ حرم میں اس طرف — اُس طرف سے ہجوم کرہم کو کبوتر دیکھتے

وہ بہارِ روضۂ جنّت فضائے نور میں — بابِ رحمت سے ذرا کچھ دُور ٹھہر کر دیکھتے

ہر طرف آتے نظر پھر ساقیِ مینا بدوش — آبِ کوثر سے بھرے جام و ساغر دیکھتے

ناز ہوتا اپنی قسمت کی رسائی پر ہمیں — اللہ اللہ جلوۂ محراب و منبر دیکھتے

جب پہنچتے حجرۂ خاتونِ جنّت کے قریب — اپنے اک مخلص کو بھی اپنے برابر دیکھتے

ڈرتے ڈرتے جالیوں کے پاس جاتی عاجزی — نیچی نظروں سے جمالِ پردہ در دیکھتے

آنکھ اپنی کھولتے جس وقت ہم پڑھ کر سلام — برقِ رحمت کی چمک جالی کے اندر دیکھتے

رہ گئی پاسِ ادب سے اپنی ٹھہرا کر نظر — تابِ نظّارہ اگر ہوتی مکرّر دیکھتے

وہ حریمِ قدس، وہ آرام گاہِ شاہِ دینؐ
کوئی صورت ہے حمید ایسی بار بار دیکھتے

لے صحنِ مسجد میں سُرخ پتھر کی باریک باریک کنکریاں بچھی ہوئی ہیں۔ سُنن ابو داؤد میں مروی ہے کہ عہدِ رسالتؐ میں ایک شب بارش ہوئی چھت مسجد نبویؐ کی جو کھجور کی شاخوں سے پٹی تھی خوب ٹپکی یہاں تک کہ مسجد کا اندرونی فرش کیچڑ بن گیا۔ صحابہ کرام جب نماز کے لیے حاضر ہوئے تو جھولیوں میں کنکریاں بھر کر لائے اور اپنی اپنی جگہ بچھا لیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا یہ حُسنِ عمل پسند آیا اور آپؐ نے فرمایا: "ما احسن ھٰذا" (یہ بہت ہی اچھی تدبیر ہے) فاروق اعظمؓ نے باہر سے کنکریاں منگوا کر بچھائیں، اُس وقت صحن میں کنکریاں اسی قدیم واقعہ کی یادگار ہیں۔

ہجومِ تمنّا

نصیب آزمانے کو جی چاہتا ہے
مدینے میں جانے کو جی چاہتا ہے

ہجومِ تمنّا سے معمور ہے دل
یہ محفل سجانے کو جی چاہتا ہے

بہت دُور اتنے کا ہی سلسلہ میں تم سے
بہت پاس آنے کو جی چاہتا ہے

جہاں کیلئے وقف ہیں میرے سجدے
اُسی در پہ جانے کو جی چاہتا ہے

بظاہر بھر آئے ہیں آنکھوں میں آنسو
مگر مسکرانے کو جی چاہتا ہے

کبھی دل کو تاکید ضبطِ مسلسل
کبھی گدگدانے کو جی چاہتا ہے

ذرا بھی جہاں دخل ہو ماسوا کا
وہ پردہ اُٹھانے کو جی چاہتا ہے

نمایاں نمایاں ہیں کچھ ایسے جلوے
نظریں چھپانے کو جی چاہتا ہے

تصوّر کو عینِ حضوری بنا دو
کہ نزدیک آنے کو جی چاہتا ہے

جہاں آگیا یاد وہ آستانہ
وہیں سر جھکانے کو جی چاہتا ہے

مقامِ ادب ہے درِ پاک لیکن
یہاں لڑکھڑانے کو جی چاہتا ہے

مدینے کی گلیوں میں اک اک قدم پر
خزانے لٹانے کو جی چاہتا ہے

کشش ہے وہ طیبہ کے دیوار و در میں
گلے سے لگانے کو جی چاہتا ہے

عجب دلکشی ہے ریاضِ قبا میں
نشیمن بنانے کو جی چاہتا ہے

ترے سائے میں اے بقیعِ مبارک
ہمارا بھی آنے کو جی چاہتا ہے

حمید اب یہ ہے شاد کامی کا عالم
کہ آنسو بہانے کو جی چاہتا ہے

Marfat.com

عالمِ انوار

یاد آتا ہے اُس بزمِ پُر انوار کا عالم
شاہنشہِ کونینؐ کے دربار کا عالم

ہے پیشِ نظر ہر در و دیوار کا عالم
ابتک ہے وہی جلوۂ دیدار کا عالم

وہ نور فشاں انجمنِ راز کی باتیں
وہ خوابگہِ سیّد ابرار کا عالم

وہ سورۂ مزمّل و طٰہٰ کی تلاوت
ہر گوشے میں وہ بارشِ انوار کا عالم

وہ کیف جبیں سائیٔ وہ سجدوں کی لطافت
آنکھوں میں وہ محویتِ دیدار کا عالم

ہنگامِ مناجات، وہ اشکوں کی روانی
"یا شافعِ محشرؐ" کی وہ تکرار کا عالم

وہ وقتِ تہجد نظر افروز نظارے
ہر سمت وہ تابانیٔ انوار کا عالم

وہ عکس فگن ماہِ رسالتؐ کی شعاعیں
اور وہ حرمِ پاک کی دیوار کا عالم

وہ چاندنی راتوں میں جھلکتی ہوئی سبزی
وہ قبّۂ پُر نور، وہ مینار کا عالم

وہ مشہدِ عثمانؓ، وہ نظارۂ دلکش
مخصوص وہ اک روزنِ دیوار

Marfat.com

جبریلؑ کی آمد کا وہ احساس و تصور — وہ پچھلے پہر مہبطِ انوار کا عالم

معمورۂ ظلمت میں وہ انوارِ تجلّی — وہ آخرِ شب صبح کے آثار کا عالم

وہ صبح کو فردوسِ نظر جلوۂ رنگیں — اور شام کو وہ کوچہ و بازار کا عالم

میدانِ اُحد کے وہ دل افروز مناظر — ہر سمت وہ رنگینیِ کہسار کا عالم

ہر وقت حضوری کی ہے دولت جسے حاصل — اللہ رے اُس طالعِ بیدار کا عالم

جو روضۂ اقدس کے قریں اشک فشاں ہو — اللہ رے اُس چشمِ گہربار کا عالم

جو یادِ مدینہ میں دھڑکتا رہے ہر دم — کیا پوچھتے ہو اُس دلِ بیدار کا عالم

تا حشر رہے میری نگاہوں میں الٰہی — آرامگہِ احمدِ مختارؐ کا عالم

پھرتے ہو حمیدؔ آج یہ کیوں کھوئے ہوئے سے
یاد آگیا کیا، طیبہ کے گلزار کا عالم

Marfat.com

دلِ بیمار

نالہ کناں، اشکبار سوئے حرم جائیں گے
لیکے دلِ بیقرار سوئے حرم جائیں گے

آئے نہ آئے بہار سوئے حرم جائیں گے
کون کرے انتظار سوئے حرم جائیں گے

یار بدل، دل بیمار سوئے حرم جائیں گے
یعنی حرم درکنار سوئے حرم جائیں گے

ذوقِ طلب کے نثار ہم سے غریب الدیار
اور یہ دل کی پکار سوئے حرم جائیں گے

جوشِ جنون و دید میں رک نہیں سکتے ہیں ہم
آتے ہی فصلِ بہار سوئے حرم جائیں گے

کہدو یہ تسکین[1] سے دن وہ ضرور آئیں گے
مل کے ہم ایک بار سوئے حرم جائیں گے

تیری اگر ہو رضا ہم بھی کہیں اے خدا
ہمرہِ ناقہ سوار سوئے حرم جائیں گے

نعرے لگاتے ہوئے خاک اُڑاتے ہوئے
جوش میں دیوانہ وار سوئے حرم جائیں گے

مقصدِ ہستی اسے اپنا بنا ہی چکے
جائیں گے اُدبار سوئے حرم جائیں گے

خاک بھی ہو کر کہیں رک سکتے ہیں اہلِ وفا
بن کے سراپا غبار سوئے حرم جائیں گے

اب تو کہیں بھی حمید رٹن کے مدینے کا نام
کہتے ہیں بے اختیار سوئے حرم جائیں گے

---

[1] حضرت الحاج محمد یٰسین صاحب تسکین قریشی۔ ۱۲۔

Marfat.com

صلِّ علٰے

ب میری چشمِ تصور میں طیبہ کی فضائیں ہوتی ہیں
پُر شوق نگاہیں اٹھتی ہیں، بیتاب دعائیں ہوتی ہیں

دربارِ نبیؐ میں چھائی ہوئی رحمت کی گھٹائیں ہوتی ہیں
بخشش کے خزانے لٹتے ہیں، مقبول دعائیں ہوتی ہیں

وہ چاندنی راتوں کا منظر، وہ صحنِ حرم، وہ گنبدِ زر
جب نورِ قدم کے جلووں سے معمور فضائیں ہوتی ہیں

دنیا کی بہاریں صدقے ہیں جنت کی شگفتہ کیاری پر
کیا عطر میں ڈوبی روح فضا، پر کیف ہوائیں ہوتی ہیں

گلزارِ قبا کے دامن میں کچھ سرو خراماں دیکھے تھے
کیا ہوش ربا معصوموں کی معصوم ادائیں ہوتی ہیں

Marfat.com

اصلاح جو باطن کی چاہو طیبہ کو چلو طیبہ کو چلو

کام آئیں جو دردِ دل میں وہاں ایسی بھی دوائیں ہوتی ہیں

تاثیرِ محبت کیا کہئے واللہ مدینہ والوں کی

تاعمر جو دل پر نقش رہیں، وہ اُنکی وفائیں ہوتی ہیں

جس وقت حمیدِ خستہ جگر ہوتے ہیں وہ جلوے پیشِ نظر

ہر نغمۂ دل کے پردے میں دلدوز نوائیں ہوتی ہیں

Marfat.com

نویدِ مسرّت

نویدِ مسرت صبا بن کے آئی — مرے دردِ دل کی دوا بن کے آئی
مری آمنہؓ ہمنوا بن کے آئی — تری یاد کا سلسلا بن کے آئی
اِدھر میری آنکھوں میں بھر آئے آنسو — اُدھر رحمتِ حق گھٹا بن کے آئی
مری کامیابی تخیّل سے پہلے — حقیقت میں پیکر رسا بن کے آئی
اُسی روشنی میں چلا جا رہا ہوں — تجلّی تری پیشوا بن کے آئی
وہ تمہید معراج میں مغفرت کی — شفاعت کا اِک سلسلا بن کے آئی
خدا شاد رکھّے مری جستجو کو — جو خاکِ درِ مصطفٰے بن کے آئی

• زیکہ سفرِ حجاز بجسمہ صدق و صفا خواہرِ عزیزہ آمنہ خاتون سلمہا کہ رفاقت ورا نقش درخورِ این مشعلِ حقیقت گردید۔

؎

بکام و لطفِ تو خضرِ طریقتم آمد — ہزار گونہ بنازم بہ طالعِ بیدار

حمیدؔ

جنوں کی خلش تھی جو وارفتگی میں — وہی شوقِ سعیِ صفا بن کے آئی

میں تنہائیِ غم کے قربان جاؤں — نشاطِ قیامِ منیٰ بن کے آئی

تمنّائے دیدار دل سے لبوں تک — مناجاتِ غارِ حرا بن کے آئی

جزا دے خدا اس کی بادِ صبا کو — بہارِ ریاضِ قبا بن کے آئی

وہی سبز گنبد کی رنگیں فضا ہے — نگاہوں کا جو مدّعا بن کے آئی

بسائی گئی جب تصوّر کی دنیا — دیارِ حبیبِ خدا بن کے آئی

وہ تابانیِ جنبشِ پردۂ در — نظر اپنی کیا جانے کیا بن کے آئی

حمیدؔ ایسی منزل کے قربان جاؤں
جو ہر گام پر رہنما بن کے آئی

Marfat.com

مدینہ والوں کی عید

حبیب ہو جو یہ روزِ سعید کیا کہنا	حمید اہلِ مدینہ کی عید کیا کہنا
نظر نواز اُحد کی فضائے رنگیں میں	ہلالِ گنبدِ خضرا کی دید کیا کہنا
وہ ہر نگاہ میں نظّارہ سبز گنبد کا	وہ بازدید کا لُطف مزید کیا کہنا
چلو حرم میں صلوٰۃ و سلام پیش کریں	ہر اک طرف یہی گفت و شنید کیا کہنا
اسی کے ہیں یہ دو عالم اگر میسّر ہو	مدینے میں کبھی کعبے میں عید کیا کہنا
اٹھی صدا دلِ مومن سے "یا حبیبؐ" کی	ہلالِ نو نظر آیا حمید کیا کہنا
نہ کیوں ہو بارشِ اکرام روزہ داروں پر	نزولِ رحمتِ حق کی نوید کیا کہنا
شمیم روضۂ اطہر نسیم لائی ہے	مرے خزینۂ دل کی کلید کیا کہنا
وہی ہے آتشِ سوزِ دلِ نظارہ طلب	وہی ہے شورشِ "ہَل مِن مّزید" کیا کہنا

حمید کہتے ہیں سب "مرحبا مبارکباد"
یہ نظمِ تازہ یہ فکرِ جدید کیا کہنا

Marfat.com

نغمۂ عاشقانہ

حسین اللہ اللہ وہ کیا تھا زمانہ
مدینے کو جب ہو رہے تھے روانہ

طبیعت میں اک جوش تھا بے نہایت
نظر کھوئی کھوئی قدم والہانہ

وہی میرے دل میں بھی گونجا ہوا تھا
لبوں پر حدی خواں کے تھا جو ترانہ

کبھی روح پرور ہواؤں کے جھونکے
کبھی ابر رحمت کا تھا شامیانہ

درختوں کے سائے میں بستر لگائے
دل آویز وہ زندگی بدویانہ

نہ بجلی کی دہشت نہ صیاد کا ڈر
کھجوروں کے جھرمٹ میں تھا آشیانہ

اگر دو قدم بڑھ گیا کوئی محمل
مرے واسطے بن گیا تازیانہ

بڑے لطف سے منزلوں کا گزرنا
کسی کا وہ لطف و کرم غائبانہ

دکھا دے الٰہی مجھے پھر دکھا دے
زمانہ وہی رحمتوں کا زمانہ

دلوں کی تمنا، امیدوں کا مرکز
شہنشاہ کونین کا آستانہ

حرم میں نمازیں پڑھوں لہجہ بہ لہجہ میں
ادب سے دعائیں کروں مخلصانہ

حضور دلی سے کروں التجائیں
نظر کو جھکائے ہوئے عاجزانہ

تخیل میں ہر وقت ہو ذاتِ اقدس
نگاہوں کا انداز ہو عاشقانہ

کہوں پردۂ شعر میں حال دل کا
زباں پر رہے نغمۂ عاشقانہ

Marfat.com

دیارِ حبیب

لاہ شوق ہے اور بڑھا دیارِ حبیبؐ — یہ ربط و ضبطِ محبت خوشا دیارِ حبیبؐ
بہت دنوں میں کیا ہے کرم غریبوں پر — بعافیت تو ہے بادِ صبا دیارِ حبیبؐ
ب آشنا ہوش کہاں ہے کسی طرف دیکھوں — نگاہ و دل پہ ہے چھایا ہوا دیارِ حبیبؐ
ریم کعبہ کی عظمت سے ہے کسے انکار — مگر ہے قبلۂ اہلِ وفا دیارِ حبیبؐ
یقیں ہے اہلِ شریعت بھی ہوش کھو بیٹھیں — مری نظر سے جو دیکھیں ذرا دیارِ حبیبؐ
یہاں پہونچ سکے ہیں اور کوئی کیا جائے — کہ رشکِ خلد ہے نامِ خدا دیارِ حبیبؐ
کرم سے اپنے وہاں بھی خدا دکھا دے گا — بہشت میں بھی جو یاد آئیگا دیارِ حبیبؐ
سکونِ قلب میسّر نہ ہو سکے گا یہاں — چلو چلے بھی چلیں ہمنشیں دیارِ حبیبؐ
بحقِ عائشہؓ خاتونِ حق و فاطمہ زہرا — حمیراؓ کی کبھی یارب دکھا دیارِ حبیبؐ
غمِ فراق سے یہ حال دل کا ارے توبہ — نظر کے سامنے جب تک رہا دیارِ حبیبؐ
و یاد کی جیتا بیاں معاذ اللہ — پلٹ پلٹ کے میں دیکھا کیا دیارِ حبیبؐ
ز راہ شوق بسر پا جنوں میدارم — بیا بیا بکنارم بیا دیارِ حبیبؐ

حمید صبر کرو اس قدر نہ گھبراؤ
خدا نے چاہا تو پھر دیکھنا دیارِ حبیبؐ

لال صاحب ۱۲ — ملیحی عائشہ … فاطمہ زہرا ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم

شان اللہ روضۂ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم — اللہ اکبر اللہ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم

وہ شب ماہ کا دلکش منظر صلی اللہ علیہ وسلم — پھیلی ہوئی اک نور کی چادر صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] حریم پاک سے ہو کر نکہتِ گل کی اوڑھے چادر — بادِ صبا آئی ہے معطر صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]ل سے مدینہ یاد کئے جا رُخ کو اپنی شاد کئے جا — کوئی نہیں کر اس سے بہتر صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]بدِ خضرا اور منارے صد تحسین پہ چاند ستارے — دیکھئے جس کو نور کا پیکر صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]بدِ خضرا کا نظارہ نور کا جیسے اک فوارہ — دیکھتے رہیے جس کو برابر صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]ن خدا نما جانب چشم و نظر کا مرکز و محور — اور اُدھر محرابِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]ر کا اک گلدستہ ہے ہر منظر بس دیکھتے رہیے — اللہ اللہ جلوۂ منبر صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] رہی ہے نور کے سامان [illegible] — جا کے نظر جالی کے اندر صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] کی آنکھیں ہیں قال اللہ تعالیٰ لب [illegible] — انا اعطینٰک الکوثر صلی اللہ علیہ وسلم

دل میں حمید کے جو ہے جلوہ پرتو ہے گنبد گلشن کا
جس سے منور ہیں مہ و اختر صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر [illegible] دیکھا گیا تھا ۱۲

نورٌ علیٰ نور

صبحِ حرم، یا جلوۂ طور — اللہ اللہ، نور ہی نور

ہر جلوہ فردوسِ نظر — ہر شے نور سے ہے معمور

چپّہ چپّہ رشکِ ارم — ذرّہ ذرّہ بقعۂ نور

گوشہ گوشہ طیبہ کا — جانِ تجلّی، نازشِ طور

حجرۂ انور، صلِّ علیٰ — شرحِ جمالِ سورۂ نور

رحمت رحمت ارضِ بقیع — جنّت جنّت، اہلِ قبور

کیوں نہ رہیں حیرانِ رسولؐ — قربت کی دولت سے مسرور

جن کی اک موجِ نظر — ساغرِ کوثر، جامِ طہور

دیدۂ باطن جلوہ نگر — دیدۂ ظاہر بیں مخمور

سب ہیں یکساں فیضِ حرم کا نعیم — کوئی قریب آئے کوئی دور

اہلِ حرم پہ [illegible]

کہہ نہیں سکتے دیدۂ نم　　راز جو دل میں ہیں مستور

دردِ فراق کی حسرت معلوم　　شیشۂ دل ہے غم سے چور

دل بھر آتا ہے جس دم　　آنکھیں رونے پر مجبور

قطعہ

بادِ صبا ہاں جا وِ صبا　　عرض یہ کرنا اُن کے حضور

دردِ محبت سے بیتاب　　سوزِ جدائی سے رنجور

حیرت و حسرت کا مارا　　ایک شکستہ دل مہجور

رو رو کر یہ کہتا ہے　　خُذْ بِیَدِی یَا نُوْرَ النُّوْر

تا کے آخر دردِ فراق　　کب ہوگی یہ دُوری دُور

ایک نظر کا مارا ہوں　　ایک نظر پھر میرے حضور

لُطف کے در پر مجھ کو محمد

جینا مرنا سب منظور

[illegible]

ہم آہنگی باین قصیدہ قصیدہ

اِدھر جیب و دامن دریدہ دریدہ
اُدھر رُخ کی رنگت پریدہ پریدہ

یہ ہونٹوں پہ خشکی یہ آنکھوں میں آنسو
حمیت کا رُخ کیوں ہو کبیدہ کبیدہ

مرے چشم و دل پھر اُنھیں ڈھونڈتے ہیں
کہ جو لذّتیں ہیں چشیدہ چشیدہ

فضائے تخیل میں گونجے ہوئے سے
وہ نغماتِ رنگیں شنیدہ شنیدہ

نسیمِ سحر کے قدم بہکے بہکے
غزالانِ صحرا رمیدہ رمیدہ

وہ اطرافِ عالم کے بیتاب "زائر"
چلے آرہے تھے دمیدہ دمیدہ

وہ پائے طلب، وہ جنونِ محبت
وہ خارِ مغیلاں خلیدہ خلیدہ

قدم ڈگمگائے، پسینے پسینے
پسِ کارواں کچھ رہیدہ رہیدہ

غبارِ رہِ شوق کا منہ پہ غازہ
وہ اشکِ مسرت چکیدہ چکیدہ

دُعا زیرِ لب، سرنگوں، دست بستہ
بہ ذوقِ حضوری تپیدہ تپیدہ

ریاضِ قبا کی وہ دلکش بہاریں
وہ گلہائے رنگیں دمیدہ دمیدہ

وہ خوش رنگ پتوں میں جنبش ہوا سے
وہ سرسبز شاخیں خمیدہ خمیدہ

وہ شاداب سبزہ کھجوروں کے جھرمٹ
نہالانِ گلشن کشیدہ کشیدہ

وہ دلچسپ عالم، وہ محوِ کن منظر
[illegible]

[illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم

ان اللہ روضۂ اطہر صلی اللہ علیہ وسلم — اللہ اکبر اللہ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم

یہ شب ماہ کا دلکش منظر صلی اللہ علیہ وسلم — پھیلی ہوئی اک نور کی چادر صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]حریم پاک سے ہو کر نکہتِ گل کی اوڑھے چادر — بادِ صبا آئی ہے معطر صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]ل سے مدینہ یاد کئے جا رخ کو اپنی شاد کئے جا — کوئی نہیں کر اس سے بہتر صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]نبدِ خضرا اور منارے صدقے جن پر چاند ستارے — دیکھئے جس کو نور کا پیکر صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]نبدِ خضرا کا نظارہ نور کا جیسے اک فوارہ — دیکھتے رہیے جس کو برابر صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]ن خدا شناس جانب چشم و نظر کا مرکز و محور — اور ادھر محراب پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]د کا اک گلدستہ کہئے ہر منظر بس دیکھتے رہیے — اللہ اللہ جلوۂ منبر صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]ر رہی ہے نور کے ساماں [illegible] — جا کے نظر جالی کے اندر صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] مژدہ کن انکھیں تیری قال اللہ تعالیٰ لب — اِنّا اَعطَینٰکَ الکوثر صلی اللہ علیہ وسلم

دل میں حمید کے جو ہے جلوہ پرتو ہے گنبد کے کلس کا
جس سے منور ہیں مہ و اختر صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر [illegible] تھا ۱۲

Marfat.com

حاصلِ محبّت

اگر معنیِ دل سمجھتے رہیں گے
مدینے کو منزل سمجھتے رہیں گے

سلامت رہے ذوق و شوقِ زیارت
محبّت کا حاصل سمجھتے رہیں گے

نسیمِ سحر تیرے احساں بہت ہیں
تجھے محرمِ دل سمجھتے رہیں گے

جو ہیں راز دارِ جمالِ تلاطم
وہ موجوں کو ساحل سمجھتے رہیں گے

نظر تھرتھرائے، قدم ڈگمگائیں
یہ عنوانِ منزل سمجھتے رہیں گے

یہ دیوانے تیرے خدا جانے کب تک
بگولوں کو محمل سمجھتے رہیں گے

نظر شمعِ محفل پہ جن کی نہیں ہے
وہ آدابِ محفل سمجھتے رہیں گے

نہ پہونچیں گے جب تک دیارِ نبیؐ میں
بہت دور منزل سمجھتے رہیں گے

توقع ہے ذاتِ گرامیؐ سے ہم کو
حضوری کے قابل سمجھتے رہیں گے

ہم ایسوں کو بھی تاجدارِ مدینہ
غلاموں میں شامل سمجھتے رہیں گے

Marfat.com

خُلدِ نظر

دربارِ نبیؐ کے جلوؤں کی وہ بارشِ پیہم کیا کہیے

وہ صبح کا منظر کیا کہیے، وہ شام کا عالم کیا کہیے

وہ جنتِ روح و خلدِ نظر، وہ سوز و گدازِ قلب و جگر

وہ روضۂ اطہر صلّی علیٰ، وہ نورِ مجسم کیا کہیے

وہ لذتِ غم سینے میں نہاں، وہ اشک طلب آنکھوں سے رواں

وہ دردِ و نشاطِ تشنہ لبی، وہ رشحۂ زمزم کیا کہیے

جس وقت تصور کرتا ہوں، اک نیند سی آنے لگتی ہے

اے صلِّ علیٰ آرامگہِ سرکار، وہ عالم کیا کہیے

وہ دنیا کی یکسوئی، وہ دل کی حضوری کا عالم

وہ جوشِ تلاوت پچھلے پہر، وہ سورۂ مریمؑ کیا کہیے

Marfat.com

اک کیفِ مسلسل حاصل ہے اک نسبتِ خاص محمدؐ میں
سینا ہے محمدؐ مدنی ہے لطفِ خلشِ غم کیا کہیے

ہر عیش و طرب کی محفل میں دل ہے کہ تڑپنے لگتا ہے
کیا جانے کیوں از خود آنکھیں چھلک جاتی ہیں پُرنم کیا کہیے

وہ وقت سحر خوشبو کی مہک شاخوں کی لچک سبزے کی مہک
گلزارِ صبا کے دامن پر کیفیتِ شبنم کیا کہیے

میدانِ اُحد کی صبحِ طرب پھرتی ہے ابھی تک آنکھوں میں
اُس کیف و سرود کے عالم جیسے تھے ہیں ہم کیا کہیے

قربان حمید خستہ جگر کیا بیٹھا وہاں سے رہگزر
ہے وہاں پہ جسے گویا کیا فیضِ سرکارِ دو عالم کیا کہیے

Marfat.com

برقِ تجلّی

تصور میں کس کا آگیا الحمد للہ — مرا دل دھڑکنے لگا اللہ اللہ

کچھ اس طرح محسوس ہوتا ہے مجھ کو — مدینہ ہے جلوہ نما اللہ اللہ

جہاں جبرئیلِ امیں ہیں پرشکستہ — وہاں میری طبعِ رسا اللہ اللہ

یہ کیسی کیفیت ہے آج حیراں ہوں کہ لب پر — محمد محمد ہے یا اللہ اللہ

نہ تھمتے ہیں [illegible] رکتی ہیں آہیں — یہ کیا آج یاد آگیا اللہ اللہ

نہیں اب تو کچھ ہوش اس کا بھی مجھ کو — کہ یہ دل کی دھڑکن ہے یا اللہ اللہ

مری چشمِ مشتاق میں جلوہ گر ہے — مدینے کی اک اک ادا اللہ اللہ

تصور میں ہے آج جانِ رسالت — نظر آرہا ہے یہ کیا اللہ اللہ

وہ مہرِ نبوت کی پرنور کرنیں — ہر اک سمت جلوہ نما اللہ اللہ

نسیمِ کرم سے کھلے وہ بصد کیف جھونکے — دریچے وہ جنت کے وا اللہ اللہ

وہ مسند ملائک کی رفعت وہ عالم — وہ یا ربنا کی صدا اللہ اللہ

وہ تنویرِ شمس الضحیٰ کی ضوفشانی — وہ پھیلا ہوا نور برکات کا اللہ اللہ

[illegible] — [illegible] اللہ اللہ

تجلی باری کی وہ [illegible] — [illegible] ساختہ اللہ اللہ

[illegible] — [illegible] علیٰ اللہ اللہ

آذاں میں وہ دلسوز لحنِ بلالؓ — وہ تکبیر کا گونجنا اللہ اللہ
صحابہؓ کی انجم نما وہ جماعت — مقابل نبیؐ و دوسرا اللہ اللہ
اِدھر افضل الخلق صدیق اکبرؓ — حبیبِ حبیبِ خدا اللہ اللہ
اُدھر جانِ اسلام فاروقِ اعظمؓ — نبوت کے راز آشنا اللہ اللہ
وہ عثمانِ عفّانؓ بحرِ سخاوت — مجسم وہ حلم و حیا اللہ اللہ
شہیدِ خلافت علیؓ شیرِ یزداں — وہ تاجِ سرِ اولیا اللہ اللہ
نمازوں میں پیشِ نظر روحِ کعبہ — وہی نورِ ربّ العلیٰ اللہ اللہ
اِدھر سورۂ والضحیٰ کی تلاوت — اُدھر جلوۂ والضحیٰ اللہ اللہ
وہ ہر ایک کا التحیات پڑھنا — نظر پر حبیبِ خدا اللہ اللہ
شہنشاہ کونینؐ کے وہ فدائی — عبادت تھی جن کی لقا اللہ اللہ
اُنھیں ہر عبادت سے محبوب تر تھا — فقط آپ کو دیکھنا اللہ اللہ
وہ اصحابِ صفّہؓ کی پرشوق نظریں — وہ [illegible] اللہ اللہ
اِدھر یا حبیبی اغثنی زباں پر — اُدھر [illegible] اللہ اللہ
صبا کی، نسیمِ سحر کی ضرورت — وہ [illegible]
وہ ہر سمت صہبا [illegible] تجلی — [illegible]
[illegible]

حسنِ تمنّا

مدّت ہوئی گلزارِ مدینہ نہیں دیکھا — پھولوں سے بھرا دامنِ صحرا نہیں دیکھا

یوں تو نگہِ شوق نے کیا کیا نہیں دیکھا — دیکھا تھا کبھی جس کو وہ جلوا نہیں دیکھا

مشتاق نگاہوں کو ہے جس گل کا تجسس — تو نے تو کہیں نرگسِ شہلا نہیں دیکھا

جو راہبرِ منزلِ مقصود ہوا اے دل — مدّت سے فلک پر وہ ستارا نہیں دیکھا

سے چاندنی دیکھا تھا جو طیبہ کے سفر میں — وہ شب کے اندھیرے میں اُجالا نہیں دیکھا

تک آملا ہے واللہ مہ و مہر یہ مجھ کو — جب سے تجھے اے گنبدِ خضرا نہیں دیکھا

تک نگاہوں نے مدینے کے چمن میں — رحمت کی گھٹاؤں کا برسنا نہیں دیکھا

بیٹھ کے اٹھنے کو نہ جی چاہے جہاں سے — اغواتؐ کے رہنے کا وہ گوشہ نہیں دیکھا

تے تھے جہاں رشد و ہدایات کے پیغام — وہ مہبطِ جبریلؑ وہ صُفّہ نہیں دیکھا

ے نہ کیوں آخرِ شب نور کا عالم — وہ خاص تہجد کا مُصلّا نہیں دیکھا

[illegible] جہاں حضرت جبریلؑ اکثر وحی لے کر نازل ہوا کرتے تھے ۱۲

[illegible] جس کی جمع ہے اغوات، حرم نبوی کے خدام حجرۂ مطہرہ کی پشت پر جانب شمال باب جبریلؑ [illegible] کے درمیان [illegible] (اغوات)، جیسے کہتے ہیں اصحابِ صفہ کا بھی یہی صفہ (چبوترہ) تھا ۱۲

[illegible] پشت کی جانب ہے [illegible] جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible] ۱۲

Marfat.com

وہ روح فزا خلد کی کیاری نہیں دیکھی
محرابِ نبی ﷺ وہ جلوۂ زیبا نہیں دیکھا

رہتی ہے جہاں بارشِ انوار برابر
وہ حضرت صدیقؓ کا گوشہ نہیں دیکھا

وہ حضرتِ فاروقؓ کی مسجد نہیں دیکھی
وہ حضرتِ عثمانؓ کا روضہ نہیں دیکھا

کچھ ڈھونڈھ رہی ہیں مری بیتاب نگاہیں
وہ منبرِ مصطفٰے بار بار اٹھا نہیں دیکھا

پُرنور فضاؤں میں گلستانِ قبا کی
بیتِ حضرتِ فاطمہ زہراؓ نہیں دیکھا

ہنگامِ سحر گنبدِ خضرا کے کلس پر
خورشید کی کرنوں کا چمکنا نہیں دیکھا

وہ جلوہ گہِ خاصِ شہنشاہِ دو عالم ﷺ
وہ عائشہ صدیقہؓ کا حجرہ نہیں دیکھا

وہ نور کی کثرت کہ ٹھہرتی نہ تھیں نظریں
ہم نے ابھی عرش مگر دیکھا نہیں دیکھا

دل ڈھونڈھ رہا ہے اسی اعجازِ کرم کو
جز جالیِ حرم حسن کا پردا نہیں دیکھا

ہر ایک سمجھتا ہے مجھے دیکھ رہے ہیں
ایسا تو کوئی اور بھی [illegible] نہیں دیکھا

چادر سے یکایک جو نگاہیں مری جھپکیں
ہم نے ابھی پھولوں کا [illegible] نہیں دیکھا

کہنے کو کیا خوب تصور نے بڑا کام
دیکھا ہے مگر [illegible] نہیں دیکھا

ہر نقش جو دل پر ہے وہی نقشِ ہے اوّل
[illegible]

کیا اس سے زیادہ [illegible]

خالی کہیں [illegible]

Marfat.com

آؤ مدینے چلیں

موڑ کے ہندوستاں سے آؤ مدینے چلیں — دل یہاں نہیں لگتا یہاں آؤ مدینے چلیں
...ں نظر کے لئے، صاحبِ دل کیلئے — ہے وہی دارالاماں آؤ مدینے چلیں
...ہنے کی حاجت نہیں کوئی ضرورت نہیں — اُن پہ ہے سب کچھ عیاں آؤ مدینے چلیں
...س سے بیاں کیجئے کس کو دعا دیجئے — لے کے یہ دردِ نہاں آؤ مدینے چلیں
...ین تو سب چھین کر لے گئی یادِ حبیب — چین یہاں اب کہاں آؤ مدینے چلیں
...لِ پروانہ ہوں گوش برآوازہ ہوں — کوئی کہے ناگہاں آؤ مدینے چلیں
...ر کا حاصل ہے بس خاکِ درِ مصطفےٰ — عمر نہ ہو رائیگاں آؤ مدینے چلیں
...رزو جستجو حسنِ عمل ہر آرزو — یعنی ہے سب کچھ وہاں آؤ مدینے چلیں
...ری من ذات ہے پر کچھ ہو گیا بات ہے — چلتے ہو تنتے میاں آؤ مدینے چلیں
...دینے چلیں ہم بھی غزل خوانیاں — ہوں گی غزل خوانیاں آؤ مدینے چلیں

دل میں بسی ہے بڑا حمید شورش اہلِ مدینہ
کہتی ہیں سب چاہنے والے آؤ مدینے چلیں

... خلیفہ مجاز ... شاہ علی خان صاحب ... حمید۔

مدینے میں ابرِ بہاری کے دن ہیں

مدینے میں ابرِ بہاری کے دن ہیں
یہی میکشو میگساری کے دن ہیں

سُنا ہے کہ جو اشکباری کے دن ہیں
وہی عشق کی آبیاری کے دن ہیں

یہی جو بہت بیقراری کے دن ہیں
یہی عشق کی پردہ داری کے دن ہیں

گذرتے ہیں جو دن حضوری میں ابھی
وہی دن بہت جاں نثاری کے دن ہیں

درود و سلام اُن پہ ہر وقت پڑھیے
عطایائے محبوبِ باری کے دن ہیں

مبارک تمھیں تیرہ بختانِ فرقت
سُنا ہے وہاں نورباری کے دن ہیں

چلو عاصیو باب رحمت کھُلا ہے
خطاؤں کی آمرزگاری کے دن ہیں

وہی جوشِ لطف و کرم کا زمانہ
وہی شوقِ طاعت گزاری کے دن ہیں

مبارک تمھیں رہروانِ مدینہ
ہمارے لیے شرمساری کے دن ہیں

انھیں میں مزہ ہے تڑپنے کا اے دل
یہی ہاں یہی آہ و زاری کے دن ہیں

نہ خلوت میں تسکین نہ جلوت میں راحت
عجب طرح کی بیقراری کے دن ہیں

مِری ناتوانی نگاہوں میں رکھنا
یہی راہبر غمگساری کے [illegible]

نسیمِ سحر کوئی جھونکا اِدھر بھی
یہی دن [illegible]

بہت کچھ [illegible]

یادِ ایّام

طیبہ کی جب سیر کیا کرتے تھے　　کیا کہیں کون سے عالم میں رہا کرتے تھے
ان دلِ بیتاب ہوا کرتے تھے　　خود بخود آنکھ سے آنسو جو بہا کرتے تھے
ے وہ دل کی اُمنگیں، وہ سُرورِ تازہ　　جب کبھی سیرِ گلستانِ قُبا کرتے تھے
یا اہلاً وسہلاً" مدنی کرکے خطاب　　کس محبّت سے بصد لطف ملا کرتے تھے
چلتے کہیں رُکنا کہیں آگے بڑھنا　　ساتھ والے ہمیں آواز دیا کرتے تھے
بڑھتے تھے تو بڑھتے ہی چلے جاتے تھے　　بیٹھ جاتے تھے تو مشکل سے اُٹھا کرتے تھے
والے خدا جانے سمجھتے کیا تھے　　ہم جو مدہوش سے گلیوں میں پھرا کرتے تھے
حبیبٌ عربیٌّ مدنیٌّ قرشیٌّ　　عالمِ شوق میں ہر وقت پڑھا کرتے تھے
انجم کی طرح رات کے سنّاٹے میں　　قبۂ نور کا نظّارہ کیا کرتے تھے
بند ہوئی جاتی ہوں آنکھیں جیسے　　حرمِ پاک کے در بند ہوا کرتے تھے
سائی ہوتی تہجد کی اذاں　　یک بیک نیند سے ہم چونک اٹھا کرتے تھے
سحر ہوا کے بجے　　شب کے دروازے حرم کے جو کھلا کرتے تھے

Marfat.com

سر جھکائے ہوئے با دیدۂ نم دردبدل | حاضرِ بارگہِ قدس ہوا کرتے تھے
شوقِ دیدار میں وہ کیفِ حضوری تھا | ...سے قدم اپنے پڑا کرتے تھے
جالیوں کی طرف اٹھتی نہ ادب سے جو نگاہ | گوشۂ چشم سے ہم دیکھا کرتے تھے
ہمہ تن دل اسی جانب متوجہ ہوتا | جب اشارے سے کوئی بات کہا کرتے تھے
دل کو تھی نقشِ کفِ پائے مبارک کی تلاش | جا بجا شوق میں ہم سجدے کیا کرتے تھے
اُن پہ حسرت سے ستاروں کی نظر پڑتی تھی | وہ جو دامن پہ سحر تک گرا کرتے تھے
دیکھ لیتے تھے جنازہ جو حرم میں کوئی | دل سے بیساختہ مرنے کی دعا کرتے تھے
رشک سے دیکھتے تھے ہم وہ کبوتر پیہم | گرد جو گنبدِ خضرا کے پھرا کرتے تھے
آبِ کوثر کی تمنا جو ہوا کرتی تھی | صرف ساقی کی طرف دیکھ لیا کرتے تھے
محو ہوتا تھا کوئی بے خبر ہوش مگر | دو زلف عالم بھی نگاہوں میں ... کرتے

اللہ اللہ کہ ہم خلوت و جلوت میں حیرت
... طرح ... کے نغمے کو سنا کرتے تھے ...

سلہ حضرت مولانا ... صاحب ... مدینہ منورہ ... ... طالب کیا کرتے تھے ۱۲ ...

بیچارگیٔ عشق

یک بیک سب یوں ڈبڈبا کر رہ گئے جیسے تارے جھلملا کر رہ گئے
جانے والے تو مدینے چل دیے ایک ہم آنسو بہا کر رہ گئے
اضطرابِ شوق میں بے ربط سے چند فقرے لب تک آ کر رہ گئے
دل بھر آیا، آنکھ پُر نم ہو گئی اُف نہ کی، لب تھرتھرا کر رہ گئے
دل پہ رکھا ہاتھ، ٹھنڈی سانس لی کچھ نگاہوں سے بتا کر رہ گئے
گنبدِ خضرا کا جب آیا خیال دل کے گوشے جگمگا کر رہ گئے
سُنتے ہی ذکرِ گلستانِ قبا زخمِ دل سب مسکرا کر رہ گئے
آ گئی جب یاد محرابِ نبیؐ ہم ادب سے سر جھکا کر رہ گئے
ہائے وہ جلوے جو اُٹھتے ہی نظر دیدہ و دل میں سما کر رہ گئے
اللہ اللہ اُن کی قسمت کا فروغ جو درِ اقدس پہ جا کر رہ گئے

خیر تو ہے، بات کیا ہے اے حمید
ایک ہی مصرع سنا کر رہ گئے

Marfat.com

حُسنِ طلب

شمیم روضۂ خیرُ البشر نہیں آئی ۔۔۔ بہت دنوں سے نسیمِ سحر نہیں آئی

کھڑے ہیں بادہ کشانِ الست جام بدست ۔۔۔ وہ غم بدوش گھٹا جھوم کر نہیں آئی

خُدا ہی جانے کہاں کھو گیا ہے دل اپنا ۔۔۔ کہ اک زمانے سے کوئی خبر نہیں آئی

کوئی تو درد ہے جس کی نہیں مجھے بھی خبر ۔۔۔ یہ بے سبب تو مری آنکھ بھر نہیں آئی

گذر گیا ہے زمانہ اسی تمنّا میں ۔۔۔ ہنوز دعوتِ ذوقِ نظر نہیں آئی

نثار رُوحِ محبّت بھی جس کے آنے پر ۔۔۔ وہی نویدِ محبّت اثر نہیں آئی

پھر اور کیا ہے جو رہ رہ کے دل دھڑکتا ہے ۔۔۔ مری طلب کی بشارت اگر نہیں آئی

بہت سے مرحلے آئے گذر گئے لیکن ۔۔۔ تلاش جس کی ہے [illegible] نہیں آئی

ہوا ہے یوں بھی کہ ہنگامِ دید پہروں تک ۔۔۔ گئی نگاہ تو پھر [illegible] نہیں آئی

نہ ہے مشاہدۂ حُسن نسبتِ بے رنگ ۔۔۔ نظر تجلّی [illegible]

Marfat.com

مزہ ہے روضۂ اقدس پہ کھل کے رونے کا | تری بہار ابھی چشمِ تر نہیں آئی
ہمیں یقیں نہیں آتا کہ اے حرم والو | ہماری یاد تمہیں بھول کر نہیں آئی
وہ کون سی ہے تجلّی دیارِ رحمت کی | بیک نگاہ جو دل میں اُتر نہیں آئی
ہوئی تھی دُور مرے دل کی جس سے تاریکی | وہ چاندنی در و دیوار پر نہیں آئی
قدم قدم پہ جہاں اضطراب بڑھتا ہے | ابھی وہ منزلِ راہ سفر نہیں آئی
جب آفتاب ہوا جا رہا تھا ہر ذرّہ | وہ جگمگاتی ہوئی دوپہر نہیں آئی
نگاہ میں ہیں قُبا کے لطیف نظارے | مگر وہ نکہتِ گلہائے تر نہیں آئی
ہوئی تھی گنبدِ خضرا کے سائے میں جو نصیب | پھر ایسی شام پھر ایسی سحر نہیں آئی
مرے تصورِ صبحِ حرم کا کیا کہنا | کہ آج نیند مجھے رات بھر نہیں آئی

نسیمِ صبح سے کچھ آس تھی سو وہ بھی حمید
اُدھر گئی تو گئی پھر اِدھر نہیں آئی

یادِ حرم

بہت آج اہلِ حرم یاد آئے
خود ان کو بھی شاید کہ ہم یاد آئے

ستم یاد آئے، نہ غم یاد آئے
ہمیں تو کرم ہی کرم یاد آئے

یہ ترکِ تعلق بھی ہے کیا تعلق
وہ کچھ اور بھی دم بدم یاد آئے

جہاں کچھ ہرا دل کو احساسِ فرقت
وہیں اُن کے لطف و کرم یاد آئے

اِدھر چھڑ گیا خود بخود سازِ دل کا
اُدھر طائرانِ حرم یاد آئے

گھنی چھاؤں والی ببولوں کے جھرمٹ
مقیمانِ اُمُّ السَّلَم یاد آئے

ہجومِ تجلّی کے پُر کیف منظر
بہت یاد آئے، تو کم یاد آئے

ملی یک بیک لذتِ تشنہ کامی
مجھے ساقیانِ حرم یاد آئے

حرم کے وہ رہ رہ کے جنبش میں پتّے
نسیمِ سحر کی قسم یاد آئے

کہاں کے گُل و لالہ و ماہ و انجم
یہی اُن کے نقشِ قدم یاد آئے

وہاں جا کے یادِ صبا کچھ نہ کہنا
ہماری اگر شامِ غم یاد آئے

سُنا ہے حمیدؔ آج اُس انجمن میں
بہت سب کو رہ رہ کے ہم یاد آئے

Marfat.com

مَرحَبا مَرحَبا، تعَال تعَال!

جَنّدا جنّذا نسیمِ شمال
مَرحبا مَرحبا تعَال تعَال

یاد آہی گیا تجھے آخر
ایک ہجراں زدہ شکستہ حال

تیرے آنے سے آئی جان میں جان
شدّتِ غم سے بھی بہت تھا نڈھال

یادِ ایامِ دل فروز کہ جب
دولتِ دید سے تھے مالا مال

اَب بھی آتی ہے کیا نسیمِ حَرَم؟
"ذُوالحلیفہ" میں بہرِ استقبال

ساکنانِ مدینہ کیسے ہیں؟
خادمانِ حَرَم کا ہے کیا حال

ہم جوارِ درِ حبیبِ خُدا
خوبرو، خوش جمال نیک خصال

اُن کے عزّ و شرف کا کیا کہنا
دَولتِ قرب سے ہیں مالا مال

کتنے اچھے ہیں ساکنانِ حَرَم
حُسن و خوبی میں آپ اپنی مثال

تنگدستی کے باوجود کبھی
نہیں کرتے دراز دستِ سوال

"نذر کر لیتے ہیں قبول، مگر
خواہ اِک "قرش" ہو کہ ایک "ریال"

Marfat.com

ہو گئے جو گدائے کوئے حبیبؐ — ہیں وہی خوش نصیب و خوش اقبال

پاک باطن غریب "تکرونی"[۱] — جن میں ہوتے ہیں بعض صاحب جمال

دیکھ کر جن کو یاد آتے ہیں — سیّد العاشقیں بلال رضی اللہ عنہ

صبح کے وقت کیا نماز کے بعد — اب بھی پڑھتے ہیں "سورۂ انفال"؟

قابلِ رشک ہے وہ قسمت — جس کو حاصل ہو حاضری ہر سال

اللہ اللہ تھے کبھی ہم بھی — محوِ نظارۂ حریمِ جمال

عید نظّارہ تھا نظر کے لئے — قُبّۂ نور کے کلس کا ہلال

دَرِ اقدس کی جالیوں کی طرف — دیکھ لے آنکھ بھر کے کس کی مجال

---

[۱] تکرونی (حبشی نما) مسجد نبوی کے ایک گوشے میں بیٹھے رہتے ہیں، مہذب، محترم قیمتی عبا نفیس عمامہ سے آراستہ، نفیس اور خوشنما حزام سے پیراستہ رہتے ہیں جن کی وجاہت اور شان ہزاروں روپیوں سے ارفع و اعلیٰ معلوم ہوتی ہے لیکن اگر آپ کچھ دینا چاہیں "قلت مقدار اور کثرت" لینے میں کوئی تامل بھی نہیں کرتے "بارک اللہ، جزاک اللہ" کہتے ہوئے نہایت خوشی سے قبول کر لیتے ہیں۔ بلنے میں انکار نہیں "بیاتی پا مرلیتیں"۔ ۱۲

Marfat.com

آج ہیں وقفِ انتظار آنکھیں | آج گویا نظر نظر ہے سوال
شوقِ دیدار میں ہیں محوِ سکوت | جرأت عرضِ حال بھی ہے محال
اپنے ہاتھوں ہوئے ہیں خود برباد | اپنے قدموں سے خود ہوئے پامال
حالِ دل جس نے کردیا برباد | ہے وہ خود اپنی شامتِ اعمال
کب نظر آئے گا وہ نورِ سحر | جائے گی کب یہ شامِ رنج و ملال
یاد آتی ہے صبح و شامِ حرم | پڑھتے ہیں "بالغدوِ والآصال"
آجتک ہیں نگاہ و دل پہ محیط | جلوہ ہائے دیارِ حسن و جمال
عینِ بیداری و حقیقت کو | کیسے سمجھیں ہم آہ خواب و خیال
یہ بھی اُن کے کرم کا صدقہ ہے | عالمِ ہجر بھی ہے عینِ وصال
تو رہے برقرار درِ حبیبؐ | شادم از سوزِ ہجر در ہمہ حال

برق سی دل پہ گر گئی ہے حمیدؔ
جب مدینے کا آگیا ہے خیال

Marfat.com

نوائے صبحگاہی

اہلِ طیبہ جو کبھی خواب میں آجاتے ہیں
خلشِ حسرتِ دیدار بڑھا جاتے ہیں

منظرِ حسنِ جہانتاب دکھا جاتے ہیں
دل کے ہر گوشے کو پُر نور بنا جاتے ہیں

دعوتِ ذوقِ نظر دیتے ہیں بصد لطف و کرم
دل کی خوابیدہ اُمیدوں کو جگا جاتے ہیں

ڈال کر بیخودیِ شوق کے پردے دل پر
خود مجھے میری نگاہوں سے چھپا جاتے ہیں

چھیڑ کر سازِ تمنائے زیارت پیہم
دل کو اک دردِ مجسم وہ بنا جاتے ہیں

جلوہ ہائے حرمِ پاک کا اللہ رے کرم
جب اُٹھاتا ہوں نظر سامنے آجاتے ہیں

آخرِ شب نگہِ شوق کو ماہ و انجم
سبز گنبد کی فضا یاد دلا جاتے ہیں

آکے طیبہ سے نسیمِ سحری کے جھونکے
دل کے مرجھائے ہوئے پھول کھلا جاتے ہیں

اُٹھتے ہیں کعبے کی جانب سے جو بادل پیہم
نگہِ لطف کی اُمید دلا جاتے ہیں

شبِ غم پچھلے پہر ڈوبتے تارے دل کو
مژدہ جلوۂ دیدار سنا جاتے ہیں

ابر میں برق کی چشمک کے نظارے اکثر
عالمِ جلوہ گہِ ناز دکھا جاتے ہیں

آہ وہ سوز میں ڈوبے ہوئے نغماتِ اذاں
دھڑکنیں دل کی مرے اور بڑھا جاتے ہیں

یاد آ آ کے شب و روز شب و روزِ حرم
دل کے جذبات میں طوفان اٹھا جاتے ہیں

جالیاں روضۂ اقدس کی جو یاد آتی ہیں
دیدہ و دل پہ کچھ انوار سے چھا جاتے ہیں

یاد آتے ہیں حضوری کے وہ لمحے جو حمید
سچ تو یہ ہے غمِ کونین بھلا جاتے ہیں

Marfat.com

بیادِ کوئے حبیبؐ

یاد آرہے ہیں، یاد آنے والے
اب کوئی کیسے دل کو سنبھالے

اے یادِ ماضی اے فکرِ فردا
جتنا ترا جی چاہے ستالے

اے عمرِ رفتہ آخر کجا ئی؟
دورِ حضوری واپس بُلالے

یاد آرہے ہیں، اہلِ مدینہ
معصوم چہرے وہ بھولے بھالے

وہ دلبرانہ نازک خرامی
گردن جھکائے نظریں سنبھالے

اللہ اللہ اُن کا مقدر
اللہ جن کو اپنا بنالے

اے زہ نوردِ کوئے مدینہ
ہم غمزدوں کی بھی کچھ دُعالے

اللہ تجھ پر منزل بہ منزل
لطف و کرم کے برسا جھالے

سوزِ جنوں کو، دردِ طلب کو
خضرِ رہِ شوق اپنا بنالے

ہر اشک بنجائے دریائے رحمت
احساسِ عصیاں آنا بڑھالے

Marfat.com

کھلنے نہ پائے رازِ محبّت — تنہائیوں میں آنسو بہا لے

ان کے سوا میں کیا نذر کرتا — قلب و نظر ہیں تیرے حوالے

میرے بھی غم کی رُوداد کہنا — جب حالِ دل تو اپنا سُنا لے

یہ عرض کرنا باچشمِ گریاں — اے تاج والے اپنا بنا لے

جانم فدایت ماہِ مدینہ — آنکھوں کی ٹھنڈک دل کے اُجالے

رحمے بحالم، رحمے بجانم — دل سے لبوں تک آئے ہیں نالے

رُوحی فداک اے محبوبِ باری — "اَلطَّالِحُ لِیْ" فرمانے والے

تجھ بن ہے داتا، کون اب کھویا — ندیا بھی گہری، نیّا بھی ہلے

ارضِ بقیعِ پاک اب خدارا — دامن میں اپنے مجھ کو چھپا لے

تا کے حمیدِ بیچارہ گردد

آزردہ خاطر، آشفتہ حالے

ہم غریبوں کا بھی سلطانِ غریباںؐ کو سلام

ہ دعرض کر دجب شہِ ذیشاںؐ کو سلام
ہم غریبوں کا بھی سلطانِ غریباںؐ کو سلام

ں کرنا بہ کمالِ ادب و شوقِ نیاز
قبلۂ اہلِ وفا، کعبۂ ایماںؐ کو سلام

ور کھنا حرمِ پاک کے جانے والو
اس گنہگار کا بھی رحمتِ یزداں کو سلام

ول جانا نہ کہیں وقتِ تلاوت للّٰہ
مہبطِ روحِ امیں، حاملِ قرآں کو سلام

بگاہِ شہِ کونینؐ پہ ہر لحظہ درود
صبح و شام مرے حاصلِ ایماں کو سلام

شہ گوشہ پہ شبستانِ رسالت کے درود
روضہ و منبر و محراب درخشاں کو سلام

ہ نور پہ ہوتے ہیں جو قرباں ہمہ شب
ان تاروں کو سلام، اس صبحِ تاباں کو سلام

ں سے ہوتی ہیں مری ہجر کی راتیں روشن
حرمِ قدس کی اس شمعِ شبستاں کو سلام

ں بارہی ہے جو صحنِ حرم میں ہر سو
اس شبِ ماہ کو، اس صبحِ درخشاں کو سلام

ے روشن ہوئے دل ہم سے سیہ روں کے
اس درِ پاک کی قندیلِ فروزاں کو سلام

ہر روضہ جو کرتی ہیں طواف
ان شعاعوں کو، اور اس مہرِ درخشاں کو سلام

Marfat.com

روضۂ خلد میں جو محوِ عبادت ہونگے
اُن کے حسنِ نظر و چہرۂ تاباں کو سلا

درِ اقدس پہ جو مصروفِ گہرباری ہو
نگہِ شوق کا اُس دیدۂ گریاں کو س

وہ جو احسانِ ندامت سے ہو طوفاں بکنار
ڈبڈبائی ہوئی اُس چشمِ پشیماں کو

گم جو ہو جلوۂ بے رنگ کے نظّارے میں
دلِ مشتاق کا اُس دیدۂ حیراں کو

باصد اخلاص و باندازِ غلامی کہنا
حرمِ پاک کے خادم و درباں کو

دل کو دل چشمِ توجہ سے بنایا جس نے
دل سے اُس راہبرِ منزلِ عرفاں کو

جن کو حاصل ہے شرف آپ کی پابوسی کا
اُن گلی کوچوں کے ذرّاتِ درخشاں کو

جو پھرا کرتے ہیں مستوں کی طرح گلیوں میں
اُن سگانِ بلدِ شاہِ رسولاں کو

نگہِ سرورِ کونین پڑی ہے جس پر
اُس رہ و منزلِ کہسار و بیاباں کو

اک نظر کوہِ اُحد پر مری خاطر پہلے
پھر اُسی وادیِ فردوس بداماں کو

محوِ آرام ہیں جس خاک پہ اصحابِ اُحدؓ
ایک جھونکا اُس گنجِ شہیداں کو

کیف و مستی میں فراموش نہ ہوں اہلِ بقیع
جملہ اصحابِ شہنشاہِ رسولاں کو

جس میں ہر لحظہ مہکتی ہے نسیمِ رحمت
اُس گلستاں کو سلام اہلِ گلستاں کو

Marfat.com

…ۓ نکہت پہ شمیمِ چمنِ خلد نثار — غنچہ و لالہ و گل، سنبل و ریحاں کو سلام

…دل میں ہے خلد در آغوش قبا کی مسجد — اُس خیاباں کو سلام اُس چمنستاں کو سلام

…ر دل کو بنج اُٹھا کیفِ نوا سنجی سے — چمنِ طیبہ کے مرغانِ خوش الحاں کو سلام

…ن کے صدقے میں خلش ہوتی ہے اب تک دل میں — سنگریزوں کو اور اُن خارِ مغیلاں کو سلام

…بۂ شوق کے عالم میں ذرا یاد رہے — قافلے والوں کو اور نعرۂ حُدی خواں کو سلام

…ت و سرشار نظر آئیں جو کچھ ناقہ سوار — اُن کے بکھرے ہوئے گیسوئے پریشاں کو سلام

…جگہ کرتے ہیں حجاج پہنچ کر منزل — اُن مقامات کو اُن کوہ و بیاباں کو سلام

…یا وہ جو ملے راہ میں دیوانۂ شوق — اُس غریب الوطن و بے سر و ساماں کو سلام

…خاکِ رہِ شوق ہو جس کے رُخ پر — اُس کے ذوقِ طلب و رنگِ پریشاں کو سلام

…ت پڑھتا ہوا مل جائے جو کوئی یمنی — غائبانہ مرا اُس مست و غزلخواں کو سلام

رحمتِ حق سے میسر ہوں وہ دن کاش حمید
خود کریں عرض شہنشاہِ رسولاں کو سلام

Marfat.com

فغانِ درد

جانِ بیتاب پر بن آئی ہے ۔۔۔ خاکِ طیبہ تری دُہائی ہے
حسرتِ دید رنگ لائی ہے ۔۔۔ رُوح آنکھوں میں کھنچ کے آئی ہے
درِ اقدس کی جبہ سائی ہے ۔۔۔ جذبۂ شوق کی بن آئی ہے
حاصلِ زیست زندگی ہے وہی ۔۔۔ جو مدینے میں جا کے پائی ہے
خاکِ طیبہ کے ذرّے ذرّے میں ۔۔۔ ہائے کیا شانِ دلربائی ہے
عالمِ نور ہی نظر آیا ۔۔۔ جس طرف بھی نظر اٹھائی ہے
اللہ اللہ وہ نظر جس کی ۔۔۔ جلوۂ ذات تک رسائی ہے
آجتک وہ فضائے نورانی ۔۔۔ دیدہ و دل پہ میرے چھائی ہے
تُربتِ نور ہی کا صدقہ ہے ۔۔۔ دل نے یہ روشنی جو پائی ہے
کیوں نہ پُرسوز ہوں مرے نغمے ۔۔۔ سازِ طیبہ سے لَے ملائی ہے
شرم رکھ لے خدا کہ دل نے مرے ۔۔۔ محفلِ آئینہ سجائی ہے

Marfat.com

یادِ طیبہ نے جب کیا ہے کرم آنکھ بے ساختہ بھر آئی ہے
عالمِ رنج و یاس میں اکثر یہ صدا میرے دل سے آئی ہے
"سَبَقَت رَحمَتِی عَلیٰ غَضَبِی" رحمتِ حق نوید لائی ہے

قطعہ

آستانِ نبیؐ پہ جب میں نے پئے سجدہ جبیں جھکائی ہے
جالیوں کے قریب جانے سے نگہِ شوق تھرتھرائی ہے
یک بیک عالمِ حضوری میں ایک ہیبت سی دل پہ چھائی ہے
پھر صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہی کیسی تسکینِ قلب پائی ہے
سایۂ رحمتِ دو عالمؐ میں کیا ہی پُرکیف نیند آئی ہے
مرحبا عشق! آفریں اے دل نسبتِ حُسن رنگ لائی ہے
دل شگفتہ حمیدؔ خلوت میں آج محوِ غزل سرائی ہے

پھر مدینے بلائیں گے وہ حمیدؔ
اس قدر کیوں غمِ جدائی ہے

Marfat.com

نذرِ عقیدت

صبا میری نذرِ عقیدت لئے جا
سلام و پیامِ محبت لئے جا

گہرہائے چشمِ بصیرت لئے جا
یہ جتنے ہیں اشکِ ندامت لئے جا

نگاہوں کا جوشِ لطافت لئے جا
مرے دردِ دل کی امانت لئے جا

مری آرزوئیں، مری التجائیں
بدرگاہِ ختمِ رسالت لئے جا

بچھانا مدینے کی اک اک گلی میں
یہ گلہائے داغِ محبت لئے جا

سروکار کیا اس سے قلبِ حزیں کو
یہ جو کچھ ہے سامانِ راحت لئے جا

سکوں آبِ زمزم کے چھینٹوں سے ہوگا
مرے سوزِ دل کی حرارت لئے جا

ارادہ اگر ہے طوافِ حرم کا
مرے اشک بھی ابرِ رحمت لئے جا

طلب کی بشارت مجھے آکے دینا
مرا ذوق و شوقِ زیارت لئے جا

مدینے کی صبحِ تجلی کا صدقہ
سوادِ غمِ شامِ فرقت لئے جا

مرے دیدہ و دل کا اللہ مالک
مرے دیدہ و دل کی حسرت لئے جا

میں کیا قبۂ نور کے بعد دیکھوں
مری چشمِ نم کی بصارت لئے جا

حمید حزیں کی طرف سے خدارا
پئے نذرِ تعظیمِ ارادت لئے جا

تشنہ لب با آب اندر

ساقی کونینؐ یہ کیا بوالعجبی ہے ۔۔۔ سیراب ہوں میں پھر بھی وہی تشنہ لبی ہے

…اور کسی بزم کو کیا دیکھئے جا کر ۔۔۔ آنکھوں میں سمایا ہوا دربارِ نبیؐ ہے

…ے ہیں مدینے کے تصور میں شب و روز ۔۔۔ اب تک وہ خمارِ اثرِ نیم شبی ہے

…ے گنبدِ خضرا ترے جلووں کے تصدق ۔۔۔ تو خواب گہِ خاص رسولِ عربیؐ ہے

…رگ میں مری بنکے لہو دوڑ رہا ہے ۔۔۔ وہ کیف جو صد نازشِ کیفِ عنبی ہے

…تے ہیں رہ رہ کے مدینے کے مناظر ۔۔۔ اے لذتِ غم پھر وہی راحت طلبی ہے

…ہے مدینے سے ہوا کا کوئی جھونکا ۔۔۔ افسردہ نہ ہو آگ جو سینے میں دبی ہے

…یا ہوا کانوں میں ہے وہ لحن حجازی ۔۔۔ پیشِ نظر ایک ایک خوش آوازِ صبی ہے

…رشیدِ ولاکؐ کی جانب ۔۔۔ اُٹھنا نگہِ شوق کا بھی بے ادبی ہے

…ہے پھر گرمیِ ہنگامۂ محشر ۔۔۔ جب سایۂ دامانِ رسولِ عربیؐ ہے

کہتے ہیں غزل سن کے حمید اہلِ محبت

کیا زمزمہ پردازِ گلستانِ نبیؐ ہے

Marfat.com

سلام علیک

حضورِ سیدِ ہر دو سرا سلام علیک　　بذوق و شوق ہم از اصطفا سلام
بصد ہزار ادب و التجا سلام علیک　　زمن بریں بہ مدینہ صبا سلام

چنانکہ می برد اہلِ وفا سلام علیک

حریمِ قدس میں دے حاضری بقلبِ صمیم　　دکھا و فورِ ارادت پہنچ کے پیشِ جا
دعائیں مانگ برو مقامِ ابراہیم[1]　　رساں رساں بہ دیدِ روضۂ رسول
بصد تضرع زما بینوا سلام علیک

فدائے رحمتِ عالم، نثارِ شانِ کرم　　بہ ذوق و شوق و دعا زلب بہ دید
کیئے ہی جا بہ ادب عرضِ مدعا پیہم　　بروز عین توقع کہ از گنہگا

نہ رد کنی بہ پذیری شہا سلام علیک

جنونِ شوق میں شاید ابھی ہے کچھ خامی　　ستا رہا ہے بہت دل کو رنج نا
حمید کا نہیں تیرے سوا کوئی حامی　　زخستہ عاجز و مسکین و ناتوان

رساں بحضرتِ اولئے خدا سلام علیک

---

[1] باب کعبہ کی سمت مقابل میں محلِ نشانِ قدم حضرت ابراہیم ہے جس کی بابت قرآن میں ہے
واتخذوا من مقام ابراہیم مصلّٰی ...

Marfat.com

نسیما جانبِ بطحا گذر کُن

بہت ہے تجھ سے اُمیدِ تعاون
لگی ہے ایک مدت سے یہی دُھن
خدارا میری عرضِ مدعا سن
نسیما جانبِ بطحا گذر کُن

زاحوالم محمدؐ راخبر کن

کہاں تک کاہشِ غم یا محمدؐ
کہاں تک اشک پیہم یا محمدؐ
کہاں تک دامنِ نم یا محمدؐ
توئی سلطانِ عالم یا محمدؐ

زراہِ لطف سوئے من نظر کُن

بہت مدت سے ہوں شوقِ سراپا
مری نظریں بھی ہیں بیتاب جلوا
کہاں تک آہ یہ امروز و فردا
بلرزد جانِ مشتاقم درانجا

فدائے روضۂ خیر البشرؐ کُن

کہاں دردمندانِ محبت
بپاسِ گوشۂ دامانِ رحمت
شد خستہ پہ ہو پھر عنایت
مشرف گرچہ شد جامیؔ ز لطفت

خدایا ایں کرم بارِ دگر کُن

Marfat.com

پیامِ ارادت

خطاب بحضرت قبلہ ظرافت و معرفت دستگاہ مولانا و مولوی حضرت الحاج محمد عبدالغفور شاہ صاحب نقشبندی مجددی مہاجر مدنی

صبا اگر گزرے افتدت بکوسے حبیب — زمن سلام و نیاز بے بر بسوئے حبیب
انیسِ جان و دل مخلصان واہلِ نیاز — خلوص پرور و مخدومی و حقیر نواز
چراغِ راہِ حرم، رہنمائے صدق و صفا — جنابِ مولوی عبدالغفور قبلہ ما
سپس بگوئے کہ اے معدنِ عطا و کرم — یکے ز حلقہ بگوشانِ مخلص تو منم
بدامِ خلق کریمت اسیر ہر کہ دمہ — ز خوانِ عاطفتت بہرہ گیر ہر کہ و مہ
ہمیں شرف نہ ترا بس کہ در جوارِ نبی — "فدائے او دل و جانِ حمید جا داری"
بشکر اینکہ برآں آستانۂ قدسی — میسر ست ترا روز و شب جبیں سائی
چہ باشد از بقدمگاہِ روضۂ انور — بشوق عرض کنی زیں غلامِ خستہ جگر
کہ "اے شفیعِ امم، حامیِ خطا کاراں — یکے نگاہِ کرم، بر حمیدِ بے ساماں
خطابِ خاص بہ قرآں ترا رؤف و رحیم — روا مدار کہ مانم چنیں بہ حالِ سقیم
بہ ہند خستہ و رنجور تا بکے باشم — ز آستانِ تو مہجور تا بکے باشم

تو ابرِ رحمتی، بر حالِ زارِ من رحمے
ایا رؤف بجانِ نزارِ من رحمے

Marfat.com

تو قربِ کسے داری[۱]

پہچان گئے پردۂ در دیکھنے والے — اللہ کے محبوب کا گھر دیکھنے والے

چھایا ہوا اک رنگ ہے اک کیف ہے اک نور — کیا چیز ہوئی پیشِ نظر دیکھنے والے

اس نور کے ٹکڑے میں عجب جذب اثر ہے — دیکھا ہی کریں شام و سحر دیکھنے والے

جلووں کا تکا ہو ہے نہ ہو جائے تصادم — ہشیار، خبردار، اُدھر دیکھنے والے

اعجازِ بصیرت ابھی بصارت میں نہاں ہے — آئینے میں دیکھ اپنی نظر دیکھنے والے

جلووں کا وہ عالم کہ ٹھہرتی نہیں نظریں — دیکھیں گے یونہی تجھ کو مگر دیکھنے والے

ہوں پیشِ نظر روضۂ اقدس کے مناظر

دیکھیں مری نظروں سے اگر دیکھنے والے

---

۱ اس نظم میں ان تاثرات کا اظہار کیا گیا ہے جو روضۂ اطہر کے غلاف کا ایک ٹکڑہ دیکھ کر پیدا ہوئے۔ ۱۲۰

اَھلاً و سَھلاً

خوش نگاہ کرو بنگر دلِ شوق تمام   تجلّیِ حرم و رَوضۂ رسُولِ انا

سب اہلِ عشق جسے شہرِ حُسن کہتے ہیں   اُس ارضِ پاک پہ شام و سحر درود و سلا

جو خاص جلوہ گہِ رحمتِ دو عالمؐ ہے   جو خود خدا کو بھی محبوب ہے وہ پاک مقا

نہ سیرِ چمن کہ نسیمِ کرم جہاں ہر وقت   شمیمِ روضۂ اطہر لئے ہے محوِ خرام

نفس نفس میں وہ کیف و نشاط کا عالم   نظر نظر میں وہ انوارِ حُسن گام بگا

کوائف سفرِ حج سنائیے تو سہی   دیارِ پاک میں کتنے دنوں رہا تھا قیا

جمالِ گنبدِ خضرا کے دیکھنے والے   ہمارے دیدۂ تر کا بھی کہہ دیا تھا پیا

مجھے بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھا تھا؟   زبان پہ کیا کبھی آیا تھا اِس حقیر کا نا

حمید کے لئے کر دیجئے دعا دل سے   درِ حضورؐ پہ حاضر ہو کاش پھر یہ غلا

خدا دکھائے مجھے پھر مدینۃ المحبوبؐ

بحقِ خاصۂ خاصانِ انبیائے کرامؑ

زائرانِ حرم کی آمد

بادرِ رسولؐ کی دولت لئے ہوئے — آتے ہیں سب خزینۂ رحمت لئے ہوئے

سے گئے تھے دیدۂ حسرت لئے ہوئے — آئے ہیں نورِ چشمِ بصیرت لئے ہوئے

سے آرہی ہے گھٹا جھومتی ہوئی — دامن میں اپنے بارشِ رحمت لئے ہوئے

نسیمِ صبح عجب لطف و ناز سے — گلہائے باغِ طیبہ کی نکہت لئے ہوئے

ہیں زائرانِ حرم آج اے حمیدؔ — دل میں سرورِ کیفِ زیارت لئے ہوئے

تو چشمِ خاص سے انکی طرف کوئی — کیا چیز ہے نگاہِ محبت لئے ہوئے

نگاہِ شوق قدم چومنے لگی — آنکھیں جو ہیں جمالِ زیارت لئے ہوئے

دل نہ فرطِ محبت سے چوم لیں — یہ دستِ شوق کس کی ہیں نسبت لئے ہوئے

طوافِ کعبہ سے اکثر ہوئی ہیں مَس — آنکھیں ہیں ایک خاص لطافت لئے ہوئے

حبیبؐ کا دیکھے کوئی اثر — رخ ہے سرورِ نورِ عبادت لئے ہوئے

ہے یہ لطفِ کلام سے — ہر سانس ہے پیامِ مسرّت لئے ہوئے

نظّارۂ حریمِ رسالتؐ کے فیض سے — دل کا ہر ایک گوشہ ہے جنّت لئے

کیا جانیئے کہ سجدے کئے ہیں کہاں کہاں — اک نور ہے جبینِ عقیدت لئے

ہے گوشۂ نگاہ کے قربان جائیے — ہے منظرِ حریمِ رسالت لئے

سچ پوچھیئے تو اس کی ہمیں خود خبر نہیں — دل ہے جو اک لطیف امانت لئے

تشریف لائے مولوی اسلمؔ[1] بفضلِ حق — طیبہ سے دو جہان کی دولت لئے

ہم بیکسوں کے واسطے بھی کیجیے دعا — دل آپ کا ہے دردِ محبت لئے

حاضر درِ نبیؐ پہ جگرؔ[2] بھی ہوں اے خدا — آنکھوں میں جوشِ اشکِ ندامت لئے

پہونچے درِ حبیبؐ پہ اے کاش پھر حمیدؔ — دردِ غمِ فراق کی لذّت لئے

اک آہ کھینچ کر یہ کہے "یا رسولِ پاک"
آیا ہوں در پہ دردِ محبت لئے ہوئے

---

[1] مخدوم و مکرم جناب مولوی محمد اسلم صاحب قبلہ فرنگی محلی ۱۲

[2] محترمی استاذی حضرت جگر مرادآبادی مدظلہ العالی ۱۲

Marfat.com

غلامانِ شاہِ ہمم[۲] آ رہے ہیں

غلامانِ شاہِ ہمم[۲] آ رہے ہیں — گدایانِ کوئے حرم آ رہے ہیں

گئے تھے گنہگار بن بن کے لیکن — سزاوارِ لطف و کرم آ رہے ہیں

زیارت کو بیتاب ہے دل یہ سُنکر — مرے مخلص و محترم آ رہے ہیں

تجھے اب تک اے دل یقین کیوں نہیں ہے — تری آرزو کی قسم آ رہے ہیں

پیے ساغرِ زمزم و جامِ کوثر — وہی مست باکیف و کم آ رہے ہیں

ضیا بار آنکھیں ہیں روشن جبینیں — لئے نورِ صبحِ حرم آ رہے ہیں

فسردہ دلوں کے لئے "حاجی صاحبؒ" — مثال النسیم کرم آ رہے ہیں

نظر رُوح پرور، قدم رہبرانہ — بہ فیضانِ شاہِ اُمم[۲] آ رہے ہیں

اِدھر سے بھی باچشمِ نم ہی گئے تھے — اُدھر سے بھی باچشمِ نم آ رہے ہیں

نثار اُن پہ کونین کی شادمانی — جو دل میں لئے دردِ غم آ رہے ہیں

حمید اپنی آنکھوں سے بڑھکر لگا دو
درِ پاک سے وہ قدم آ رہے ہیں

یعنی مخدومی و محترمی حاجی محمد شفیع صاحب بجنوری مدظلہ العالی اور آپ کے ہمراہیان کی آمد آمد میں ایک مجذوبانہ تاثر ہوکر یہ نظم کہی گئی ہے ۱۲- حمید

Marfat.com

وہ آئے دیکھنے اللہ کا گھر دیکھنے والے

کوئی عالم ہو رُک سکتے ہیں کیونکر دیکھنے والے
وہ آئے دیکھنے اللہ کا گھر دیکھنے والے

پسِ پردہ کوئی ہے جلوہ گستر دیکھنے والے
اسی جانب کو دیکھے جا برابر دیکھنے والے

نہ ہوں کیوں دیکھ کر قربان تجھ پر دیکھنے والے
تری آنکھیں لئے ہیں خاص منظر دیکھنے والے

ملا یا حسن بنکر آ رہے ہیں زائرِ طیبہ
سنبھالیں اپنا اپنا قلبِ مضطر دیکھنے والے

قسم ہے تجھکو ذوقِ دید کی اتنا تو بتلا دے
نظر آیا تھا کیا کعبے کے اندر دیکھنے والے

کوئی اس وقت حیرت کی اک تصویر ہے لیتا
تری آنکھیں تھیں جب حیرانِ ششدر دیکھنے والے

تری حیرت زدہ آنکھوں نے دیکھا کون سا جلوہ
حریم کعبہ کے پردے میں چھپکر دیکھنے والے

فرشتے سر بسجدہ رہتے ہیں جس آستانے پر
وہ دیکھا تو نے گھر اللہ اکبر دیکھنے والے

حریم پاک کے جو وقت پردے اُٹھ رہے ہونگے
وہ عالم تو نے دیکھا ہوگا کیونکر دیکھنے والے

تری جنت کو لے رضواں اگر دیکھیں تو کیا دیکھیں
مدینے کی بہشتِ روح پرور دیکھنے والے

ادھر آ تیری آنکھوں کی بلائیں تو ذرا لیلوں
بہارِ گنبدِ خضرا کا منظر دیکھنے والے

مگر نقش و نگارِ بزمِ ہستی کس طرح دیکھیں
رسول اللہ کا دربارِ انور دیکھنے والے

تصدق ربعِ مسکوں کی لطافت تیری آنکھوں پر
چراغ و مسجد و محراب و منبر دیکھنے والے

خدا جانے یہ کیسا جذب ہے تیری نگاہوں میں
تجھے دیکھے ہی جاتے ہیں برابر دیکھنے والے

حمید اپنی غزل میں کھینچ دے نقشہ کعبے کا
تڑپ جائیں جسے سنکر وہ منظر دیکھنے والے

Marfat.com

تمنائے اہلِ نظر بن کے آئے

اُمیدوں کی شام و سحر بن کے آئے — نظر میں وہ حُسنِ نظر بن کے آئے

پیامِ محبت اثر بن کے آئے — کہ موجِ نسیمِ سحر بن کے آئے

مداوائے دردِ جگر بن کے آئے — دُعا بن کے آئے اثر بن کے آئے

کسی کو بنایا ہلاکِ تمنا — کسی کے لئے چارہ گر بن کے آئے

لبوں پر درود اور نگاہوں میں مستی — ثنا خوانِ خیر البشر بن کے آئے

صبا جس سے ہے رسمِ پیغام جاری — اُسی کے شریکِ سفر بن کے آئے

عجب شان سے طے ہوئی راہِ طیبہ — گئے شعلہ ساماں شرر بن کے آئے

کسے ڈھونڈتی ہیں یہ مشتاق نظریں — جو آئے تو حیرت نگر بن کے آئے

زمانے کی پڑتی ہیں ان پر نگاہیں — کوئی چیز المختصر بن کے آئے

صلہ مل کے رہتا ہے ذوقِ طلب کا — وہ مقبولِ خیر البشر بن کے آئے

تہی دامن گئے تھے "اصطفا خاں" — عطائے شہِ بحر و بر بن کے آئے

مبارک حمیدؔ اُن کو یہ ہوش و مستی
بہت بے خبر با خبر بن کے آئے

اشارہ ہے ہوائی جہاز سے سفر کرنے کی جانب ۱۲ حمید

Marfat.com

مدینے کے مسافر

مسرت رقص میں ہے ہر طرف عشرت کا ساماں ہے ۔۔۔ سرودِ وجد میں ہر ایک دل خود ہی غزلخواں
چمکتا ہے جو ذرہ رہ کر یہ کیا ہے نورِ ایماں ہے ۔۔۔ نگاہیں خیرہ ہیں جیسے وہ موجِ برقِ رخشاں

فضائیں چھائی ہیں ہر سمت گویا جنتیں بنکر
برسنے کو ہیں یہ کالی گھٹائیں رحمتیں بنکر

خدا کے نیک بندے ہم گنہگاروں میں آئے ہیں ۔۔۔ خطائیں بخشوا کر پھر خطاکاروں میں آئے ہیں
لئے ایماں کی دولت ہم سے نادروں میں آئے ہیں ۔۔۔ گلستاں چھوڑ کر یہ پھول پھر خاروں میں آئے ہیں

مدینے کے مسافر جانب ہندوستاں آئے
کسی صحرا میں گویا چھوڑ کر گلستاں آئے

عرب میں دیکھ آئے ہیں یہ نظارہ حقیقت کا ۔۔۔ انھوں نے موجزن دیکھا ہے سرچشمہ ہدایت
انھیں معلوم ہے ہر راز اسرارِ محبت کا ۔۔۔ انھوں نے غور سے دیکھا ہے اک اک باب فطرت

زہے قسمت کہ تھے اکبر میاں[۱] دربارِ حضرت میں
خوشا وقتے کہ جب تھے سایۂ دامانِ رحمت میں

وہ چشمِ شوق جو دیکھے بہارِ گنبدِ خضرا ۔۔۔ وہ چشمِ شوق جو دیکھے رسول اللہ کا
وہ چشمِ شوق نظارہ کیا جس نے مدینے کا ۔۔۔ وہ چشمِ شوق دیکھا جس نے حسن جلوہ

وہ چشمِ شوق کعبہ جس نے دیکھا ہے [illegible]
لطافت جذب کر [illegible]

۱؎ مخلص کرم حاجی محمد اکبر علی خاں صاحب ۱۲ حمید

Marfat.com

پیے میکدے سے پی کے آئے مے حقیقت کی   گھٹائیں چھا بی ہیں احمد[۱] علی کے سر پہ رحمت کی
با حج ہو گئیں طے منزلیں راہ محبت کی   مبارک اعظم[۲] بھائی کو یہ دولت شفاعت کی

یہ دنیا ہو گئی جنت اب یہ بھائی سب تمہاری ہے
خدا کی ہو گئیں تم تو خدائی اب تمہاری ہے

دا اب فضلو[۴] بھائی کو بھی یہ دن جلد دکھلائے   دیار پاک میں "باجی[۳]" کو بھی اللہ پہونچائے
مایت کی نظر قاسم[۵] پہ بھی اللہ فرمائے   کمال جذبۂ الفت انھیں بھی جلد بلوائے

ادا ہو فرض حج کا حاجیوں میں یہ بھی ہو جائیں
جو داغ معصیت دامن پہ ہیں اُن کے وہ دھو جائیں

ان جنت بداماں آمنہ[۷] "کو نامبارک ہو   مے وحدت سے بھر کر زمزمی لانا مبارک ہو
ارک ہو سرور سرمدی پانا مبارک ہو   حرم مصطفےٰ میں پھر تمہیں جانا مبارک ہو

ثناخوانی مری مقبول ہو گی مدعا بنکر
حمید اشعار میرے رنگ لائینگے دعا بنکر

---

[۱] حبیبی محبّی حاجی حافظ قاری احمد علی خاں صاحب ۱۲ [۲] محب دلنواز حاجی محمد اعظم علیخاں صاحب ۱۲
[۳] اہلیہ حاجی محمد اعظم علی خاں صاحب ۱۲ [۴] شفیق مکرم سید فضل حسین صاحب ۱۲
[۶] محترمہ ساجدہ خاتون صاحبہ ۱۲ [۵] عزیز دلم ابوالقاسم خاں صاحب ۱۲
[۷] سفر حجاز رہبر راہ شوق و نیاز محرم راز نسیم ناز حمید نواز زوجہ آمنہ خاتون سلمہا۔ سہ
جمال صورت و معنی ہمیشہ بہجت تست   کہ ظاہرت ذرم و باطنت زمزمہ باد

وہ آئے ہیں نورٌ علیٰ نور ہو کر

خوشی سے ہر ایک کیلئے آنکھیں بچھائے
جگر صاحب آئے، جگر صاحب آئے

نظر میں حقائق کے جلوے چھپائے
محبّت کے زخموں کو دل سے لگائے

دل اُن کا ہے واقف وہی جانتے ہیں
خدا سے انھوں نے جو انعام پائے

انھیں کی نگاہ بصیرت سے پوچھو
جو منظر محبّت نے ان کو دکھلائے

حقیقت سفر کی وہی جانتا ہے
قدم جو رہِ جستجو میں بڑھائے

مُبارک ہو اُن مضطرب ہستیوں کو
جُدائی کے صدمے جنھوں نے اٹھائے

بفضلِ خدائے نگہبان عالم
سفر سے مع الخیر تشریف لائے

اِدھر بھی نظر ہو ذرا بندہ پرور
نگہ میں یہ جلوے ہیں کس کے سمائے

زبانِ حقیقت سے فرمایئے کچھ
تصوّر ہی میں کاش کچھ لطف آ جائے

وہ محمود و مسعود آئے زمانہ
کہ پھر ربِّ کعبہ مدینے بلائے

حریمِ رسالت میں ہو بار یابی
دل اُن کے ... [illegible]

چلو دیکھیں سکھی طیبہ نگری

جس دیس میں ہے اللہ کا گھر　　وہ پیارے نبی کا پیارا نگر
ہر شے ہے جہاں نزد دین نظر　　انوار کی بارش آٹھ پہر

من موہنی سندر ہر ڈگری
چلو دیکھیں سکھی طیبہ نگری

طیبہ کی بھری برساتوں میں　　پُر نور سُہانی راتوں میں
آئیں گے مزے دیہاتوں میں　　دن رین کٹیں گے باتوں میں

مٹ جائے گی یہ تڑپن سگری
چلو دیکھیں سکھی طیبہ نگری

کچھ حُسنِ نظر بڑھ جائے گا　　کچھ رنگ تصوّر لائے گا
دل کیوں نہ حمید اتر لے گا　　جب اپنی مُرادیں پائے گا

حد سے ہے سوا سوز جگری
چلو دیکھیں سکھی طیبہ نگری

Marfat.com

بمہمانِ محترم

اے خوشا نصیب آئیں ہند میں بہاءالدینؒ — کس قدر مدینے میں محترم ہے نام ان کا
ان کی میزبانی سے آج ہم مشرّف ہیں — خاص ہم غریبوں پر ہے یہ فیضِ عام ان کا
رشکِ صد تمنّا ہے ان کی یہ جواں بختی — ہے جوارِ رحمت میں رات دن قیام ان کا
کیوں نہ ہو مزوّر ہیں یہ حریمِ اقدس کے — اللہ اللہ یہ رفعت اور یہ مقام ان کا
مسکن و مقام ان کا ہے دیارِ محبوبی — کیوں نہ دل کرے پیاؔ عزّ و احترام ان کا
ہر گھڑی حضوری کا ہے شرف انہیں حاصل — سنتے ہیں رسول اللہ روز و شب پیام ان کا

لہ یہ نظم مجسمۂ خلوص و ایثار سراپا مہر و محبت رئیس المزوّدین حضرت شیخ بہاءالدین صاحب خجندی مدظلہ العالی کی تشریف آوری کے موقع پر کہی گئی تھی آپ کی ہستی رسماً و تعظیماً نہیں بلکہ حقیقتاً ایک قابلِ قدر ہستی ہے جس کے اخلاق و حسنِ مدارات کا اندازہ آپ کے کاموں سے ہوتا ہے صبح سے شام تک مہمانوں کی خدمت میں مشغول رہتے ہیں زائرین کے قیام کا بندوبست آرام و آسائش پہنچانے میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھتے ہیں ہمارے قدیم محترم حاجی [illegible] نے حرمِ نبوی کے قریب ایک مکان (الطف المنزل) کے نام سے تعمیر کروا کر زائرین کے قیام کیلئے وقف کر دیا تھا اسی بہانے حشر میں اہلِ مدینہ میں شمار ہو جائے (اس کا [illegible]) ۱۲

آنکھ محوِ نظارہ، لب پہ یا رسول اللہ ٭ حاملِ عبادت ہے شغل صبح و شام اُن کا

ہو غریب یا منعم، سب کو دیکھنا یکساں ٭ حسنِ خلق یہ ان کا اور یہ لطفِ عام اُن کا

زائرانِ طیبہ سے پوچھیے حقیقت میں ٭ دیکھنے کے قابل ہے حسنِ انتظام اُن کا

حاضرینِ مجلس کی التجائے غم سنئے ٭ صرف ایک حسرت ہے مختصر پیام اُن کا

بارگاہ حضرت میں، حاضری ہو جب حاصل ٭ دل سے پیش فرمائیں ہدیۂ سلام اُن کا

دل بھی تو حمید اپنا اب نہیں کسی قابل
نذر ان کی خدمت میں کیا کرے غلام ان کا

Marfat.com

آستانۂ عالیہ مجدّدیہ سرہند شریف

سُرور افزا فضا "سرہند" کی معلوم ہوتی ہے
یہاں کی زندگی میں زندگی معلوم ہوتی
کشش ایسی کہیں بھی دیکھنے سُننے میں کب آئی
کبھی محسوس ہوتی ہے، کبھی معلوم ہوتی
فضا معمور ہے یوں حُسن کے جلووں کی کثرت سے
کہ ہر ذرّے کو جیسے آگہی معلوم ہوتی
یہاں کا ذرّہ ذرّہ دے رہا ہے درسِ رُوحانی
سکونِ قلب کی سی خامشی معلوم ہوتی
تجلّی ضوفگن ہے بالیقیں ماہِ رسالت ؐ کی
کہ دن میں چاندنی چھٹکی ہوئی معلوم ہوتی
تصرّف ہے یہ سیرت کا، تجلّی ہے یہ سُنّت کی
جھلک بالکل دیارِ پاک کی معلوم ہوتی
وہی جمعیّتِ خاطر، وہی انوار کی بارش
مدینے کی سی ہے حاضری
مسرّت خیز ہے موجِ ہوا کی [illegible]

...اں راہیں دکھائی جاتی ہیں گم کردہ راہوں کو
یہاں آکر خودی بھی بے خودی معلوم ہوتی ہے

...مین سے آسماں تک موجزن ہے نور کا دریا
فضا میں روشنی ہی روشنی معلوم ہوتی ہے

...عاعیں عکس افگن ہیں کسی کے جلوۂ رخ کی
دلِ تاریک میں تابندگی معلوم ہوتی ہے

...کونِ قلبِ مضطر ہے، نشاطِ روح پرور ہے
حقیقت میں یہ "جنت کی گلی" معلوم ہوتی ہے

...رور وکیف سے از خود ہوئی جاتی ہیں بند آنکھیں
پہونچتے ہی یہاں کچھ نیند سی معلوم ہوتی ہے

...بانِ حال سے بھی شرح جس کی ہو نہیں سکتی
کوئی مخصوص ایسی بات بھی معلوم ہوتی ہے

...ر ایسا مطمئن ہے جذبۂ بے اختیارِ دل
اسی در کی مجھے نسبت قوی معلوم ہوتی ہے

...حضرت معصومؔ کے جلوؤں کا کیا کہنا
اُدھر اک بات کوئی دوسری معلوم ہوتی ہے

...اگرچہ کس قدر خالی جہالت ہے
... [illegible] معلوم ہوتی ہے

بر آستانۂ خضرِ طریقت حضرت مولانا شاہ فضلِ رحمان صاحب گنج مراد آبادی

رحمۃ اللہ علیہ

لیکے آئی ہے کہاں یہ میری حیرانی مجھے — گم کئے دیتی ہے جلوؤں کی فراوانی مجھے

ہو بہو "سرہند" کا نقشہ ہے میرے سامنے — منظرِ اوّل بنا ہے منظرِ ثانی مجھے

میں کہاں "گنجِ مراد آباد" کا روضہ کہاں — کھینچ لایا ہے یہاں تک فضلِ رحمانی مجھے

اور بھی اکثر مزاروں پر ہوئی ہے حاضری — لیکن ایسی تو نظر آئی نہ تابانی مجھے

دل میں استغنا کی دولت سر میں سودائے طلب — کچھ تو پہنچا ہے اُدھر سے فیضِ روحانی مجھے

شعر پڑھ پڑھ کر ترے مستوں نے کیفِ حال سے — کر دیا بیساختہ محوِ غزل خوانی مجھے

کیا بیاں ہوں مسجد و محراب و منبر کے صفات — خود بخود یاد آ گئی محرابِ عثمانی مجھے

اللہ اللہ کیا فضائے نور و نکہت ہے یہاں — ہے مرادِ دل مزارِ فضلِ رحمانی مجھے

کیجئے میری سفارش بھی ذرا "احمد میاں" — اک نظر بس دیکھ لے محبوبِ سبحانی مجھے

منتشر شیرازۂ دل کی تسلی کے لئے — ہے بہت [illegible]

اک نظر درکار ہے اے چارہ سازِ دردِ دل — عالمِ افکار میں کیوں ہو پریشانی مجھے

منظرِ طیبہ کی دل میں آرزو رکھتا ہوں میں — [illegible]

گرچہ اس قابل نہیں ہوں پھر بھی حسرت ہے یہی — [illegible]

[illegible]

مدرسۂ صولتیہ

(انجمن ... مدرسہ صولتیہ (مکہ مکرمہ) کے سالانہ جلسہ میں ... ۱۳۴۶ ...)

مجھے دیتی ہے مژدۂ شاد کامی — نسیمِ سحر کی یہ نازک خرامی
حمید اور حبیبِ خدا کے وطن میں — فدایم ہزاراں بجانِ گرامی
بڑا خوش نصیب اللہ اللہ وہ ہے — میسر ہوا اس در کی جس کو غلامی
وہ ہے کون جو صولتیہ نہ جانے — کہ مشہور ہے درس گاہِ گرامی
دعا ہے یہ صولت جہاں تیرے حق میں — رہے تا قیامت ترا نامِ نامی
"اسلیم" اسکے موجودہ ناظم ہیں لیکن — کبھی "رحمت اللہ" تھے انتظامی
سعادت ہیں کیا نسبت تسلیم آپ کی ہو — مبارک بزرگوں کی قائم مقامی
یہاں طالب علم پڑھتے ہیں آکر — عراقی و مصری و ہندی و شامی
یہ ذوقِ علم اصل میں آپ کا ہے — کہ جاری یہاں بھی ہے درس نظامی
جو سچ پوچھئے ناظمِ مدرسہ کی — ستائش کے قابل ہے خوش انتظامی
یہ سب ان کے خلاص اور کوششیں ہیں — اوا زے کو حاصل ہوئی نیک نامی
حقیقت میں اس مدرسے کی طرف سے — زہے نا قدم آپ خود ہیں پیامی
... کرتے رہیں گے — تو باقی رہے گی نہ کوئی بھی خامی
... وہ مرکز — خدا جس کا ہوگا مددگار و حامی

حمید اور نظم آپ خود جانتے ہیں
... معرفت ... منشا و ساکی

Marfat.com

"لالۂ صحرا"

وادی غیر ذی زرع میں "وارزقہم من الثمرات" کی دعا کی تربیت کا نتیجہ نور نظر و سیما ... [illegible]
جھکڑ اور بگولوں سے گل لالہ سے دل کی ہر چوٹ کس طرح ابھر آتی ہے اس کا اندازہ اس نظم سے کیجیے جو عالی [illegible]
وزیر مالیہ حکومت سعودی کے ایک گلستان شاداب کی گلگشت کے عالم میں جناب جلیلی محمد یوسف صاحب [illegible]
کی گلستاں نے دشت پیمائی کی نذر کشش سے کہی گئی ہے!

یعنی صحرا میں بھی بہار آئی

"غیر ذی زرع" وادی اور یہ باغ! — حسنِ فطرت کی کارفرمائی
شانِ ترتیب سے نمایاں ہے — انتہائے کمال و دانائی
سرو و سنبل کی تو در تک و قطار — وہ چمن بندیوں کی پیمائی
ہر طرف اہتمامِ ذوقِ نظر — ہر نظر محوِ گلشن آرائی
سرو و شمشاد، بوستانِ محبوبی — ہر شجر وجہِ شادابِ زیبائی
نرگس و نسترن و لالہ و گل — نکہت و رنگ حسنِ یکتائی
اُن سے ہے عالمِ گل افشانی — ہے فضا میں شمیم رعنائی
گل بداماں ہیں صحنِ گلشن میں — لالہ رخ دخترانِ صحرائی
دیکھ کر جلوہ ہائے رنگا رنگ — دل کی [illegible]
ہو مبارک جناب یوسف کو — [illegible]
باغ سارا شگفتہ ہے [illegible]

Marfat.com

پرِ پرواز

درپردہ چشمِ یار کا منشا کچھ اور ہے

بلبل از فیضِ گُل آموخت سخن ورنہ نبود
ایں ہمہ حُسنِ غزل تعبیہ در منقارش

Marfat.com

منکہ ایں گوہرِ محبوب بہ نظم آوردم

آبش از یک نظرِ آمنہ بی می بینم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مجھ سے مرا دوست جدا ہو گیا
دیکھتے ہی دیکھتے کیا ہو گیا

اُس کی نظر پھرتے ہی کیا ہو گیا
جیسے زمانہ ہی خفا ہو گیا

دید سے کیا درد میں ہوتی کمی
اور بھی کمبخت سوا ہو گیا

شدتِ احساسِ محبت نہ پوچھ
جیسے یہ جذبہ ہی فنا ہو گیا

ہائے ان آنکھوں میں بھی بھر آئے اشک
غیرتِ دل اب تجھے کیا ہو گیا

ہوش میں آ اے دلِ بیزارِ شوق
اب تو وہ آغوش بھی وا ہو گیا

تو مداوا ساز ہو اب یا نہ ہو
میں تو بہر حال ترا ہو گیا

شعر سے بھی اب تو بہلتا نہیں
دل کو حمید آہ یہ کیا ہو گیا

Marfat.com

کشا کشِ غمِ دُنیا سے بے نیاز کیا
بڑا یہ تو نے کرم اے نگاہِ ناز کیا

پھر اُس کو دولتِ کونین کی ضرورت کیا
جسے جنونِ محبت نے سرفراز کیا

نہ امتیازِ خودی ہے نہ بے خودی باقی
یہ سحر تو نے عجب چشمِ نیم باز کیا

یہ سب تمہاری نگاہِ کرم کا صدقہ ہے
کہ دل سے دردِ محبت نے ساز باز کیا

کہاں یہ عنصرِ خاکی، کہاں یہ جوہرِ روح
تری نگاہِ توجہ نے سرفراز کیا

خوشا وہ اشک جو غمّازِ رازِ عشق بنے
زہے وہ دل کہ جسے شعلۂ گداز کیا

خدا بھلا کرے اس نغمۂ محبت کا
حمید جس نے مجھے محوِ سوز و ساز کیا

دل میں سرور، آنکھوں میں اک نور آ گیا
کیا میں قریبِ جلوہ گہِ طور آ گیا

اب دیکھتا ہوں میں تو کوئی ہمسفر نہیں
اپنے خیال و فکر سے بھی دور آ گیا

جلوے کچھ اس طرح نظر آتے ہیں ہر طرف
جیسے وہ خود ہی نور سے معمور آ گیا

یہ جوشِ بیخودی ہے کہ کچھ سوجھتا نہیں
نزدیک آ گیا ہوں کہ میں دور آ گیا

اور اس نگاہِ ناز سے کیا چاہتا ہے دل
رنجور اگر گیا تھا، تو مسرور آ گیا

اب بحث ختم ہوتی ہے ذات و صفات کی
وہ بھی مقامِ حیرت [illegible]

کیوں ہو رہا ہے پیرہنِ ہوش چاک چاک
شاید خیالِ [illegible]

یہ سب جا [illegible]

ہم نے جوشِ محبت کا اثر دیکھ لیا   گوشۂ چشم سے آج اُس نے اِدھر دیکھ لیا

تحمل نہ ہوسکے قلب و جگر دیکھ لیا   دیکھنا سہل نہ تھا اُن کو مگر دیکھ لیا

نہ ہوئی کم تپشِ سوزِ جگر دیکھ لیا   تجھ کو بھی عشق میں اے دیدۂ تر دیکھ لیا

برق سی دوڑتی پھرتی ہے مری رگ رگ میں   اُن کی دُزدیدہ نگاہوں کا اثر دیکھ لیا

دیدنی ہے یہ نگاہوں کا بہم عالمِ شوق   اُدھر اُٹھی نگہِ شوخ، اِدھر دیکھ لیا

اب تو پڑتی ہی چلی جاتی ہیں مجھ پر نظریں   شاید اُس نے بھی مرا حُسنِ نظر دیکھ لیا

وہ بھی تھا بوالعجبی حسن کا عالم کیا خوب   اُن کی نظروں سے اُنھیں بچکے اگر دیکھ لیا

اس قدر کیوں نگہِ ناز ہے تیری برہم   کیا ہوا تجھ کو اگر ایک نظر دیکھ لیا

صف کی صف بچھ گئی بدمست ہوئی لوٹ گئی   اُس نے مخمور نگاہوں سے جدھر دیکھ لیا

دیکھنا تجھ کو مبارک مگر اے دیدۂ شوق   اور اگر اُس نے بھی اک بار اِدھر دیکھ لیا

اب مرے دردِ محبت کی تمھیں کیا پروا   تم نے تو میری طرف ایک نظر دیکھ لیا

اُس نے سب دیکھ لیا حاصلِ کونین حمید
جس نے اللہ کے محبوبؐ کا گھر دیکھ لیا

...کا ہو جب تو غمِ روزگار کیا   یکساں مرے لیے ہے خزاں کیا بہار کیا

...اعتبارِ دلِ بے قرار کیا   میں کیا ہوا میری زندگی مستعار کیا

...تڑپا اُٹھے   لائی تھی یہ پیام نسیمِ بہار کیا

Marfat.com

تارے بھی ڈوبتے ہیں دلِ منتظر کے ساتھ — اب کیا ساتھ دے گی شبِ انتظار کیا
شامل ہے اُن کا درد بھی اندوہِ فراق میں — آئے گا اب قرار دلِ بے قرار کو
میں چپ کھڑا ہوں داورِ محشر کے سامنے — کہتی ہے دیکھئے نگہِ شرمسار کیا
ڈوبی ہوئی اثر میں دُعائے سحر ہے آج — اُن تک پہنچ گئی مرے دل کی پکار کیا
بیدار ہو رہی ہیں اُمیدیں بصد نیاز — ہے مائلِ کرم وہ تغافل شعار کیا
نقشِ خرامِ ناز سے گلشن بنا ہے دل — گذرا ہے اس دیار سے وہ شہسوار کیا

اب کیوں سُنے گا بات بھی میری وہ اے حمید
دل ان کا ہو گیا، تو مرا اختیار کیا

اُدھر سے اگر کچھ سہارا نہ ہوگا — تو ہم کو بھی جینا گوارا نہ ہوگا
وہ دردِ محبت کا مارا نہ ہوگا — ترا غم جسے دل سے پیارا نہ ہوگا
کوئی میری خاطر رہے دل گرفتہ — کسی حال میں یہ گوارا نہ ہوگا
بھروسہ ہے کیا ہمیں دل پہ لیکن — تمہارا تو ہوگا، ہمارا نہ ہوگا
کوئی منزلِ عشق شاید ہو ایسی — جہاں دل نے تجھ کو پکارا نہ ہوگا
سکونِ دلِ مضطرب، غیر ممکن — اُن آنکھوں کا جب تک اشارا نہ ہوگا
جسے عشق سے نسبتِ خاص ہوگی — کبھی [illegible]
گذر جائے جو کچھ بھی جانِ حمید — گوارا [illegible]

گرتا ہے زمیں پر جو اشکِ ندامت
فلک پر بھی ایسا ستارا نہ ہوگا

ابھی سے تو دل بے خبر ہو چکا ہے
یہ کیونکر کہوں میں تمھارا نہ ہوگا

انھیں اور زحمت ہو میرے سبب سے
یہ ذوقِ طلب کو گوارا نہ ہوگا

بدلتی نہیں رسم و راہِ محبّت
ہم اُس کے ہیں وہ کیوں ہمارا نہ ہوگا

اَب نکہتِ گُل یاد، نہ گلشن کی فضا یاد
مجھ کو تو فقط ہے ترے کوچے کی ہوا یاد

پامالیِ دل یاد ہے، وہ شوخیِ پا یاد
آغازِ محبّت کی ہے ایک ایک ادا یاد

تسکینِ محبت ہے کہ یہ عالمِ حیرت
اب تیرے سوا کچھ بھی نہیں ہے بخدا یاد

ہوتی ہے خلش جب کوئی تازہ مرے دل میں
محسوس یہ ہوتا ہے کہ پھر تو نے کیا یاد

دیکھا جو انھیں پھر گئیں دنیا سے نگاہیں
سب بھول گئے کچھ نہ رہا اُن کے سوا یاد

منھ پھیر کے اقرارِ محبّت جو کیا تھا
اب بھی ہے وہ تیرا کرمِ جور نما یاد

جس پہ دلِ آگاہ نے لبیک کہا تھا
کیا تجھ کو نہیں خاص وہ پیمانِ وفا یاد

اتنی تو ہوئی ترکِ تمنّا میں ترقی
آتے ہیں بھلانے پہ وہ کچھ اور سوا یاد

منزل ہے کہاں، راہ کہاں، کس کی طلب ہے
دیوانگیِ شوق میں یہ بھی نہ رہا یاد

[illegible] کی ہے بات، وہ غم ہو کہ خوشی ہو
جس وقت بھی انسان کو آ جائے خُدا یاد

مستی میں حمید اور تو سب بھول گیا ہوں
لیکن مجھے ساقی کی ہے وہ لغزشِ پا یاد

یوں تو رہا نہ حلقۂ چشمِ کرم سے دُور دُور
رہتی ہے جیسے چاندنی اب شبِ غم سے دُور دُور

کون حریمِ ناز تک لیکے پیامِ شوق جائے
بادِ صبا بھی آجکل رہتی ہے ہم سے دُور دُور

دیر و حرم کی منزلیں طے تو ہم نے کیں مگر
رہ بھی بھٹک گئے یا نہیں دیر و حرم سے دُور دُور

عشق کا جذبۂ وفا رنگ ضرور لائے گا
دامنِ دوست تا کجا دیدۂ نم سے دُور دُور

عشق پہ بس نہ چل سکا شوق کی احتیاط کا
سجدے نہ ہم سے ہو سکے نقشِ قدم سے دُور دُور

کس کی سمجھ میں آئیں یہ حسن کی سحر کاریاں
یعنی وہیں پہنچ کے ڈہتے ہیں ہم سے دُور دُور

دردِ فراق سے حمید چارہ کار ہی تھا کیا
سجدے کئے ہیں مدتوں بابِ کرم سے دُور دُور

مدت سے مبتلا ہیں اسی حسنِ ظن میں ہم
جیسے کہ ہر جگہ ہیں تری انجمن میں ہم

رہتے ہیں سر جھکائے تری انجمن میں ہم
ورنہ کسی سے کم ہیں کوئی بانکپن میں ہم

کس گل کی جستجو ہے کسی سے بتائیں کیا
دیوانہ وار پھرتے ہیں کیوں ہر چمن میں ہم

امید پر بس اک نگہ التفات کی
کس درجہ شاد شاد ہیں [illegible] میں ہم

بیٹھے ہیں اس طرح کہ خود اپنی خبر نہیں
کوئی بتائے ہیں کہ نہیں انجمن میں ہم

خونباریاں قفس کی خود آئینہ دار ہیں
کیا کیا بہار [illegible]

اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ [illegible]
اک [illegible]

اک نظر دیکھ تو لے شوقِ فراواں کی قسم   حسن والے تجھے اپنے رُخِ تاباں کی قسم
میری جمعیتِ خاطر کو پریشاں کر دے   تجھ کو اپنی نگہِ حشر بداماں کی قسم
اور کچھ دردِ محبت میں اضافہ کر دے   میری بیتابیِ شوق و غمِ حرماں کی قسم
ہر تڑپ دردِ غمِ دل کی ہے محبوب مجھے   نگہِ ناز تری پرسشِ پنہاں کی قسم
اک تری یاد ہے اب مونسِ تنہائیِ غم   اشکِ پیہم کی قسم دیدۂ گریاں کی قسم
اے نسیمِ سحری بندگیِ ما برساں   تجھ کو اُس نکہتِ گیسوئے پریشاں کی قسم
اک غزل حضرتِ حافظؒ کی سنا دے مجھ کو   تجھ کو مُطرب مرے افکارِ پریشاں کی قسم
دلِ پژمردہ کو پھر سے شگفتہ کر دے   تجھ کو اے بادِ صبا کوچۂ جاناں کی قسم
اے غمِ دردِ محبت میں تڑپنے والے   غم بڑی چیز ہے دردِ غمِ پنہاں کی قسم
اب بڑے لُطف سے کٹتی ہے شبِ غم میری   آپ کی نکہتِ گیسوئے پریشاں کی قسم
میکدہ اپنی توجّہ کا کھُلا رہنے دے   میرے ساقی تجھے میخانۂ عرفاں کی قسم

بے غمِ عشق نہیں زیست کا کچھ لُطف حمیدؔ
عشق اور عشق کے سوزِ غمِ پنہاں کی قسم

[illegible] جذبہ و پیدا کریں گے ہم   تجھ کو تری نگاہ سے دیکھا کریں گے ہم
[illegible] اظہارِ تمنا کریں گے ہم   یہ کفرِ عاشقی بھی گوارا کریں گے ہم
[illegible] گے ہم   اے ذوقِ دید اُن کو نہ رسوا کریں گے ہم

Marfat.com

پھر کارزندگی سے دیدۂ تماشا کیا کریں گے ہم — وہ آج کہہ رہے ہیں کہ پروا کریں گے ہم
سر میں جنونِ شوق وہ پیدا کریں گے ہم — تیرا خیال آتے ہی سجدا کریں گے ہم
تجھ سے معاملہ ہے خدا سے معاملہ — اب تیرے بعد کس کی تمنا کریں گے ہم
وابستۂ نگاہِ کرم ہو چکا ہے دل — ہر حال میں تجھی کو پکارا کریں گے ہم
آمادۂ ستم تو ہوا اُن کی نگاہِ ناز — اے جوشِ عشق یہ بھی گوارا کریں گے ہم
اُف بھی دمِ فراق میں نکلے تو کیا مجال — اک حسنِ پردہ دار کو رسوا کریں گے ہم
جلوے تمہارے حسن کے سچ ہے کہاں نہیں — ہر شئے اس اعتبار سے دیکھا کریں گے ہم
کہہ دے نگاہِ یاس تو وہ اور بات ہے — اک رازِ خاص جس کو نہ افشا کریں گے ہم
سب کچھ ہمیں ہیں اور ہمیں کچھ نہیں یہاں ہے — اپنے سوا کسی کو نہ دیکھا کریں گے ہم

پہونچا دیا جنونِ طلب نے تو اے حمیدؔ
پیہم طوافِ روضۂ طیبہ کریں گے ہم

یہ حسن و محبت مل کے بہم گندے ہیں، گزرتے جاتے ہیں
کچھ کام بگڑتے جاتے ہیں کچھ کام سنورتے جاتے ہیں
کیا عشق کی [illegible]

کچھ حسن و جوانی کا بھی فسوں کچھ بادِ صبا کی شوخی بھی
اس عارضِ رنگیں پر گیسو رہ رہ کے بکھرتے جاتے ہیں

ایک ایک روش پر گلشن کی اُس جانِ بہار کی آمد ہے
غنچے ہیں کہ کھلتے جاتے ہیں گل ہیں کہ نکھرتے جاتے ہیں

رہ رہ کے چمک سی ہوتی ہے یوں برقِ جمال کے پردے میں
آنکھوں میں سما کر وہ جلوے سب دل میں اُترتے جاتے ہیں

جس طرح مسافر کی منزل ہوتی ہے جہاں تھک جاتا ہے
آنکھوں سے جدا ہو کر آنسو دامن پہ ٹھہرتے جاتے ہیں

اب میری سمجھ میں آیا ہے دزدیدہ نگاہی کا مطلب
پھر چھیڑ رہے ہیں وہ اُن کو جو زخم کہ بھرتے جاتے ہیں

دراصل وہی اک عالم ہے جو دیدہ و دل میں سما جائے
کہنے کو تو یوں صدہا عالم نظروں سے گزرتے جاتے ہیں

یہ موسمِ گل، یہ جوشِ نمو، یہ مستیٔ عام، یہ جام و سبو
اہلِ چمن کیوں رہ رہ کر صیاد سے ڈرتے جاتے ہیں

اس دستِ نگاریں کے آگے توبہ سے پشیماں ہو کے حمید
ساغر کو بھی لیتے جاتے ہیں انکار بھی کرتے جاتے ہیں

کشتۂ تیغ نگاہِ ناز ہوں — اہلِ دل میں قابلِ اعزاز ہوں

چھیڑتے تو ہو مگر یہ جان لو — درد میں ڈوبا ہوا اک ساز ہوں

کیوں نہ ہوں نغمے مرے وجد آفریں — ہمنوائے بلبلِ شیراز ہوں

اُس سے کہتا ہے ہر اک تارِ نفس — تو مرا نغمہ ہے اور میں ساز ہوں

حاملِ بارِ امانت اور میں! — الحمدللہ میں امینِ راز ہوں

بازوؤں میں دم نہیں طاقت نہیں — لیکن اب بھی مائلِ پرواز ہوں

مجھ میں پوشیدہ ہے صوتِ سرمدی — تیری محفل میں صدائے ساز ہوں

شمع سوزاں ہوں پگھلنے دو مجھے — راز ہوں اور خود ہی شرحِ راز ہوں

بلبلیں بھی مست ہو جائیں حمیدؔ
میں چمن میں گر نوا پرداز ہوں

شکر ہے منت کشِ سعیِ مداوائے دل نہیں — سہل ہونا جس کو آتا ہو مری مشکل نہیں

آپ کے جور و ستم ہیں میری نظروں کے فریب — اپنا خود قاتل ہوں میں ورنہ کوئی قاتل نہیں

ہر قدم پر شوقِ منزل بڑھ رہا ہے خیر ہو — دل یہ کہتا ہے مگر میری کوئی منزل نہیں

شکوہ سنجی پر مرے کانوں میں آتی ہے صدا — تو ہی غافل ہو گیا تجھ سے کوئی غافل نہیں

ایک [illegible] ہے ایک اک صحرا لے حمیدؔ
[illegible]

Marfat.com

حقیقت میں وہی قاتل ہے جس کو دل سمجھتے ہیں
غلط فہمی ہے اُن کی جو تمھیں قاتل سمجھتے ہیں

مٹانا لوحِ دل سے نقشِ پیمانِ وفاداری
تمھارے واسطے آساں ہے، ہم مشکل سمجھتے ہیں

انا الحق کہنے والا مستحقِ دار ہو جائے
ستم ہے لوگ امرِ حق کو بھی باطل سمجھتے ہیں

سمجھ میں آ گئیں دشواریاں راہِ محبت کی
کہ اب ہر ہر قدم کو ایک ایک منزل سمجھتے ہیں

بظاہر صوفیِ صافی، بباطن رندِ لامشرب
ہمیں خوب آپ کو اے مرشدِ کامل سمجھتے ہیں

مٹانے والے یہ دنیائے دل ہے مٹ نہیں سکتی
ہم اپنی اشک کی ہر بوند کو اک دل سمجھتے ہیں

کہیں بھی ہو کوئی مجمع ہمیں اس سے تعلق کیا
جہاں وہ جلوہ فرما ہوں اُسے محفل سمجھتے ہیں

نہ شاعر ہوں حمیدؔ اور نہ ہوں فنِ شعر سے واقف
احبا کی محبت ہے جو اس قابل سمجھتے ہیں

نہ دلجوئیاں ہیں، نہ دلداریاں ہیں
دل آزاریاں ہی دل آزاریاں ہیں

یہاں جان پر بن گئی ہے یہ سنکر
وہاں دل کے ینے کی تیاریاں ہیں

ذرا جذبِ کامل تو پیدا کر اے دل
یہ سب تیری ہی سہل انکاریاں ہیں

چلا جا رہا ہوں میں نقشِ قدم پر
یہ دیوانگی میں بھی ہشیاریاں ہیں

کفن خونچکاں تن میں خنجر کمر میں
کہاں کی حمید آج تیاریاں ہیں

لگی ہے جُپ مکمل التجائیں ہوتی جاتی ہیں
نظر میں جذبِ دل کی ادائیں ہوتی جاتی
مری جانب مدینے کی فضائیں ہوتی جاتی ہیں
دُعائیں درحقیقت اب دعائیں ہوتی جاتی
پیامِ نو بنو تازہ بتازہ سنتا جاتا ہوں
کرم فرما مدینے کی ہوائیں ہوتی جاتی
اُدھر گھیرے ہوئے ہیں رحمتوں پر رحمتیں ان کی
اُدھر ہم سے خطاؤں پر خطائیں ہوتی
مرا ذوقِ طلب ہر گام پہ لبیک کہتا ہے
اشارہ ...

Marfat.com

ے شکر کیونکر ہو ترے احسان بیحد کا
جفائیں بھی مرے حق میں وفائیں ہوتی جاتی ہیں

اں کی تاب گویائی کسی کے سامنے، لیکن
نگاہِ شوق سے کچھ التجائیں ہوتی جاتی ہیں

ہیں اُن کی تعزیر دل میں پیہم لذّتیں ایسی
کہ دانستہ بھی اب مجھ سے خطائیں ہوتی جاتی ہیں

ں ے سازِ دل پہ اپنی نازک انگلیاں رکھ دیں
ترنّم آفریں غم کی نوائیں ہوتی جاتی ہیں

مبارک اے حمیدِ زار یہ دلسوزیاں ان کی
دعائیں کرتے جاتے ہیں دوائیں ہوتی جاتی ہیں

حمید اب تو بس عافیت ہے اسی میں — رہیں روز و شب عالمِ بیخودی میں
ے در پہ گذرے تھے جو بیخودی میں — وہی خاص لمحات تھے زندگی میں
ضرورت نہیں مجھ کو ہوش و خرد کی — مزے سے گذرتی ہے دیوانگی میں
کون محفل سے اُٹھ کر گیا ہے — کمی سی نمایاں ہوئی روشنی میں
عافیت ہے تمہی راحتیں ہیں — محبّت کی بارش دیوانگی میں

حمید آہ، انعامِ سجدہ کی خواہش
یہ احساس بھی کفر ہے بندگی میں

سوز ہی دل میں نہیں، ساز کہاں سے لاؤں — نالہا کے اثر انداز کہاں سے لاؤں

جی بہلتا ہی نہیں اور کسی محفل میں — آپ کی انجمنِ ناز کہاں سے لاؤں

سازِ غم سننے کو وہ گوش برآواز تو ہیں — دل میں گھر کرنے کو آوازہ کہاں سے لاؤں

زندگی بن کے جو رگ رگ میں خراماں تھی کبھی — آہ اب وہ نگہِ ناز کہاں سے لاؤں

نیم جاں کر کے مجھے چھوڑ دیا ہے جس نے — وہ نگاہِ غلط انداز کہاں سے لاؤں

جی میں ہے اڑ کے کسی طرح مدینے پہنچوں — لیکن اب طاقتِ پرواز کہاں سے لاؤں

حسنِ انجام تو حاصل ہے مگر آہ حمید
عالمِ لغزشِ آغاز کہاں سے لاؤں

آسودۂ فراق مرا دل ہے کیا کروں — شاید کسی کی یاد سے غافل ہے کیا کروں

آساں ہر ایک عقدۂ مشکل ہے کیا کروں — بے کیف اب تو زندگیٔ دل ہے کیا کروں

میں اور حسن و عشق کی رسوائیاں مگر — تا چشمِ یار بھی تو شامل ہے کیا کروں

صحرا میں یادِ گل سے میسر کہاں سکوں — [illegible] ہے کیا کروں

بیتاب ہو رہے شوق انھیں کر تو دوں مگر — [illegible]

دل سے کسی کی راہ میں رکھا تو ہے قدم — [illegible]

کچھ ایسی آ پڑی ہیں محبت میں [illegible]

وہ دل میں جلوہ گر ہیں، مگر آہ اے حمیدؔ
افسردہ پھر بھی انجمنِ دل ہے کیا کروں

جو یقینِ کاملِ عشق ہو، کوئی چیز وہم و گماں نہیں
مجھے وہ نظر بھی عزیز ہے جو مری طرف نگراں نہیں

ترا اک تبسمِ ناز ہے رگ و پے میں خون رواں نہیں
ترے فیضِ حسن کی خیر ہو، ترا دردِ عشق کہاں نہیں

کوئی اس کا راز بتائے کیا کوئی اس کا حال سنائے کیا
وہ مقامِ فکر و نظر کا بھی کوئی دخلِ خاص جہاں نہیں

یہ کہاں سے لائی کہاں مجھے کہ حریفِ شوق ہے بیخودی
وہ زمیں نہیں وہ زماں نہیں، وہ مکیں نہیں وہ مکاں نہیں

وہ بہارِ حسنِ نظر سہی، وہ ہزار جوشِ اثر سہی
یہ بڑی کمی ہے خیال کی ترا نام وردِ زباں نہیں

مری ہر نگاہ زباں ہے، مرا ہر سکوت بیان ہے
مرا راز پھر بھی وہ راز ہے جو عیاں بھی ہو کے عیاں نہیں

[illegible] صفات ہیں اسے کچھ سکوں سا ہو تو ہو
جو نقابِ جلوۂ ذات ہے اسے خلد میں بھی اماں نہیں

Marfat.com

غمِ ہجر کے بھی ہزار لطف حمیدؔ تم نہ اُٹھا سکے
چلو پھر دیارِ حبیبؐ میں کہ سکونِ قلب یہاں نہیں

یہ کیا سحر اے چشمِ تر دیکھتے ہیں | کہ آج ان کو بیشِ نظر دیکھتے ہیں
وہ اس طرح منہ پھیر کر دیکھتے ہیں | کہ جیسے بہت بے خبر دیکھتے ہیں
ارے توبہ اک اک نظر کی بلاغت | وہ جب ہر طرف دیکھ کر دیکھتے ہیں
سلامت رہے حسنِ ظن عاشقی کا | یقیں ہے وہ جیسے اِدھر دیکھتے ہیں
دلِ مضطرب تجھ سے اللہ سمجھے | پشیمان اُن کی نظر دیکھتے ہیں
بس اے حسنِ صورت خدا تیرا حافظ | طبیعت بہ رنگِ دگر دیکھتے ہیں
کبھی اُن کی محفل میں ہیں اہلِ محفل | ہمیں کو وہ کیوں خاص کر دیکھتے ہیں

اِدھر میرا دل ہے، اُدھر شمع روشن
حمیدؔ اب وہ دیکھیں کدھر دیکھتے ہیں

اِک خاص لمحہ صرفِ دعا کر رہا ہوں میں | اے اضطرابِ شوق یہ کیا کر رہا ہوں میں
اک نورِ رخ سے کسبِ ضیا کر رہا ہوں میں | پھر دل کے آئینے کی جلا کر رہا ہوں میں
دے کر تسلیاں دلِ ایذا پسند کو | اُن کا بھی فرض خود ہی ادا کر رہا ہوں میں
دل کو مرے نصیب نہ ہو لذتِ خلش | تیرے فراق کا جو گلا کر رہا ہوں میں
مرغوب دل ہے جب ہی حسین کی ادا | [illegible]

Marfat.com

جب دل ہی بجھ گیا، تو سلام آرزو کو بھی | اب کس غرض سے ترکِ وفا کر رہا ہوں میں
نہاں خطا میں لذتِ عذرِ خطا بھی ہے | دانستہ یوں خطا پہ خطا کر رہا ہوں میں
کیا نیاز کیسی طلب کس کی آرزو | دل چاہتا ہے جاں فدا کر رہا ہوں میں
رنگینیِ خیال بھی اب بن گئی حجاب | رنگِ خیال کو بھی فنا کر رہا ہوں میں
پھر موہ رہی ہے عشق میں تزئینِ جذبِ عشق | پھر انتظارِ بادِ صبا کر رہا ہوں میں
واللہ غیرِ گل کا تصور بھی ہے گناہ | دامن کو خار و خس سے جدا کر رہا ہوں میں

اشعار کے حجاب میں دراصل اے حمید
مفہوم دردِ دل کا ادا کر رہا ہوں میں

یہ کس کا تصور ہے کہ ہم جھوم رہے ہیں | ہم ہی نہیں خود دیر و حرم جھوم رہے ہیں
شمع و گل و پروانہ و بلبل مہ و انجم | پر کیف نگاہوں کی قسم جھوم رہے ہیں
چھایا ہوا اک عالمِ مستی ہے فضا میں | ہر سمت غزالانِ حرم جھوم رہے ہیں
ہے عکس فگن کس کی نگاہِ چمن آرا | گل بھیگتے ہیں با دیدۂ نم جھوم رہے ہیں
آتی ہے اک سروِ خراماں کی سواری | مرغانِ چمن مل کے بہم جھوم رہے ہیں
رقصاں ہے ہر اک ذرہ ہے رقصاں | کیا خوب ہی وہ سر تا بقدم جھوم رہے ہیں

اس محفلِ عشرت میں حمید آج بصد شوق
ہم بھی لئے گلبانگ حرم جھوم رہے ہیں

Marfat.com

اے عشق مبارک ہو تجھ کو اب ہوش اڑائے جاتے ہیں
جو ہوش گئے پردے میں تھے پنہاں وہ سامنے آئے جاتے ہیں

یہ دل ہے کہ مچلا جاتا ہے ہم ہیں کہ منائے جاتے ہیں
بکمبخت محبت کی خاطر سب ناز اٹھائے جاتے ہیں

نقاشی فطرت کیا کہنا، لیکن یہ معمہ حل نہ ہوا
جو نقش بنائے جاتے ہیں پھر کیوں وہ مٹائے جاتے ہیں

جب حسن کو ہونے لگتا ہے اندازہ عشق کی فطرت کا
کچھ راز بتائے جاتے ہیں کچھ راز چھپائے جاتے ہیں

جو خالی جائے وہ آہ نہیں تاثیر کی کوئی پناہ نہیں
اٹھ اٹھ کے جو پچھلی راتوں میں کچھ تیر لگائے جاتے ہیں

کچھ بزم جہاں سے کام نہیں جب عشق کی فطرت عام نہیں
ہم ہیں کہ اٹھائے جاتے ہیں وہ ہیں کہ بٹھائے جاتے ہیں

جب چوٹ پہ چوٹ اس طرح سے پڑتی رہے پھر دل کیونکر نہ بٹے
ظاہر تو کمال لطف سے ہیں پھر بھی دکھائے جاتے ہیں

[illegible] کیا کہنا [illegible] فطرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

اللہ رے جذبِ حسنِ طلب، یہ حسنِ طلب ہے حسنِ طلب
آنکھوں سے بھی جن کو پردہ تھا وہ دل میں سمائے جاتے ہیں

آنکھیں ہیں کہ اب تک برساتیں، سینہ ہے کہ اب تک سوزاں ہے
اور دل سے برابر اشکوں کے طوفان اٹھائے جاتے ہیں

پردے تو ہزاروں حسن کے ہیں، اللہ رے کمالِ حسن مگر
کچھ ایسے بھی جلوے خاص ہیں جو جلووں میں چھپائے جاتے ہیں

اک دردِ مجسم ہم بھی ہیں وہ بھی ہیں سراپا گوش حمید
اشعار کے پردے میں دل کے نغمات سنائے جاتے ہیں

نالۂ دل اثر انداز نہیں ہے تو نہ ہو — لب تو ہل جاتے ہیں آواز نہیں ہے تو نہ ہو
شکر کرتا ہوں ابھی حسرتِ پرواز تو ہے — اب اگر طاقتِ پرواز نہیں ہے تو نہ ہو
حسن کی ذلت سے نسبت یہی کیا کم ہے — عشق خود باعثِ اعزاز نہیں ہے تو نہ ہو
ہم تو حالِ غمِ دل اپنا کہے جائیں گے — تو اگر گوش برآواز نہیں ہے تو نہ ہو
نظر اپنی ہے فقط تیرے کرم پر ساقی — در توبہ بھی گر باز نہیں ہے تو نہ ہو
آنکھوں آنکھوں میں تو ہے سلسلۂ ناز و نیاز — گفتگو ہوتی ہے، آواز نہیں ہے تو نہ ہو
دل تو ہے تیر نگہِ ناز کی جانب سے حمید
دل کی جانب نگہِ ناز نہیں ہے تو نہ ہو

ہر تعیّن سے صورت دکھا دیجئے ‏ ‏ ‏ ‏ یہ حجابِ تعیّن اُٹھا دیجئے
رُوئے انور سے پردہ اُٹھا دیجئے ‏ ‏ ‏ ‏ اب تو دل کو مرے جگمگا دیجئے

پہلے شائستۂ غم بنا دیجئے ‏ ‏ ‏ ‏ پھر سزا دیجئے یا جزا دیجئے
کیوں دُعا کیجئے، کیوں دُوا دیجئے ‏ ‏ ‏ ‏ درد ہی کو نہ کیوں دل بنا دیجئے

ہر تجلّی نظر سے گرا دیجئے ‏ ‏ ‏ ‏ کوئی ایسی تجلّی دکھا دیجئے

دل دیا، دل کو جوشِ محبّت دیا ‏ ‏ ‏ ‏ غم اُٹھانے کا بھی حوصلہ دیجئے
رس بھرے ان لبوں سے تو پی لی بہت ‏ ‏ ‏ ‏ مدھ بھری انکھڑیوں سے پلا دیجئے
ہر ادا پر تری بکا چاہتا ہے دل ‏ ‏ ‏ ‏ دونوں عالم کی قیمت لٹا دیجئے
کیجیے غم پہ اپنے بھی احساں کوئی ‏ ‏ ‏ ‏ دیجئے غم تو راحت فزا دیجئے
اپنے ہنسنے پہ گل کو بہت ناز ہے ‏ ‏ ‏ ‏ اک ذرا آپ بھی مسکرا دیجئے
آپ اپنا تو پہلے سمجھ لیجئے ‏ ‏ ‏ ‏ دل کو جو چاہئے پھر بنا دیجئے
ڈگمگانے لگے ہیں قدم پھر مرے ‏ ‏ ‏ ‏ دُور سے دستِ نازک بڑھا دیجئے

آپ، اور یہ محبّت کے نغمے حمید
اُن کی چشمِ کرم کو دُعا دیجئے

ہم یہ کہہ سکتے ہیں آسودۂ محفل نہ گئے ‏ ‏ ‏ ‏ [illegible] آئے تو ناکام آئے
نو نقاب اُٹھتے ہوئے [illegible] محفل [illegible]

یوں تو ہزار دل سرِ محفل آئے — اک ہمیں تھے کہ جو ہاتھوں پہ لیے دل آئے
اک نظر حسنِ دل افروز اگر دیکھ لیا — ہوش میں پھر ترے دیوانے بمشکل آئے
عالمِ آغازِ محبت کا کوئی کیا جانے — کسی بیدرد پہ جب پہلے پہل دل آئے
دل میں کچھ سوچ کے منہ پھیر لیا لیلیٰ نے — ذرّے جب اُڑتے ہوئے جانبِ محمل آئے
ہمصفیرانِ چمن بھول نہ جانا ہم کو — جب کہیں تذکرۂ شورِ عنادل آئے
چل کے دو چار قدم اس لیے رک جاتا ہوں — تاکہ کچھ لطفِ غمِ دوریِ منزل آئے

لذّتِ غم محبت پہ ہے موقوف حمید
زیست بیکار ہے جبتک نہ کہیں دل آئے

قوتِ مشقِ تصوّر کارگر ہونے لگی — اُن کی پرچھائیں مرے پیشِ نظر ہونے لگی
خون برسائیں گے اک دن دیدۂ گوہر فشاں — سوزشِ دل گر شریکِ چشمِ تر ہونے لگی
اور پروانے بھی ہیں سرگرم راہِ عاشقی — کیوں ابھی سے رخصت اے شمعِ سحر ہونے لگی

مل گئی غمہائے دنیا سے مجھے فرصت حمید
زندگانی میکدے میں اب بسر ہونے لگی

وہ چمک جائے جو اس شمع کا پروانہ بنے — ہو وہ خورشید جو خاکِ درِ جانانہ بنے
آج وہ شرحِ غمِ دل کی سناؤں تم کو — جس کا ہر لفظ اک افسانہ در افسانہ بنے
ڈال دے اک نگہِ مست اِدھر بھی ساقی — کچھ تو پُرکیف مری عمر کا پیمانہ بنے

Marfat.com

حسنِ لیلیٰ کے لئے چاہیئے چشمِ مجنوں — ہوشیاری تو اسی میں ہے کہ دیوانہ بنے

اُن کی مخمور نگاہوں کا اثر ہو یہ حمید
شیشۂ دل مرا ٹوٹے بھی تو پیمانہ بنے

دیکھنا تو اے نگاہِ شوق یہ کیا راز ہے — ہے بھی کچھ پردے میں یا کوئی ہی آواز ہے
ابتدا و انتہائے عشق بھی اک راز ہے — در حقیقت بن گئی انجام جو آغاز ہے
جلوہ ہر شے سے عیاں اور پھر نگاہوں سے نہاں — بزم آرائی کا تیری اک نیا انداز ہے
یاد ہے اچھی طرح مجھکو بھی پیمانِ الست — جو فضا میں گونجتی ہے یہ وہی آواز ہے
راہِ الفت میں اسی دل نے دیئے لاکھوں فریب — جس کو ہم سمجھے تھے یہ سرمایۂ صد ناز ہے
آ رہی ہے دیر سے غافل صدائے الرحیل — نغمۂ مطرب ہے یہ تو کیوں گرفتِ آواز ہے
کچھ تو ہیں مجبوریاں اے ہمصفیرانِ قفس — اُڑ نہیں سکتا ہوں میں گو طاقتِ پرواز ہے

طالب و مطلوب میں ہے فرق اتنا اے سعید
ایک دل میں سوز ہے اور ایک دل میں ساز ہے

کیا شوخیاں ہیں جلوۂ پُر اضطراب کی — ہو جائے نذر تجلّی نقاب کی
کچھ اس ادا سے آج کہی اپنی سرگذشت — تصویر کھینچ دی دلِ پُر اضطراب کی

سوزِ دروں نے خاک کیا جب دلِ [illegible]
شعلے نے بڑھ کے کھینچ لی [illegible] کی

Marfat.com

پھر وہ گیسو ہیں پریشان بڑی مشکل ہے | پھر تباہی کے ہیں سامان بڑی مشکل ہے
...بھی اٹھی نہیں ان کے رخِ روشن سے نقاب | دل ہے پہلے ہی سے حیران بڑی مشکل ہے
...س پہ پڑ جائیں کسی شوخ کی کافر نظریں | پھر سلامت رہے ایمان بڑی مشکل ہے
...اہِ الفت میں قدم رکھ کے رضا جو رہنا | تو ہے اے دل ابھی ناداں بڑی مشکل ہے
...رقص بکھرائے جو وہ جانِ تمنا آجائے | اہلِ دل ہوں نہ پریشان بڑی مشکل ہے
...نسیم گستاخ تماشے کی کہاں طاقتِ دید | میں تصور سے ہوں حیران بڑی مشکل ہے
...کعبہ و دیر کی اور ٹھوکریں کھانے والے | دید اُس کی نہیں آسان بڑی مشکل ہے

غیر ممکن ہے کہ جذباتِ محبت سے حمیدؔ
متاثر نہ ہو انسان بڑی مشکل ہے

...ہشیار ہو جا محوِ عشرت نالۂ دل سے | کہ یہ وہ آتشِ سوزاں ہے جو بجھتی ہے مشکل سے
...ورِ شوق میرا احساس بھی ہو تو بہ مشکل سے | کہ منزل دور ہے ہم سے کہ ہم ہیں دور منزل سے
...ں بیتاب اسکی بزم میں تجھ کو بھی لیجاتے | مگر افسوس تو واقف نہیں آداب محفل سے
...موت کو بھی زندگانی ہی سمجھ لیتے | تماشا ڈوبنے کا دیکھ لیتے آپ ساحل سے

حمیدؔ انجام اِس خود رفتگی کا دیکھیے کیا ہو
خدا جانے سمجھ کر کیا پلٹ آتا ہوں منزل سے

ہر عشوہ ترا قاتل ہی تو ہے — جو دل ہے ترا بسمل ہی تو ہے
ہشیار نہیں غافل ہی تو ہے — ہم کیا کریں کم خرد دل ہی تو ہے
نالوں سے مرے کیوں برہم ہو — آوازِ شکستِ دل ہی تو ہے
کیا حاصلِ سعیِ مہر و وفا — یہ سعیِ بے حاصل ہی تو ہے
لو آ ہی گیا اک کافر پر — کیا کیجیے آخر دل ہی تو ہے
اے جذبۂ دل اے پائے طلب — وہ سامنے کیا منزل ہی تو ہے
ہر موجِ محبت کی ہے صدا — گرداب نہیں ساحل ہی تو ہے
جس نے کہ تمھیں آزردہ کیا — کمبخت یہ میرا دل ہی تو ہے
تم ساز بنو جس محفل کے — دلسوز وہی محفل ہی تو ہے

کیوں سنئے حمید کی آپ غزل
ہر شعر پیامِ دل ہی تو ہے

خاک آنسوؤں سے شرحِ تمنا کرے کوئی — قطرے نہیں کس طرح انھیں دریا کرے [illegible]
دار و رسن کہیں ہے کہیں قتل گاہ ہے — کس حوصلے پہ تیری تمنا کرے [illegible]
محتاجِ تابِ دید ہے ارمانِ دید بھی — جب تاب ہی نہ ہو تو بھلا کیا کرے [illegible]
آسان نہیں ہے مرحلۂ عشق طے [illegible]
کیوں کر کہوں کہ اس کی [illegible]

Marfat.com

باغ میں پیدا ہوئیں وہ صورتیں ان کیلئے ۔۔۔ بہرِ استقبال آئیں نکہتیں اُن کے لئے
مجھ کو ہر کلفت گوارا مجھ کو ہر ایذا قبول ۔۔۔ چاہیئے بال راحتیں ہی راحتیں اُن کے لئے
دیکھیے پڑتی ہے کس کس پر نگارِ التفات ۔۔۔ جمع کر دوں ہر طرح کی نعمتیں اُن کے لئے
جانِ دل کی کیا حقیقت ہے مقامِ عشق میں ۔۔۔ ہیں گوارا شوق سے سب زحمتیں اُن کے لئے
گو سراپا درد ہوں لیکن تمنا ہے یہی ۔۔۔ عشرتیں ہوں ان کے لئے ہوں راحتیں اُن کے لئے
ہے چمن انکا جہاں چاہیں وہ ہوں مست خرام ۔۔۔ ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں نکہتیں اُن کے لئے
تیری خاطر جو رہِ عشق و وفا میں جان دیں ۔۔۔ کیوں نہ ہوں بیتاب تیری رحمتیں اُن کے لئے
جو ادا ہے مہ جبینوں کی بہار افروز ہے ۔۔۔ ہر جگہ ہیں جنتیں ہی جنتیں اُن کے لئے
جن کا یارب ہر نفس گذرا ہے تیری یاد میں ۔۔۔ وقف کر دے دو جہاں کی نعمتیں اُن کے لئے

اُن سے ملنے کی تمنا ہے اگر تجھ کو حمید
چھوڑ دے دنیا کی ساری راحتیں اُن کے لئے

درد وہ کیا ہے کہ جو قابلِ درماں ہو جائے ۔۔۔ وہ بھی مشکل کوئی مشکل ہے جو آساں ہو جائے
میرے رونے پہ جو ہنستے ہیں یہ کہہ دو اُن سے ۔۔۔ اِنھیں اشکوں سے نہ پیدا کوئی طوفاں ہو جائے
جو کسی طرح کے آزار ہوں دل کو یارب ۔۔۔ ہاں مگر عشق سے مجبور نہ انساں ہو جائے
وسعتِ ذوقِ تماشا ہو جنوں میں اتنی ۔۔۔ کہ ہر اک ذرہ نگاہوں میں بیاباں ہو جائے
اے حسرتِ اربابِ نظر ہے وہ اسیر ۔۔۔ فصلِ گل آتے ہی جو داخلِ زنداں ہو جائے

Marfat.com

یوں نیاز و ناز کا آغاز ہونا چاہیئے — میرا سر اور تیرا پائے ناز ہونا چاہیئے

سازِ دل میں چھیڑنے کے واسطے تیار ہوں — آپ کو بھی گوش بر آواز ہونا چاہیئے

خونِ دل شامل نہ ہو خونِ جگر شامل نہ ہو — آنسوؤں کو بھی امینِ راز ہونا چاہیئے

جب ارادہ کر لیا سب منزلیں طے ہو گئیں — قبل پروانہ، پرِ پرواز ہونا چاہیئے

اک یہی رنج نہیں ہم کو کہ رسوا نکلے — تیری محفل سے لیے ہم غمِ دنیا نکلے

مجھ سا وحشی بھی نہ دنیا میں ہوا ہے اب تک — دشتِ وحشت میں بہت بادیہ پیما نکلے

خوگرِ ضبطِ محبت ہوں میں اے سوزشِ دل — بارہا ورنہ انھیں آنکھوں سے دریا نکلے

سر بکف یوں تو بہت ویسے مسلماں ہیں — قتل کرنے کی ہو اب جس کو تمنا نکلے

شاعر اس دور میں دیکھا تو بہت کم ہیں حمید
بزم میں ہم سے بہت قافیہ پیما نکلے

طلب سے دل جو کہیں بے نیاز ہو جائے — جہاں کو ہستیِ انساں پہ ناز ہو جائے

تمام خلق سے دل بے نیاز ہو جائے — اگر تری نگہِ دل نواز ہو جائے

قصور اپنے ہی جذباتِ دل کا ہے ورنہ — قفس کا در ابھی صیاد باز ہو جائے

جبینِ شوق کو تو سجدہ ریز رہنے دے — عجب نہیں ہے جو یہ سرفراز ہو جائے

حمید گریہ و زاری نہ کیجئے اتنی
ان آنسوؤں سے نہ افشائے راز ہو جائے

Marfat.com

خاموشیِ فضا میں نغمے ہوں بیکسی کے — کٹ جائیں محویت میں دن میری زندگی کے
پیشِ نظر ہیں منظر، دل کی شگفتگی کے — یاد آ رہے ہیں قصّے بھولے ہوئے کبھی کے
میں اُن کو ڈھونڈھتا تھا اب خود ہی کھو گیا ہوں — در اصل شعبدے ہیں یہ میری بیخودی کے
سازِ طرب کو رکھ دے اے محوِ عیش و عشرت — نغمے سُنا رہا ہوں دل کی شکستگی کے

دیکھو حمید دیکھو قبلے سے ابر اُٹھا
رندوں سے کوئی پوچھے اب لطف میکشی کے

گریہ آتا نہیں ہنسی کیسی — دل، ارے دل یہ بیکسی کیسی
ہم تو اک آہ کر کے پچھتائے — آگ دل میں بھڑک اُٹھی کیسی
میری جانب نظر نہیں اُٹھتی — آج یہ بے توجہی کیسی
چھیڑ، پھر چھیڑ، نغمۂ جانسوز — اے مرے دل یہ بیجی کیسی
جب تمہاری خوشی خوشی نہ رہی — پھر ہماری خوشی خوشی کیسی
پھر کسی کا خیال آتے ہی — جل اُٹھی دل میں شمع سی کیسی
میں ہوں اور آپ کا تصور ہے — مل گئی مجھ کو زندگی کیسی

بھر دیا دل میں کیفِ تازہ حمید
یہ غزل آپ نے کہی کیسی

راز رکھّے، یا نہ رکھّے راز جو چاہے کرے — ایک اشکِ دیدۂ غمّاز جو چاہے کرے

گرمیِ ہنگامۂ محفل انھیں کے دم سے ہے — شمع و پروانہ کا سوز و ساز جو چاہے کرے

جذبِ دل سے اپنے ہوں مجبورِ گستاخی بھی — لے رہا ہوں اب یہی آواز جو چاہے کرے

زندگی یا موت ہم کو عشق میں سب کچھ قبول — اب ہماری خاطرِ ناساز جو چاہے کرے

دل کے عالم کا بدل دینا بھی کوئی بات ہے — جانتا ہوں وہ سراپا ناز جو چاہے کرے

کر دیا اُن کو بھی آخر، آب دیدہ کر دیا — درد میں ڈوبی ہوئی آواز جو چاہے کرے

دیکھ کر رہ جاتے ہیں اپنا نشیمن پاس سے — ہمصفیرو! حسرتِ پرواز جو چاہے کرے

اک خلش اک درد اک سوزِ نہاں اک اضطراب — دل کا ہے اب تک یہی انداز جو چاہے کرے

شوق سے ہم نے تو دل اُن کے حوالے کر دیا
اب حمیدؔ اُن کی نگاہِ ناز جو چاہے کرے

اُٹھی وہ گھٹا جھوم کے میخانہ کہاں ہے — مطرب ہے کدھر، بادہ و پیمانہ کہاں ہے

افسردگیِ دل کا یہ عالم ارے توبہ — دکھلائے جھلک نرگسِ مستانہ کہاں ہے

گھبرا گیا ہنگامۂ گلشن سے مرا دل — ویرانہ کہاں ہے، مرا ویرانہ کہاں ہے

کیا چاہتا ہے وہ بھی ہوں بیتابِ محبت — آخر تری غیرتِ دلِ دیوانہ کہاں ہے

بیچین عبث رہتا ہے سجدوں کیلئے دل — ہر وقت میسر درِ جانانہ کہاں ہے

وہ انجمنِ ناز تو برپا ہے اُسی طرح — ہاں شمع پہ گرتا ہوا پروانہ کہاں ہے

ہو جس پہ ترا لطف و کرم، اُس کو عطا ہو — قسمت میں ہر اک کی دلِ دیوانہ [illegible]

Marfat.com

وہ سامنے منزل ہے، قدم اُٹھ نہیں سکتے — افراد کو آہ ہمتِ مردانہ کہاں ہے
تاریک ہوا جاتا ہے غمخانۂ ہستی — لے جلد خبر جلوۂ جانانہ کہاں ہے

محفل میں حمیدؔ آ کے وہ اب پوچھ رہے ہیں
وہ میرا فدائی، مرا دیوانہ کہاں ہے

نگاہوں سے لے کر بلائیں تمہاری — میں سب بھول بیٹھا خطائیں تمہاری
تم اور بس تمہاری محبت، ہماری — یہ دنیا اور اس کی فضائیں تمہاری
پلٹ جائے خود کفرانِ زاہد پر — اگر اک جھلک دیکھ پائیں تمہاری
ہم اپنے کو بھی بھول جائیں، یہ ممکن — مگر یاد کیونکر بھلائیں تمہاری
بنا دیں نہ میخانہ سارے جہاں کو — یہ زلفیں، یہ کالی گھٹائیں تمہاری
تعجب سے دیکھے گا اک دن زمانہ — تغافل مرا، التجائیں تمہاری
محبت نے کیا خوب تقسیم کی ہے — وفائیں ہماری جفائیں تمہاری

حقیقت ہے وہ مستور ہوئی جاتی ہے — کیا قیامت دلِ رنجور ہوئی جاتی ہے
کو دعوتِ نظارہ وہ اس طرح نہ دیں — گریۂ شوق پہ مجبور ہوئی جاتی ہے
اے حسنِ فسوں کار ترا کیا کہنا — ایک دنیا ہے کہ مسحور ہوئی جاتی ہے
یا تیری نگاہیں ہیں کہ میخانۂ عشق — بے پیے ہستی دل چور ہوئی جاتی ہے

Marfat.com

کوئی نادیدہ تجلّی ہے مگر عکس فگن — بزمِ دل نور سے معمور ہوئی جاتی ہے
کیا ترے حُسن سے نسبت ہے کہ اللہ اللہ — ہر نظر صاعقۂ طور ہوئی جاتی ہے
پھر پہونچنے کو ہے کیا تازہ غمِ عشق کوئی — کیوں طبیعت مری مسرور ہوئی جاتی ہے

بات دل کی نہ زباں پر کبھی لایا میں حمیدؔ
پھر یہ کیا بات کہ مشہور ہوئی جاتی ہے

ہے پیشِ نظر کوچۂ سلمیٰ کئی دن سے — آباد ہے دل کی مرے دنیا کئی دن سے
یاد آتی ہے وہ بزمِ تماشا کئی دن سے — حیران ہے مری چشمِ تمنّا کئی دن سے
عالم ہے مرے دل کا یہ کیسا کئی دن سے — ہنسنا ہی نہ آتا ہے نہ رونا کئی دن سے
پھر جوشِ جنوں کا ہے اشارا کئی دن سے — یاد آتا ہے وہ عالمِ صحرا کئی دن سے
دیکھا جو نہیں وہ رُخِ زیبا کئی دن سے — ہوتا ہی نہیں دل میں اُجالا کئی دن سے
کھلتا نہیں کیا راز ہے کیا کہیے کسی سے — کیا جانیے کیا حال ہے اپنا کئی دن سے
وہ جانِ تمنا جو تصوّر میں نہیں ہے — خالی سا ہے آغوشِ تمنّا کئی دن سے
ہونے کو ہے برپا کوئی پھر حشرِ محبت — پھر قلب میں پاتا ہوں سکوں سا کئی دن سے
اے بادِ صبا اُن سے بصد شوق یہ کہنا — ہے وِردِ زباں نام تمہارا کئی دن سے
رہ رہ کے اُٹھا کرتی ہے اک ٹیس سی دل میں — یہ راز سمجھ میں نہیں آتا کئی دن سے
لے اے دلِ بیتاب مبارک ہو مبارک — ہے درد [illegible]

پھر تم سے نظر آتی ہے حسین اور درخشاں — آنکھوں میں ہے وہ حسنِ سراپا کئی دن سے
وہ پیشِ نظر خود ہیں کہ ہے حسنِ تصور — اکثر یہی ہو جاتا ہے دھوکا کئی دن سے
کیا دیکھ لیا گنبدِ خضرا کے کلس کو — روشن ہے بہت صبح کا تارا کئی دن سے
شاید کہ طوافِ حرمِ طیبہ میں ہے محو — ہم نے مہِ نو کو نہیں دیکھا کئی دن سے

پھرتے رہو ں وہیں دن رات حمید اور مدینہ
پیہم ہے یہی دل کا تقاضا کئی دن سے

یہ کیا کہہ گئی وہ نظر چپکے چپکے — بڑھی دل کی دھڑکن مگر چپکے چپکے
کیا شوقِ دل نے اثر چپکے چپکے — وہ ہو ہی گئے باخبر چپکے چپکے
بنا ہی لیا دل میں گھر چپکے چپکے — رگ و پے میں ڈوبی نظر چپکے چپکے
مرے دل میں ظالم تری یاد آئی — کہ آئی نسیمِ سحر چپکے چپکے
وہ ہونے لگے مہرباں رفتہ رفتہ — ہوا جذبِ دل کارگر چپکے چپکے
خدا جانے دیکھا تھا کیسی نظر سے — کہ دل بن گئی وہ نظر چپکے چپکے
ترے ہجر میں ہے یہ اب دل کا عالم — جلے جیسے شمعِ سحر چپکے چپکے
مٹا فرقِ نازو نیازِ محبت — ادھر چپکے چپکے، اُدھر چپکے چپکے
پہونچ تو گئی ہے اب آگے مقدر — نظر ماورائے نظر چپکے چپکے

حمید اُن کے دامن کی تاثیر دیکھو
بنے اشک میرے گہر چپکے چپکے

Marfat.com

تصورِ رفتہ کارفرما ہوتا جاتا ہے — مرے پیشِ نظر حسن سراپا ہوتا جاتا ہے
دلِ مایوس شایانِ تمنا ہوتا جاتا ہے — تری چشمِ کرم کا کچھ اشارا ہوتا جاتا ہے
نیاز و ناز میں اک ربط پیدا ہوتا جاتا ہے — ہم اُس کے ہو چکے ہیں وہ ہمارا ہوتا جاتا ہے
مری دُنیائے محسوسات پر وہ چھائے جاتے ہیں — ہجومِ عام میں دل اپنا تنہا ہوتا جاتا ہے
تمنّائیں سمٹتی آ رہی ہیں ایک مرکز پر — زمانے کا بُرا ہونا بھی اچھا ہوتا جاتا ہے
گئے وہ دن مرے نالوں کا شکوہ تھا زمانے کو — یہیں سب جنبشِ لب تو خموشی کا چرچا ہوتا جاتا ہے
مٹا دے گا یہ سارے فرق ربطِ باہمی اک دن — کہ تیرا چاہنے والا بھی تجھ سا ہوتا جاتا ہے
زمانے کی نگاہوں سے جہاں تک گرتا جاتا ہوں — اُسی نسبت سے آغوشِ کرم وا ہوتا جاتا ہے
مجھے بیخود کئے دیتی ہے جلووں کی فراوانی — وہ جتنا سامنے آتے ہیں پردا ہوتا جاتا ہے
مری جانب ہی حسنِ ناز نے نگاہِ التفات ابھی — مری ہر بات میں اک حسن پیدا ہوتا جاتا ہے

خبر بھی ہے تجھے اے حسنِ کافر ماجرا اس کی
سُنا ہے اب حمید اللہ والا ہوتا جاتا ہے

ہوش میں آئے تیرے شرابی — دیکھ کے ساغر اور گلابی
حسن و محبت وقفِ توجہ — دل کو مبارک خانہ خرابی
دل کا خون ہوا ہے شاید — آنکھوں کی رنگت ہے گلابی
حسنِ تلوّن دوست ہے کتنا — اس پہ کسی کا عہدِ شبابی

Marfat.com

اُن کے گیسو اللہ اللہ جھوم رہے ہوں جیسے شرابی
دردِ محبت روز فزوں ہے ہو کے رہے گی خانہ خرابی
رنگِ حمید آج اور ہی کچھ ہے
ہونٹوں پہ خشکی، چہرہ شہابی

کیا خوب آج منظرِ رازِ و نیاز ہے آنسو ہیں میرے اور وہ دامانِ ناز ہے
آج اک ادائے خاص سے وہ گرمِ ناز ہے آلودہ جو یہاں ہے وہی پاکباز ہے
یہ تو نہیں کہ حسن سے دل بے نیاز ہے لیکن مرا نیاز بانداز ناز ہے
جلووں میں بھی حقیقتِ جلوہ نہ دیکھنا شاید اسی کا نام فریبِ مجاز ہے
رعنائی خیال کے قربان جائیے میں ہوں نیازِ عشق ہے آغوشِ ناز ہے
اُس کے سرور و لطف کا کیا کیجئے بیاں رُوحِ نشاط جس کا غمِ جانگداز ہے
شاید وہی ہے حقیقت بھی ہو سکے جو دل ہلاک جلوہ حسنِ مجاز ہے
جس رُخ سے دیکھئے وہی صورت ہے رُونما دل کیا ہے عکسِ جلوۂ آئینہ ساز ہے
فطرت کی گتھیاں تو بہت کچھ سلجھ چکیں دل کی گرہ ہنوز، مگر نیم باز ہے
لغزش ہے ولمیں پاؤں میں لغزش نظر میں کیف اب غالباً قریب تری بزمِ ناز ہے
سرمایۂ حیات سمجھتا ہوں میں اسے
دل میں مرے حمید جو سوز و گداز ہے

صبر آزما دل کو یوں بھی آزمائیں گے
خود نظر سے چھیڑیں گے خود ہی مسکرائیں گے

جلوہ گاہ سے نظریں اب نہ ہم ہٹائیں گے
دیکھنا ہے وہ کب تک سامنے نہ آئیں گے

جس قدر بھی وہ غم کی وسعتیں بڑھائیں گے
حوصلے مرے دل کے اور بڑھتے جائیں گے

جب کسی طرف کوئی آسرا نہ پائیں گے
پاؤں توڑ کر اپنے ہم بھی بیٹھ جائیں گے

اور تو محبت نے سب اٹھا دیئے پردے
ایک پردہ باقی ہے اس کو ہم اٹھائیں گے

بڑھ رہا ہے پہلے سے لطف انتظار ان کا
ہاں وہ آج آئیں گے اور ضرور آئیں گے

دیکھنا ہیں جی بھر کر مست انکھڑیاں انکی
یہ تو جانتا ہوں میں پاؤں لڑکھڑائیں گے

آپ نے اگر دیکھا آپ سے بھی کچھ بڑھ کر
اک حسین سی دنیا آنسوؤں میں پائیں گے

اے مری نگاہِ شوق ایسی بدگمانی کیا
دعوتِ نظر دے کر سامنے نہ آئیں گے

ہر طرح محبت کا ہوگا امتحاں اے دل
جلوہ بھی دکھائیں گے پردہ بھی گرائیں گے

حسن و عشق کے چرچے ہونگے سارے عالم میں
تم بھی یاد آؤ گے ہم بھی یاد آئیں گے

چل کھڑے ہوئے اب تو جادۂ محبت پر
سختیاں بھی جھیلیں گے ٹھوکریں بھی کھائیں گے

زندگی میں آئے گا ایک وقت ایسا بھی
خود وہ زندگی بنکر زندگی پہ چھائیں گے

حشر دیکھئے کیا ہو، رازدارِ گلشن کا
چھپ کے لالہ و گل میں آپ مسکرائیں

جذبِ دل سلامت ہے اے حمید اگر اپنا
ان کی بزمِ عشرت میں پھر بلائے جائیں گے

مُبتلائے شوق و حرماں کر گئے — میری دلچسپی کا ساماں کر گئے

جاتے جاتے بھی یہ احساں کر گئے — شمع سی دل میں فروزاں کر گئے

چھاؤں میں تاروں کی وہ رخصت ہوئے — صبح کو بھی شامِ ہجراں کر گئے

اک نگاہِ خاص مجھ پر ڈال کر — سب کی نظروں میں نمایاں کر گئے

اب کہاں جمعیتِ خاطر نصیب — دل کا شیرازہ پریشاں کر گئے

دل سے یوں نظریں ملا کر پھر لیں — جیسے پیوستِ رگِ جاں کر گئے

اللہ اللہ وہ نگاہِ جلوہ ریز — دل کا ہر گوشہ درخشاں کر گئے

اب نظر میں دوسرا کوئی نہیں — اپنے جلووں سے وہ حیراں کر گئے

دیکھ کر دقت پسندی عشق کی — میری ہر مشکل وہ آساں کر گئے

جلوۂ رُخ کی دکھا کر اک جھلک — بے نیازِ ہر گلستاں کر گئے

ڈال کر اک پرتوِ حسنِ تمام — وہ مجھے آئینہ ساماں کر گئے

ایک پوشیدہ امانت سونپ کر — خود مجھے میرا نگہباں کر گئے

(ق) اُن کے دامن تک نہ پہنچے کوئی آنچ — دل کو جو شعلہ بداماں کر گئے

وہ رہیں اُفتادِ غم سے دور دور — جو مجھے ہنس ہنس کے گریاں کر گئے

اب کسی سے کیا کہوں میں اے حمید
کیا نوازشہائے پنہاں کر گئے

ہر نفس ہے تری آواز خدا خیر کرے
دل ہے اور نغمۂ بے ساز خدا خیر کرے

حسن میں عشق کے انداز خدا خیر کرے
اللہ اللہ یہ آغاز خدا خیر کرے

اب مرے ضبطِ محبت کا خدا حافظ ہے
ملتفت ہے نگہِ ناز خدا خیر کرے

دل سے پوچھو مرے اس حسنِ طلب کا عالم
دے رہا ہے کوئی آواز خدا خیر کرے

کہیں افشا نہ کرے شدتِ بیتابیِ دل
راز اب تک ہے جو اک راز خدا خیر کرے

دل دھڑکتا ہے تری بات لیے تابِ نظر
امتحانِ نگہِ ناز خدا خیر کرے

ساز میں پردۂ دل کے جو چھڑا ہے نغمہ
کیا انھیں کی ہے یہ آواز خدا خیر کرے

پھر مری پیشکشِ شوق میں رکھا کیا ہے
جب دھری سے ہوا آغاز خدا خیر کرے

جانِ مضطر ہے کہ رگ رگ سے کھنچی آتی ہے
کون ہے زمزمہ پرداز خدا خیر کرے

ہائے وہ چشمِ سخن گو، وہ اشاراتِ لطیف
غزلِ حافظِ شیراز خدا خیر کرے

"بادہ و مطرب و گل جملہ مہیاست ولے"
دل کے اچھے نہیں انداز خدا خیر کرے

آج یہ کیا ہے کہ پیہم مرے کانوں میں حمید
آ رہی ہے یہی آواز خدا خیر کرے

بیتابیِ خیال کا ساماں کیا تو ہے
ذوقِ نظر کو سلسلہ جنباں کیا تو ہے

دل کو دکھا دکھا کے امیدوں کے سبز باغ
ویراں کدے کو میں نے گلستاں کیا تو ہے

اب یہ مرا نصیب کہ غم مجھ کو راس آئے
ان کی نگاہِ ناز نے احساں کیا تو ہے

Marfat.com

رگ رگ میں درد عشق کی بیتابیاں نہ پوچھ
اُن کو نفس نفس میں خراماں کیا تو ہے

دل جلوہ گاہِ حُسن کبھی بن ہی جائے گا
ظُلمت کدے کو اپنے درخشاں کیا تو ہے

دنیا پڑے جواب نہ توہینِ عشق کا
اظہار شوق لے دلِ ناداں کیا تو ہے

لینا ہے تجھ سے اے نگہِ یاس انتقام
تو نے کسی کو آج پشیماں کیا تو ہے

یہ کہہ کے اس نے دل کی طرف اک نگاہ کی
مانوسِ لذتِ غمِ ہجراں کیا تو ہے

کیوں عشقِ باریاب کی اٹھتی نہیں نظر
جلوؤں نے رازِ حسن نمایاں کیا تو ہے

اے عشقِ نامراد بچائے ہوئے اُنھیں
اک نیشتر قریبِ رگِ جاں کیا تو ہے

پروانہ بنکے اب تمھیں رہنا ہے اے حمیدؔ
شمعِ حرم کو دل میں فروزاں کیا تو ہے

اس لب پہ تبسم کی موجیں، موجوں کا تبسم کیا کہئے
بے نغمہ و بیاں، بے ساز و صدا، اندازِ ترنم کیا کہئے

اللہ رے یہ گلگشتِ چمن جس سمت نظر اُٹھ جاتی ہے
کلیاں سی چٹکنے لگتی ہیں، اعجازِ تکلّم کیا کہئے

[؟]ف جوش و خروش کا وہ عالم کونین لرزنے لگتے ہیں
جب حُسن و عشق میں ہوتا ہے ناگاہ تصادم کیا کہئے

خود جذبۂ عشق نے پہنچایا اک حسن کی ایسی منزل تک
کچھ نغمے تھے جن میں خود اپنی آواز ہوئی گم کیا کہیے

بیگانۂ شوق ہوئی اکثر، ہر چیز سے اپنی فکر و نظر
یوں دیدہ و دل پر چھائے ہو جیسے ہو تمہیں تم کیا کہیے

وہ اٹھتے ہی پردہ پہلے پہل اک عالم حیرت دونوں طرف
نظروں میں تصادم ہوتے ہی جلووں کا تلاطم کیا کہیے

مست مے عرفاں کہیئے اسے یا رند خراب و خستہ حمید
جو خاک در میخانہ سے کرتا ہو تیمم کیا کہیے

عالم کچھ اور ہے وہ تماشا کچھ اور ہے — میری نظر جہاں ہے وہ دنیا کچھ او
پیش نگاہ صورت زیبا کچھ اور ہے — دل میں جو ہے وہ جلوۂ رعنا کچھ او
یہ کیف یہ سرور مے ناب میں کہاں — سرشار ہوں میں جس سے وہ صہبا کچھ ا
میرا مذاق عشق ہے ہر رند سے جدا — میری نظر میں حاصل مینا کچھ او
ظاہر میں ہوس عشق کی ہیں دعوتیں مگر — در پردہ چشم یار کا منشا کچھ ا
ہر چند بزم شوق ہے لبریز سوز و ساز — پھر بھی نگاہ و دل کا تقاضا کچھ ا
کیوں ہو مناظر مہ و خورشید پر نظر — کھل جائے جس سے آنکھ وہ جلوا ک
آج اک نگاہ شوق نے یہ بھی دکھا دیا — دنیائے رنگ و بو کے علاوہ ک

Marfat.com

اس جلوہ زارِ حسن سے دل مطمئن نہیں — اب جستجو کچھ اور تمنا کچھ اور ہے
جلوے اگرچہ دیر و حرم میں بھی ہیں وہی — لیکن جمالِ منزلِ سلمیٰ کچھ اور ہے
کس کے فراق و وصل کہاں کے حجاب دید — اک خاص بات ان کے علاوہ کچھ اور ہے

شاعر تو اور بھی ہیں زمانے میں اے حمید
کیوں رنگِ خاص تیری غزل کا کچھ اور ہے

روئے انور سے نظر کسبِ ضیا کرتی ہے — صحبتِ اہلِ صفا دل کی جلا کرتی ہے
ناز پیہم نگہ ہوش ربا کرتی ہے — دل کو رہ رہ کے مرے چھیڑ دیا کرتی ہے
برملا دل کی کوئی بات ہوا کرتی ہے — راز میں گفتگوئے راز رہا کرتی ہے
ہم تری چشم فسوں کار کو پہچان گئے — لطف کا کام تغافل سے لیا کرتی ہے
عالمِ یاس میں بھی اب تو تجلی ان کی — ایک اک نقش میں سو رنگ بھرا کرتی ہے
میرے سر عشق کا الزام الٰہی توبہ — ابتدا پہلے اُدھر ہی سے ہوا کرتی ہے
ہم جہاں بھی ہوں خوشا تیرا تصور تری یاد — شکل اک خلوت و جلوت میں رہا کرتی ہے
یاد آتی ہے تری جلوہ گہِ ناز مجھے — برق جب ابر کے دامن میں چھپا کرتی ہے
سچ یہ ہے بیخودی کیف تمام اور کہاں — وہ تو بس خدمتِ ساقی میں ملا کرتی ہے
دل کو اس راہ سے گذرے ہوئے مدت گزری — اک خلش پھر بھی بدستور ہوا کرتی ہے
کم سبک بادِ چمن سہمے ہوئے رہتے ہیں — ہر نشیمن پہ کہیں برق گرا کرتی ہے

تجھ سے پروانوں کا جلنا نہیں دیکھا جاتا   شمع کو دیکھ کہ تا صبح جلا کرتی ہے
آپ آزردہ نہ ہوں آپ پشیمان نہ ہوں   دل کی حالت تو اسی طرح رہا کرتی ہے

وہ غزل کہنے کا اگلا سا کہاں شوق حمید
اب فقط خاطرِ احباب ہوا کرتی ہے

جب وہ تصور میں کبھی آ گئے   میری ہی صورت مجھے دکھلا گئے
آنکھ سے یوں اشک وہ برسا گئے   آتشِ غم اور بھی بھڑکا گئے
ایسے بھی لمحاتِ فراق آ گئے   جیسے کچھ ارشاد وہ فرما گئے
اٹھ کے مرے پاس سے وہ کیا گئے   اور بھی کچھ میرے قریب آ گئے
دیدۂ دل کی مرے تسکین سی   آنکھوں ہی آنکھوں میں وہ فرما گئے
پڑ گئی ان پر جو اچانک نگاہ   خود ہی نظر جھک گئی شرما گئے
درد کا اب خاک مداوا کریں   درد کے پردے میں انھیں پا گئے
جن کو غرض مجھ سے نہ تھی کچھ وہی   حال مرا دیکھ کے گھبرا گئے
ہائے یہ پھولوں کی جواں مرگیاں   غنچے تو غنچے ہی تھے مرجھا گئے
دل ہی نہ سمجھے تو کوئی کیا کرے   آپ تو ہر طور سے سمجھا گئے

خود مجھے ملتا نہیں میرا سراغ
آج کہاں مجھ کو وہ پہنچا گئے

اف اِس شان سے بے پردہ ہوا ہے کوئی — جس طرف دیکھئے خود جلوہ نما ہے کوئی
اللہ اللہ یہ معراج تصور میری — جیسے ہر لحظہ مجھے دیکھ رہا ہے کوئی
خامشی سے بھی غمِ عشق کا چلتا ہے پتہ — رازداروں سے کہیں راز چھپا ہے کوئی
زلف بکھری ہوئی عارض پہ گریباں کھلا — لیکے انگڑائیاں بستر سے اٹھا ہے کوئی
بندِ برقع بکشا اے مہِ خورشید لقا — کب سے قدموں پہ ترے ناصیہ سا ہے کوئی
اپنے اِس حسنِ تصور کی رسائی معلوم — یعنی خود اپنے ہی جلووں میں چھپا ہے کوئی
ہوچکیں سوزِ محبت سے فضائیں معمور — سازِ دل اب مرا کیوں چھیڑ رہا ہے کوئی
دردِ دل ایک طرف ہم دگماں ایک طرف — نہ کوئی بھول گیا ہے، نہ خفا ہے کوئی
دلِ پرسوز کی ڈوبی ہوئی آواز ہے یہ — پردۂ ساز میں یا نغمہ سرا ہے کوئی
اب اس جذبِ محبت کا ہوا انجام بخیر — ہر ادا سے مری اب جلوہ نما ہے کوئی
کس کو اب ہوش ہے باقی کہ یہ عالم دیکھے — بزم سے جھاڑ کے دامن کو اٹھا ہے کوئی

جس قدر شعر پڑھے جائیں، پڑھے جاؤ حمید
سنتے ہیں گوش بر آواز ہوا ہے کوئی

بظاہر تو ہیں درد و غم کے بہانے — مگر کیا ہے مقصود اللہ جانے
ہم آہنگ غم کر دیا سازِ دل کو — خدا جانے کس مطربِ خوش نوا نے
تجلی کی امواج میں گم ہو نہ جائے — بڑھی ہے نظر رخ سے پردہ اٹھانے

مرے ساتھ اُن کو بھی تڑپا کے چھوڑا — دھڑکتے ہوئے دل کی نازک صدا نے
خدا جانے کیا بن گئی اُن کے دل پر — چلے تھے مرا درد دل آزمانے
سرِ بزم لوٹی مرے دل کی دُنیا — نظر کے علاوہ بھی ظالم کس ادا نے
پڑے پاؤں جو ٹکرا رہے ہیں کسی کے — نسیم سحر آ رہی ہے جگانے
ہیں منحصر کچھ غم و درد ہی پر — تجھے یاد کرنے کے سو ہیں بہانے
کیا اور مانوسِ غم دل کو میرے — تمہاری نگاہِ کرم آشنا نے
مجھے ناز ہے تم کو میں جانتا ہوں — تمہیں کوئی اور جانے نہ جانے

حمید اُس نگاہِ توجہ کے قرباں
غزلخواں کیا جس کی اِک اِک ادا نے

کسی کی یاد بہر لحظہ آئی جاتی ہے — یہ آج کس لئے زحمت اُٹھائی جاتی ہے
یہ شوقِ دید کی بیتابیاں معاذ اللہ — ابھی سے میری نظر تھرتھرائی جاتی ہے
کہیں تو کیا کہیں اربابِ جلوہ معنی — لبوں پہ مُہرِ خموشی لگائی جاتی ہے
جو رازدارِ محبت ہیں وہ سمجھتے ہیں — مجاز ہی میں حقیقت بھی پائی جاتی ہے
یہ چاندنی نہیں قسمت میں تیرہ بختوں کے — شبِ فراق کی زینت بڑھائی جاتی ہے
ابھی یہ صحنِ گلستاں سے کون گزرا ہے — کلی کلی ہے کہ بس مسکرائی جاتی ہے
نگاہِ دل پہ تجلی سے ڈال کر پردے — ہماری بات ہمیں سے چھپائی جاتی ہے

Marfat.com

کہیں جفا کا تمہاری بھرم نہ کھل جائے مری وفا تو بہت آزمائی جاتی ہے
جہاں پہونچ کے خود اپنی خبر نہیں ہوتی وہیں پہ منزلِ مقصد وہ پائی جاتی ہے

جگر کے حسنِ توجہ کا فیض ہے یہ حمید
ترے کلام میں ندرت جو پائی جاتی ہے

گل میں دہی رنگِ فنا ڈھونڈھ رہی ہے میری ہی طرح تجھ کو صبا ڈھونڈھ رہی ہے
رک جاتے ہیں ہر گام پہ یہ رہ کے قدم کیوں کیا چیز مری لغزشِ پا ڈھونڈھ رہی ہے
پڑتی ہی نہیں اب نگہِ شوق کسی پر ہر سمت تجھی کو بخدا ڈھونڈھ رہی ہے
اللہ رے مرے ضبطِ غمِ عشق کی ہمت اب جادۂ تسلیم رضا ڈھونڈھ رہی ہے
لائی یہ کہاں لے مری دیوانگیِ شوق مجذوب نگہ راہنما ڈھونڈھ رہی ہے
جلوے ترے کچھ ایسے سمائے ہیں نظر میں تاریکیِ غم بن کے ضیا ڈھونڈھ رہی ہے
کس شوق میں کس جوش میں آئی ہے امنڈ کر کیا خانۂ کعبہ میں گھٹا ڈھونڈھ رہی ہے
بیہوش نظر آتا ہے ہر ایک سرِ بزم کس کو نگہِ ہوش ربا ڈھونڈھ رہی ہے
گم ہو کے فراوانیِ جلوہ میں کسی کی میری نگہِ شوق یہ کیا ڈھونڈھ رہی ہے

دل اپنا کھنچا آتا ہے سینے سے حمید آج
شاید کہ مجھے شانِ عطا ڈھونڈھ رہی ہے

Marfat.com

ڈوب رہے ہیں چاند ستارے — پُرمعنی ہے کرن کے اشارے

حُسن کا منظر غم کے نظارے — نیند تمھاری خواب ہمارے

ایک حسین دامن کے سہارے — بن گئے آنسو عرش کے تارے

خرمنِ دل کی خیر ہو یارب — پھونک نہ ڈالیں غم کے شرارے

غازۂ رُخ ہے صُبحِ تجلّی — بادِ صبا نے بال سنوارے

نقش ہوئے جاتے ہیں دل پر — ان کی نظر کے خاص اشارے

چاندنی راتیں ان کا تصوّر — اللہ اللہ اپنے نظارے

اے غمِ جاناں تجھ کو خبر ہے — ہم جیتے ہیں تیرے سہارے

بیٹھ نہیں سکتے دم بھر بھی — ایک جگہ ہم درد کے مارے

سنتا ہوں آواز انھیں کی — کوئی صدا دے کوئی پکارے

سارے عالم کی نگاہوں میں سماتے چلئے — یہ جو اک تفرقہ برپا ہے مٹاتے چلئے

ہاں نگاہِ غلط انداز ادھر بھی کوئی — واعظوں کے بھی ذرا ہوش اڑاتے چلئے

پھر یہ وقت آئے نہ آئے پئے تکمیلِ جنون — اور کچھ وسعتِ کونین بڑھاتے چلئے

ماہ و انجم تو ہیں خود نقشِ قدم کے ذرّے — ماہ و انجم سے بھی دامن کو بچاتے چلئے

آپ نے دی تھی صدا حضرتِ دل خیر ہوئی — اور جو بیٹھے ہیں وہ بیٹھے یا ہر چل کے تھمتے چلئے

دل کو تو درد بنایا ہے کرم سے اپنے — درد کو دل بھی مسرت بناتے چلئے

Marfat.com

آپ رہبر ہیں کسی اور سے میں کیوں پوچھوں — اپنی منزل کا پتہ آپ بتاتے چلئے
تا کجا قید نگاہ و دلِ دیدار طلب — رہ گئے میں جو حجاب اُٹھاتے چلئے
صاف سنتا ہیں میں آپ کی آواز ابھی — دل کی دھڑکن کو ذرا اور بڑھاتے چلئے
میں جہاں سجدہ کروں پھر کوئی سجدہ نہ کرے — اپنا ہر نقش قدم آپ مٹاتے چلئے

رہبرِ راہِ محبت ہیں اگر آپ حمید
غزل حافظِ شیراز سناتے چلئے

جلوۂ حسنِ دوست کا لپکے اتر چلی گئی — جیسے الفیں کے ساتھ ساتھ اپنی نظر چلی گئی
کیسی بہار کیا چمن، سونی پڑی ہے انجمن — جب سے گئے وہ زینت طلب جگر چلی گئی
اشک نہ ساتھ دے سکے آسکوں کا غم نہیں مگر — رنج یہ ہے کہ رونقِ دیدۂ تر چلی گئی
یہ بھی مجھے نہ بائے جا جی سکے ہیں پھر کر و نگا کیا — یاد بھی تیری روٹھ کر مجھ سے اگر چلی گئی
کھل نہ سکی زبان شوق، ہو نہ سکا بیان غم — چھیڑ کے آج دل کو پھر باد سحر چلی گئی
دیکھے ذرہ رنگ تو جلوہ دکھا کے چار سو — مجکو مری ہی جستجو لے کے کدھر چلی گئی
محسن ہے مائل نیاز کھل گیا ہچکیوں کا راز — یاد کسی کی آئی تھی، دے کے خبر چلی گئی
ان کی نگاہِ التفات پرسشِ غم کو آئی تھی — ہم رہے محوِ غم اِدھر اور وہ اُدھر چلی گئی
دردِ نے گدگدایا شوق نے چٹکیاں سی لیں — باب قبول تک دعا، آج مگر چلی گئی

اُن کی حریم ناز میں آہ رسا مری حمید
دے کے بس ایک جنبشِ پردۂ در چلی گئی

Marfat.com

پردۂ رخ عالم سے اٹھاتے ہوئے آئے
تنہا وہی تنہا نظر آتے ہوئے آئے

سرتاقدم آئینہ بناتے ہوئے آئے
آئے مری رگ رگ میں سماتے ہوئے آئے

اعجاز تبسم وہ دکھاتے ہوئے آئے
دل کو گل فردوس بناتے ہوئے آئے

زلفیں رخ روشن سے ہٹاتے ہوئے آئے
یا شب کو شب قدر بناتے ہوئے آئے

ہر جلوۂ صد رنگ کو کرتے ہوئے پنہاں
اک جلوۂ بے رنگ دکھاتے ہوئے آئے

اللہ رے اعجاز فروغ رخ تاباں
اک شمع سی رگ رگ میں جلاتے ہوئے آئے

پرشوق نگاہوں کا وہ جھرمٹ تھا کہ توبہ
گھبرائے ہوئے بچتے بچاتے ہوئے آئے

سرتا بقدم غرق مے حسن و جوانی
پیتے ہوئے آئے، وہ پلاتے ہوئے آئے

اک حشر تمنا تھا ہر ایک گام پہ لیکن
کانٹوں سے وہ دامن کو بچاتے ہوئے آئے

کس شان سے آئے ہیں مرے خانۂ دل میں
جو پردے اٹھانا تھے گراتے ہوئے آئے

ڈھلی گئی اس طرح نگاہ متبسم
غنچے سے رگ و پے میں کھلاتے ہوئے آئے

کچھ ایسی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہے ہیں
جیسے وہ کوئی راز چھپاتے ہوئے آئے

ہر لحظہ نیا رنگ نئی آن نئی شان
ہر بار نیا جلوہ دکھاتے ہوئے آئے

تمیز دل و دیدہ و منظور و نظر کیا
تفریق من و تو بھی مٹاتے ہوئے آئے

وہ بزم میں تھے گوش بر آواز ہی جیسے
اشعار حمید اپنے سناتے ہوئے آئے

Marfat.com

گم ہو کے ترے نظارے میں کچھ اور تمنا کون کرے
پا کر تجھے پھر جنت کی طلب اے حسن سراپا کون کرے

خاموش ہیں ہم اے اہل نظر اب ہو بھی تو شکوا کون کرے
جب حسن کی بھی رسوائی ہو پھر عشق کو رسوا کون کرے

جو دل پہ گذرتی ہے گزرے لیکن یہ گوارا کون کرے
اپنی ہی طرح خود ان کو بھی بیتاب تمنا کون کرے

بے وجہ نہیں ہم مہر بلب اس پاس ادب کا بھی ہے سبب
جس راز کو وہ اپنا کہہ دیں اس راز کو افشا کون کرے

ہر جام کے بعد بھی اے ساقی رہتی ہیں تمنائیں باقی
توبہ کی حقیقت ظاہر ہے ترکِ مے و مینا کون کرے

پہلی ہی تجلی سے ان کی ہم ہوش و خرد سب کھو بیٹھے
نظارۂ حسنِ کامل کا اب اور تقاضا کون کرے

جلوؤں کا کسی کے یہ عالم ہے کچھ وجد میں ہیں کچھ حیرت میں
دنیا ہے تماشائی ان کی احساس تماشا کون کرے

ہوتی ہے خلش تو ہونے دو بہتے ہیں جو آنسو بہنے دو
جس غم کو خود ان سے نسبت ہو اس غم کا مداوا کون کرے

چہرے سے مرے دل کا مقصد دیکھیے تو سمجھ جائیے شاید
مشکل ہے نظر اٹھنا اپنی، ساقی کو اشارا کون کرے

مانا غم و رنج کی شدت ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے
جب عشق نے پردہ ڈالا ہو پھر حسن کو رسوا کون کرے

شوق در پردہ اک افسانہ ہوا جاتا ہے — دل غم دوست سے بیگانہ ہوا جاتا ہے
مضطرب کیوں دل دیوانہ ہوا جاتا ہے — کیا کسی شمع کا پروانہ ہوا جاتا ہے
سچ یہ ہے جب سے ہوئی دل کو حقیقت کی تلاش — محرم کعبہ و بت خانہ ہوا جاتا ہے
بادہ کش کس لئے توبہ کا سہارا ڈھونڈیں — بند اب بھی کیا در مے خانہ ہوا جاتا ہے
دیدہ و دل میں سمانے کا وہ انداز نہیں — جانے کیا جلوۂ جانانہ ہوا جاتا ہے
قابل رحم ہے اس دل کی تباہی اے دوست — ہو کے آباد جو ویرانہ ہوا جاتا ہے
محفل ناز میں جب زینت محفل ہیں وہی — کیوں ہر انداز حریفانہ ہوا جاتا ہے
دل کو اے کشمکش جوش جنوں کیا کہئیے — اپنی منزل سے بھی بیگانہ ہوا جاتا ہے
مسکراتا ہوا آئے تو تصور میں کوئی — رشک جنت ابھی غم خانہ ہوا جاتا ہے
تھی فقط رند کو ساقی کی توجہ درکار — آشنا شیشے سے پیمانہ ہوا جاتا ہے
عام ہے آج یہاں فیض نگاہ ساقی — مست میخانے کا میخانہ ہوا جاتا ہے
ڈال دی تو نے کچھ ایسی غلط انداز نظر — اور بھی بگڑا [illegible]

Marfat.com

نسبتِ خاص نے وہ رنگ بھر ہیں کہ حمید
اک امرِ واقع مرا افسانہ ہوا جاتا ہے

جلوے کسی کے آئینۂ دل میں آ گئے
اب حُسن و عشق ایک ہی منزل میں آ گئے

یوں بے نقاب آج وہ محفل میں آ گئے
جیسے سمٹ کے کون و مکاں دل میں آ گئے

خوش ہیں فنا ورانِ محبت، مگر یہ کیا
طوفاں سے بچ کے دامنِ ساحل میں آ گئے

اُلٹی جو کیوں رُخِ لیلیٰ سے اب نقاب
ذرّے یہ کس کے گوشۂ محمل میں آ گئے

اے رہروانِ منزلِ بے نام الوداع
ہم تو حدودِ کوچۂ قاتل میں آ گئے

وہ ننگِ زندگی جو زمیں پر بھی بار تھے
کیا جانے کیونکر آپ کی محفل میں آ گئے

آمادۂ ستیز زمانے سے عشق تھا
یہ کیا کیا کہ آپ مقابل میں آ گئے

اللہ رے پردہ داریِ کامل کا اہتمام
آنکھوں سے جب وہ چھپ نہ سکے دل میں آ گئے

کچھ امتیازِ شوق، نہ حیرت کی انتہا
ہم اے حمید کون سی منزل میں آ گئے

Marfat.com

"کافر دلم را نیابد قرارے"

ہوشم ربوداں سفاک یارے	کافر نگاہے زیبا نگارے
برقِ مجسم، حسن سراپا	فتنہ طرازے آشوب کارے
در صحن گلشن دیدم خراماں	طرفہ بہارے اندر بہارے
رحمے بہ جانم فرمود لیکن	کافر دلم را نیابد قرارے
عمرے گذشت در شوقِ خرامش	محمل بہ بیند در رہ غبارے
از من چہ پرسی حالِ دل و جاں	ایں ہم شکارے آں ہم شکارے

شامِ حمیدا ایں فیض جگر ہست
نازم بہ طبعِ جادو نگارے

Marfat.com

محرمِ دل

حُبُّكِ كَاظِمَةَ فِي كُلِّ حِينٍ
وَذِكْرُكِ مُونِسِي فِي كُلِّ حَالِي

کاظمہؓ اے محرمِ دل کاظمہ — میری امیدوں کا حاصل کاظمہ
خوش ادا، رنگیں شمائل کاظمہ — مہرِ خلوت، ماہِ محفل کاظمہ
تیری جلوہ گاہ چشمِ منتظر — قلبِ مضطر تیری محمل کاظمہ
اک تری نسبت سے جانِ آرزو — میرا دل بھی بن گیا دل کاظمہ
زندگی میں حسن پیدا کیوں نہ ہو — زندگی میں تو ہے شامل کاظمہ
تو ہم آغوشِ تصور جب ہوئی — بن گئی خلوت بھی محفل کاظمہ
ہو گئی تیری بدولت زندگی — زندگی کہنے کے قابل کاظمہ
آنکھوں آنکھوں میں بتا دیتی ہے تو — کس طرح ملتے ہیں دو دل کاظمہ
حسنِ صورت حسنِ سیرت میں ترا — کون ہے مدِ مقابل کاظمہ
ہاں وہی پھر اک نگاہِ نیم باز — دل ہوا ہے جس سے بسمل کاظمہ
اعتبارِ ہستی بے اعتبار — ہے تری الفت میں حاصل کاظمہ
شاہراہِ زندگی میں ساتھ ساتھ — تو رہے منزل بہ منزل کاظمہ

چوں بنی عامر بلیسے مجنوں شوند
گر بروں آید ملکے لیلیٰ زحے
(حضرت حافظؒ)

ملیح .... عشق کی نمائش نہیں حسن کے بہانے سے ...... (اصغر۔)

Marfat.com

گلگشتِ چمن

بادِ صبحی بہوایش ز گلستان برخاست

یارِ من چوں بخرامد بتماشائے چمن

رشکِ گل کون یہ آیا ہے پئے سیرِ چمن　　خیر مقدم کو بڑھے جس کے لئے سروِ چمن

رُخِ رنگیں پہ تصدق ہو بہارِ گلشن　　نکہتِ زلفِ معنبر پہ فدا مشکِ ختن

چشمِ نیگوں پہ وہ مژگانِ سیہ کی چلمن　　رُخ پہ ڈالے ہوئے آنچل ہو کوئی جیسے دلہن

اُف وہ رعنائی قدم پیکرِ رعنائی شباب　　جیسے رعنائی و رنگینی ہو خود جسم و بدن

نرگسِ مست پہ لہرائے ہوئے وہ گیسو　　جیسے میخانے پہ ہو ابرِ سیہ سایہ فگن

دلستاں، آفتِ جاں، دشمنِ دیں، سحر طراز　　شمع رُو، زہرہ جبیں، شوخ نظر، غنچہ دہن

جلوہ ہائے سحر و شام ہیں جیسے یکجا　　ہائے وہ زلفِ سیہ تاب وہ رُوئے روشن

اُف وہ رفتار کہ ہر گام پہ فتنے اُٹھیں　　بجلیاں جس میں تڑپتی ہوں وہ چشمِ پُرفن

گفتگو میں ہے لطافت تو حیا میں شوخی　　متبسم ہیں نگاہیں تو جبیں پر ہے شکن

جس کا ہر عشوہ ہے غارتگرِ صد ہوش و خرد　　جس کی ایک ایک ادا صبر و سکوں کی دشمن

اللہ اللہ وہ نسیمِ سحری کی چھیڑیں　　پھر وہ اُس شعلۂ رنگیں کا لگانا دامن

گنگناتا ہے جو رہ رہ کے وہ بدمستِ شباب　　تیز تیز اور بھی ہو جاتی ہے دل کی دھڑکن

چوں تو ای گل بہ باغ نظر آئی چشم و چراغ

[illegible]

Marfat.com

سہرے

بموقع تقریب شادی عزیز مخلصی حاجی محمد اکبر علی خاں صاحب پسر جناب حاجی محمد اصطفا خاں صاحب

شکرِ خالق کہ ہے تحریرِ مقدّس سہرا — جب تو ہے زینتِ پیشانیٔ انور سہرا
نکہتِ حُسن سے ہے آج معطّر سہرا — کیوں نہ ہو گلشنِ فردوس کا ہمسر سہرا
ہر لڑی حُسن کی گرمی سے ہوئی غرق عرق — بن گیا بزم میں ہنگامۂ محشر سہرا
غنچے کلیاں ہیں مسرت سے کھلی جاتی ہیں — جب مچلتا ہے ترے پاؤں پہ گر کر سہرا
برگِ گل میں ہے پیغامِ محبت روپوش — جادۂ عشقِ حقیقی کا ہے رہبر سہرا
دیکھا نوشاہ کو بشکلِ مہِ کامل جب — بن گیا بزم ستاروں کی چمک کر سہرا
کہکشاں اس سے خجل عقدِ ثریا ہے ماند — نور کی موج ہے واللہ سراسر سہرا
ہر لڑی حُسن کے پرتو سے بنی آیتِ نور — کیوں نہ زیبا ہو وہ رُوئے منوّر سہرا
ہر رگِ تازہ میں ہے بوئے محبت کی مہک — عطرِ الفت سے نہ پھر کیوں ہو معطّر سہرا
بزمِ شادی میں ہے آبِ رُخِ مسرت ہر سو — پیش کرتا ہے نئے حُسن کا منظر سہرا
جب کلی کوئی چٹکتی ہے تو آتی ہے صدا — ہو مبارک تجھے اے خالقِ اکبر سہرا
مصطفا خاں کو مبارک ہو بیٹا ماں کو سرور — کہہ رہا ہے یہ سرِ بزم مہک کر سہرا

سالِ تاریخ کی ہے فکر اگر تجھ کو حمید
لکھ دل افروز مبارک تمہے سر پہ سہرا"
۱۹ ۲۹

سہرا بہ تقریب عقد نکاح حبیبی و محبی حاجی محمد اعظم علی خاں صاحب خلف حاجی محمد اصطفا خاں صاحب

کیوں نہ ہو کیوں نہ ہو روشن گرِ عالم سہرا
کثرتِ نور سے ہے نیرِ اعظم سہرا

تابِ نظارہ نہیں طاقتِ دیدار نہیں
کہو چہرے سے اٹھائیں ابھی کم کم سہرا

باغِ عالم کی نہ ہر اک چیز میں ہو جوشِ نشاط
کیوں نہ ہو فرطِ خوشی سے خوش و خرم سہرا

آج وہ دن ہے کہ دیتا ہے سہرے نوشہ کو
خبرِ طالعِ اسکندرِ اعظم سہرا

کلیاں کہتی ہیں چٹک کر رخِ روشن کے قریب
جوش میں سورۂ اخلاص کرے دم سہرا

ہے جو مشہور زمانے میں دلہن کی آمد
جوشِ عشرت میں صدا دیتا ہے لمنکم سہرا

ڈھل گیا حسن کے سانچے میں کچھ اس طرح حمید
رخِ نوشاہ پہ ہے نورِ مجسم سہرا

سہرا بہ تقریب جشن شادی مخلصم سید حامد حسین صاحب رضوی عرف اسلم میاں

اللہ اللہ کس غضب کی دلکشی سہرے میں ہے
بات جو اسلم میاں میں ہے وہی سہرے میں ہے

گلشنِ طیبہ کے پھولوں کی لڑی سہرے میں ہے
یا کہ تخئیلِ حمید لکھنوی سہرے میں ہے

اہلِ محفل کی نگاہیں جس ادا پر لوٹ ہیں
وہ ادا مخصوص ایسی کون سی سہرے میں ہے

اضطرابِ شوق کا عالم ہے لڑیوں سے عیاں
جذبۂ خاموش کی تصویر بھی سہرے میں ہے

دید کے قابل ہے کیسا منظرِ راز و نیاز
کیا کوئی تارِ نظر کی بھی لڑی سہرے میں ہے

دیدۂ پرشوق کہیئے یا دلِ پر آرزو
ہر گلِ شاداب کی جو پنکھڑی سہرے میں ہے

اشتیاقِ دید میں ہر اک لڑی بیتاب ہے
دیکھئے کس درجہ شانِ دلبری سہرے میں ہے

Marfat.com

حسن ہی اس راز سے دراصل ہو گا آشنا — وہ جو اک پوشیدہ رازِ عاشقی سہرے میں ہے
عشق کے جذبات کا آئینہ روشن ہو یہ — یا نگاہِ حسن کی تابندگی سہرے میں ہے
اس کو آنکھوں میں جگہ دیتے ہیں سب اہلِ نظر — رشتۂ حسن و محبت کی لڑی سہرے میں ہے
پھول کھل کر کہہ رہے ہیں یہ زبانِ حال سے — غنچۂ دل ہے کسی کا جو کلی سہرے میں ہے
اُس کے دل سے پوچھئے اُس کی نظر سے دیکھئے — جس کی اک موجِ نشاطِ زندگی سہرے میں ہے
محوِ نظارہ ہوئی جاتی ہے ساری انجمن — کوئی نسبت خاص حسن و عشق کی سہرے میں ہے
دید کی طاقت کہاں، پھر تابِ نظارہ کسے — یہ غنیمت ہے رُخِ نوشہ ابھی سہرے میں ہے
شرح جس کی معنی و الفاظ سے ممکن نہیں — ایک ایسی بھی تجلی حسن کی سہرے میں ہے

یوں تو سہرے اور بھی دیکھے ہیں میں نے اے حمید
جاذبیت اور کشش لیکن اسی سہرے میں ہے

سہرا بتقریب کتخدائی عزیز دلم سید حیدر حسین سلمہٗ پسر سید مفضل حسین صاحب

صبا یہ کس کی نویدِ شادی چمن چمن کو سنا رہی ہے
جدھر نگاہیں اُٹھا کے دیکھو کلی کلی مسکرا رہی ہے
جھکی ہی پڑتی ہے ڈالی ڈالی چنے گا سہرے کے پھول مالی
بھرے ہوئے ساغروں سے شبنم گلوں کے منہ کو دھلا رہی ہے
ہر ایک گلشن میں ہے یہ چرچا بنے ہیں حیدر حسین دولھا
بہار سہرے کی کھیتوں کے بھرے خزانے لٹا رہی ہے

Marfat.com

وہ رسم و راہِ وفا بنا دی سرور کی اک جھلک دکھا دی
بہت مبارک ہے بزم شادی کہ درد دلوں کو ملا رہی ہے

گلے ملے ہیں شباب و طفلی حدِ شریعت میں راہ نکلی
پڑے گی بنیاد زندگی کی جہاں سے منزل وہ آ رہی ہے

کچھ ایسی ہے اس میں دلربائی چھپا نہیں سکتے "فضلو بھائی"
نظر میں مستی سی آ رہی ہے خوشی جو چہرے پہ چھا رہی ہے

ہماری "باجی" کا ساغرِ دل مسرتوں سے چھلک رہا ہے
خوشی کی تمہید ہے یہ سہرا مرادِ دل کی بر آ رہی ہے

نہ کیوں ہوں مسرور "صالحہ بی" بنا ہے نوشاہ چھوٹا بھائی
نفس نفس ہے سرورِ تازہ نظر نظر مسکرا رہی ہے

جمالِ نوشاہ کے مقابل نظر کی وابستگی ہے مشکل
ضیائے رخ سے تمام محفل کچھ اس طرح جگمگا رہی ہے

مری نگاہیں تو چار جانب انھیں بہاروں کو ڈھونڈھتی ہیں
ہر اک لڑی گلشنِ مدینہ کی یاد مجھ کو دلا رہی ہے

حمید اک وجد کا ہے عالم ہیں شاد و خرم زمین و ہمدم
ادھر چھڑے نغمہائے پیہم فضا ادھر گنگنا رہی ہے

سہرا برنگِ غزل

بتقریب شادی کتخدائی خواجہ سعید الدین صاحب سعید[1] مقصور نظر خلف جناب خواجہ حمید الدین صاحب

سہرے میں عجب جذب و اثر دیکھ رہے ہیں
رُخ کو ترے فردوسِ نظر دیکھ رہے ہیں

سہرے کی پھبن رونقِ محفل کے تقاضے
ہم تو رُخِ نوشاہ مگر دیکھ رہے ہیں

سب دیکھنے والوں کا یہ عالم ہے کہ جیسے
آغوش میں پھولوں کی نظر دیکھ رہے ہیں

مسرور نظر آتے ہیں اربابِ تماشا
کلیوں پہ کے شبنم کا اثر دیکھ رہے ہیں

لڑیاں رُخِ نوشاہ کا بن جاتی ہیں پردہ
یہ دیکھ کے سب لوگ اُدھر دیکھ رہے ہیں

کیا حُسنِ تخیل کا کوئی شعر ہے دل میں
سہرے کو بصد شوق جگر دیکھ رہے ہیں

تصویر بنے بیٹھے ہیں محفل میں سعید آپ
اور آپ کو اربابِ نظر دیکھ رہے ہیں

ملنے کو ہیں دو دل جو ادھر شوق سے باہم
حیرت سے اُدھر شمس و قمر دیکھ رہے ہیں

یا صبح سے کس شوق میں تھے منتظرِ شام
یا شام سے آثارِ سحر دیکھ رہے ہیں

جو یاد دلاتا ہے مدینے کے چمن کی
سہرے میں کہ ایسا گُلِ تر دیکھ رہے ہیں

خوش خوش نظر آتے ہیں بہت خواجہ حمید آج
ہنس ہنس کے رُخِ نورِ نظر دیکھ رہے ہیں

---

[1] رئیس المتغزلین حضرت جگر مرادآبادی مدظلہ العالی ۱۲

سہرا

(بطرزِ نو)

بتقریبِ شادی بھتیجی عبدالقیوم خاں صاحب

سہرے کی آب و تاب برابر لئے ہوئے — اک جلوہ زار ہے رخِ انور لئے ہوئے

اللہ رے اہلِ بزم کی حیرانیِ جمال — آئینہ رُو برو ہے سکندر لئے ہوئے

سب جگمگا اٹھے رخِ تاباں کی چھوٹ سے — جلوہ ہے ہر لڑی کا گلِ تر لئے ہوئے

سہرے کے سب یہ منتخبِ روزگار پھول — دامن میں ہیں بہار کا منظر لئے ہوئے

نوشاہ کی نگاہِ محبت پناہ بھی — اٹھتی ہے ایک شوق کا دفتر لئے ہوئے

سہرے سے کیوں نہ زینتِ آغوشِ شوق ہو — ہر گل ہے بوئے زلفِ معنبر لئے ہوئے

کیونکر رہے گا آرسی مصحف کا راز، راز — آتا ہے کوئی شیشہ و ساغر لئے ہوئے

"قیوم" حسنِ شوق کی تم کو خبر بھی ہے — آج ایک رنگِ خاص ہے [illegible] لئے ہوئے

کیا ذہن میں ہیں عرضِ تمنا کی شوخیاں — کس کا خیال ہے دلِ مضطر لئے ہوئے

گلہائے باغِ طیبہ کی نسبت سے اے جگر

رلیاں ہیں موجِ [illegible] لئے ہوئے

تحفۂ عروس

در تہنیت عروسی از دیدہ آمنہ خاتون بنت حاجی محمد مصطفیٰ خاں صاحب

تم آمنہ نیک صفت عاقل و فرزانہ بنو — مرکز علم و ادب کے لئے میخانہ بنو
مئے عصمت سے چھلکتا ہوا پیمانہ بنو

عمر بھر سر پہ تمہارے رہے ظلِ حرمت — نام کو پاس نہ آئے کبھی رنج و کلفت
دیدہ و دل کے لئے جلوۂ جانانہ بنو

حق کی طاعت میں رہے خم سرِ تسلیم و رضا — کبھی آئے نہ زباں پہ گلۂ نازیبا
شمعِ ملت کے لئے صورتِ پروانہ بنو

مطمئن ذکرِ خدا ہی سے رہیں قلب و جگر — سیرتِ عائشہؓ ہر وقت رہے پیشِ نظر
عشق میں سیدِ کونینؐ کے دیوانہ بنو

دیکھنا فرضِ محبت سے نہ غافل ہونا — بار جو سر پہ ہوں اُن کی متحمل ہونا
ضبطِ احکامِ شریعت سے نہ بیگانہ بنو

نورِ اخلاق سے گھر بھر میں اُجالا کر دو — حسنِ تہذیب و تمدن کو دوبالا کر دو
زینتِ بزمِ ادب علم کی پروانہ بنو

رضا ہی کے لئے چاہیئے جینا مرنا — اپنے سرتاج کا ہر حال میں کہنا کرنا
کاشکہ تم دلِ نوشاہ کی سلطانہ بنو

Marfat.com

گھر کو گلہائے محبت سے بناؤ تو چمن		رہتی دنیا پہ رہے نام تمہارا روشن

شمعِ اخلاص بنو، رزق کا شانہ بنو

غیرت و شرم میں بن جاؤ تم اپنی ہی مثال		اپنے شوہر کی اطاعت کا رہے دل سے خیال

آبرو بن کے رہو، گوہرِ یک دانہ بنو

کام جتنے بھی ہوں سب حکمت و دانائی سے		زندگانی ہو بسر صبر و شکیبائی سے

خندہ زن کوئی ہو، دیکھو کہیں ایسا نہ بنو

اور بہنوں کو بھی خود راہِ عمل دکھلاؤ		صبر و ایثار و تحمل کا سبق سکھلاؤ

نازشِ شمع بنو یا غمِ پروانہ بنو

یہ تمہارے لئے کرتا ہے دعا دل سے حمید		کہ ہمیشہ ہو مبارک یہ تمہیں دورِ جدید

شاہزادی و درِ شہوار رہو، دردانہ بنو

"نغمۂ عید"

شیریں ہو مہربان یہ ہے کوہکن کی عید		دامن میں گل بھرے ہوئے [illegible]

وہ جوشِ انبساط کہاں ملیں اے حمید		پیشِ نظر ہے [illegible]

Marfat.com

گلہائے تمنّا

بہ تقریب رخصتی کتخدائی عزیزہ عابدہ خاتون بنت حکیم سعید الرحمٰن خان صاحب مرحوم

شریکِ زیست کے دل کا قرار بن کے رہو　　خلوصِ شوق کے پھولوں کا ہار بن کے رہو
بہار بن کے چلی ہو، بہار بن کے رہو

خلوصِ شوق و محبت بہم رہے قائم　　گُلِ مُراد سے دامن بھرا رہے دائم
حیا و شرم کی تم پردہ دار بن کے رہو

پھرے نہ منہ کبھی سرتاج کی اطاعت سے　　قدم ہٹے نہ کبھی جادۂ محبت سے
وفا شعار رہو، کامگار بن کے رہو

بنا دو رشکِ چمن گھر کو اس سلیقے سے　　کہ لوگ رشک کریں تم پہ ہر طریقے سے
تم ایسی شان سے عفت شعار بن کے رہو

نہ دائرے سے اطاعت کے ہو کبھی باہر　　سمجھ لو اپنے فرائض میں خدمتِ شوہر
ہمیشہ پیکرِ صد انکسار بن کے رہو

تمہارے خلق کے دل معترف ہوں نادیدہ　　تمہارے لطف سے چھوٹے بڑے ہوں گرویدہ
صفائے قلب کی آئینہ دار بن کے رہو

ہو دائرے میں شریعت کے ساری عمر بسر　　ہر ایک رگ میں ہو اخلاقِ فاطمہؓ کا اثر
ردائے عفّت و عصمت کا تار بن کے رہو

[illegible]د کی ہے تمنّا کہ شادکام رہو　　جہانِ حُسن و محبت میں نیکنام رہو
جہاں رہو ابدی یادگار بن کے رہو

Marfat.com

محمد وقار احمد

دعائے عروس

بر نکاح عزیزہ و قلبی صالحہ خاتون سلمہا بنت سید فضل حسین صاحب

چمن چمن میں گلِ آفتاب ہو کے رہو
روش روش پہ بہارِ شباب ہو کے رہو

حجاب ہو کے نہ ہو بے حجاب ہو کے رہو
کسی کی چشمِ تمنا کا خواب ہو کے رہو

فضائے حسن میں ہمجولیوں کے جھرمٹ میں
بہر نیاز پہ تم ماہتاب ہو کے رہو

نگارِ حسن بنو اپنی ہمنشینوں میں
جس انجمن میں رہو کامیاب ہو کے رہو

نصیب ہوں تمہیں دن عیش و کامرانی کے
تم اپنے حسنِ عمل کا جواب ہو کے رہو

صفات و ذات میں پیدا وہ امتیاز کرو
ہر اک نگاہ میں تم انتخاب ہو کے رہو

نہ کر سکے کوئی پہلو تہی شریکِ حیات
کتابِ دل میں محبت کا باب ہو کے رہو

نہ اٹھ سکے کبھی تم پر نگاہِ نامحرم
خود اپنے مصحفِ رخ کی نقاب ہو کے رہو

خدا بچائے ہمیشہ تمہیں جدائی سے
غمِ فراق کا تم سدِ باب ہو کے رہو

مظاہرے ہوں روایاتِ خاندانی کے
مثالِ سلسلۂ بو تراب ہو کے رہو

بناؤ ذکرِ خدا کو انیسِ تنہائی
فدائے لذتِ ام الکتاب ہو کے رہو

خدائے پاک کی رحمت سے وہ بھی دن آئیں
حریمِ قدس میں بھی باریاب ہو کے رہو

حمید کی تو دعا ہے خلوص دل سے یہی
نثارِ ذاتِ رسالت مآب ہو کے رہو

Marfat.com